نظرِ بد سے حفاظت

پارہ 29 سورۂ قلم کی آیت 51 نظرِ بد سے بچنے کے لئے اِکْسیر (یعنی لازمی اثر کرنے والی) ہے۔

(مدنی پنج سورہ، ص219بحوالہ نور العرفان، ص971)

ڈینگی وائرس سے شفا ملے گی

سورۃُ الرَّحمٰن (پارہ 27)اور سورۃُ التَّغابُن (پارہ 28) ایک ایک بار صبح شام پڑھ کر ڈینگی وائرس کے مریض پر دَم کیجئے اور پانی پر دَم کر کے پلایئے اِن شآءَ اللہ شفا ملے گی۔

اغوا ہونے سے حفاظت کے 2وظائف

1 ”یَاحَافِظُ یَاحَفِیْظُ“ 11 بار روزانہ پڑھ کر بچّوں پر دَم کردیا کریں اِن شآءَ اللہ اغوا ہونے سے حفاظت رہے گی۔

2 بڑے جب وضو کریں تو ہر عُضو دُھوتے ہوئے ”یَاقَادِرُ“ کم از کم ایک بار پڑھ لیا کریں اِن شآءَ اللہ اغوا ہونے سے حفاظت رہے گی۔ (مدنی مذاکرہ 29 ستمبر 2018)

تنگدستی سے بچنے کے لئے

رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر روزانہ 500 بار درود شریف پڑھ لیا کرے گا وہ کبھی محتاج نہ ہو گا۔ (مستطرف، 2/508)

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ فیضانِ مَدِینَہ

رنگین شمارہ

(دعوتِ اسلامی)

دسمبر 2022ء / جُمادَی الاُولیٰ 1444ھ

شمارہ: 12 جلد: 6

مَہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

بفیضانِ نظر: سِراجُ الاُمّہ، کاشِفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدُنا **امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت** رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین و ملّت، شاہ **امام احمد رضا خان** رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت **علامہ محمد الیاس عطّار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

ہیڈ آف ڈیپارٹ	مولانا مہروز علی عطاری مدنی
چیف ایڈیٹر	مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی
ایڈیٹر	مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی
شرعی مفتش	مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی
گرافکس ڈیزائنر	یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن عطاری

+9221111252692 Ext:2660
WhatsApp: +923012619734
Email: mahnama@dawateislami.net
Web: www.dawateislami.net

قیمت	رنگین شمارہ: 150 روپے	سادہ شمارہ: 80 روپے
ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات	رنگین: 2500 روپے	سادہ شمارہ: 1700 روپے
ممبرشب کارڈ (Membership Card)	رنگین: 1800 روپے	سادہ شمارہ: 960 روپے

بکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com
ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نارِ جہنم سے بچیں اور بچائیں

مفتی محمد قاسم عطّاری*

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ(۶)﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، اس پر سختی کرنے والے، طاقتور فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔(پ28، التحریم:6)

تفسیر: اس آیتِ مبارکہ میں ہر مؤمن کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ خود کو اور اپنے اہلِ خانہ کو جہنم کی آگ سے بچائے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی فرمانبرداری اختیار کرکے، عبادتیں بجالا کر، گناہوں سے باز رہ کر، اپنے گھر والوں کو نیکی کی ہدایت اور بدی سے ممانعت کرکے اور انہیں علم و ادب سکھا کر اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جو بہت ہی شدید حرارت والی ہے، اس کا ایندھن نارِ دنیا کی طرح لکڑی وغیرہ نہیں بلکہ (کافر) آدمی اور پتھر (کے بت وغیرہ) ہیں اور اس پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جو جہنمیوں پر سختی کرنے والے اور انتہائی طاقتور ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

(تفسیر خازن،4/287، تفسیر مدارک، ص1258)

ہر مسلمان پر اپنے اہلِ خانہ کی اسلامی تعلیم و تربیت لازم ہے: اس آیت سے معلوم ہوا کہ جہاں مسلمان پر اپنی اصلاح کرنا ضروری ہے وہیں اہلِ خانہ کی اسلامی تعلیم و تربیت کرنا بھی اس پر لازم ہے، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے بیوی بچوں اور گھر میں اپنے ماتحت تمام افراد کو اسلامی احکامات کی تعلیم دے یا دلوائے یونہی اسلامی تعلیمات کے سائے میں ان کی تربیت کرے تاکہ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی جہنم کی آگ سے محفوظ رہیں۔ ترغیب کے لئے یہاں اہلِ خانہ کی اسلامی تربیت کرنے اور ان سے احکامِ شرعیہ پر عمل کروانے سے متعلق 3 اَحادیث ملاحظہ ہوں:

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

1 تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا، چنانچہ حاکم نگہبان ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے اہلِ خانہ پر نگہبان ہے، اس سے اس کے اہلِ خانہ کے بارے سوال کیا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر میں نگہبان ہے، اس سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا، خادم اپنے مالک کے مال میں نگہبان ہے، اس سے اس کے بارے میں سوال ہو گا، آدمی اپنے والد کے مال میں نگہبان ہے، اس سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا، الغرض تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اس سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں سوال ہو گا۔ (بخاری، 1/309، حدیث:893 ملتقطاً)

2 اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں مار کر نماز پڑھاؤ اور ان کے بستر الگ کر دو۔ (ابوداؤد، 1/208، حدیث:495)

3 اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو رات میں اُٹھ کر نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی (نماز کے لئے) جگائے، اگر وہ نہ اُٹھے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کے وقت اٹھے، پھر نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو جگائے، اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ (ابوداؤد، 2/48، حدیث:1308)

پانی کے چھینٹے مارنے کی اجازت اُس صورت میں ہے جب جگانے کے لئے بھی ایسا کرنے میں خوش طبعی کی صورت ہو یا دوسرے نے ایسا کرنے کا کہا ہو۔ نیز یہاں اسی آیت سے متعلق ایک حکایت ملاحظہ ہو، چنانچہ حضرت منصور بن عمار رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حج کیا اور (سفر کے دوران) کوفہ کے ایک سرائے میں ٹھہرا، پھر میں ایک اندھیری رات میں باہر نکلا تو آدھی رات کے وقت کسی کی درد بھری آواز سنی اور وہ یوں کہہ رہا تھا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیری عزت و جلال کی قسم! میں نے جان بوجھ کر تیری نافرمانی اور مخالفت نہیں کی اور مجھ سے جب بھی تیری نافرمانی ہوئی میں اس سے ناواقف نہیں تھا لیکن خطا کرنے پر میری بد بختی نے میری مدد کی اور تیری سَتّاری (کی امید) نے مجھے گناہ پر ابھارا اور بے شک میں نے اپنی نادانی کی بنا پر تیری نافرمانی اور مخالفت کی تو اب تیرے عذاب سے مجھے کون بچائے گا، اگر تو نے مجھ سے اپنی (رحمت و عنایت کی) رسی کاٹ لی تو میں کس کی رسی کو تھاموں گا۔ جب وہ اپنی اس اِلتجاء سے فارغ ہوا تو میں نے قرآنِ مجید کی یہ آیت تلاوت کی: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ(۶)﴾ ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، اس پر سختی کرنے والے، طاقتور فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

پھر میں نے ایک شدید حرکت سنی اور اس کے بعد کوئی آواز نہ سنائی دی۔ میں وہاں سے چلا گیا اور دوسرے دن اپنی رہائش گاہ میں لوٹا تو دیکھا کہ ایک جنازہ رکھا ہوا ہے۔ میں نے وہاں موجود ایک بوڑھی خاتون سے میت کے بارے میں پوچھا اور وہ مجھے نہیں جانتی تھی، اس نے کہا: رات کے وقت یہاں سے ایک مرد گزرا، اس وقت میرا بیٹا نماز پڑھ رہا تھا، اس آدمی نے قرآنِ مجید کی ایک آیت پڑھی جسے سن کر میرے بیٹے کا انتقال ہو گیا ہے۔ (مستدرک، 3/318، حدیث:3882)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اہلِ خانہ کی صحیح اسلامی تعلیم و تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

ایمان والوں کی مثال

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مَدَنی*

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى یعنی ایمان والوں کی آپس میں محبت، رحم اور شفقت و مہربانی کی مثال اُس جسم جیسی ہے جس کا ایک حصہ بیمار ہو تو باقی جسم بے خوابی اور بخار کی طرف ایک دوسرے کو بلاتا ہے۔(1)

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا انتخاب بے مثال ہوتا ہے خواہ وہ افراد ہوں یا الفاظ۔ اس حدیثِ پاک میں جن الفاظ کو زبانِ مصطفےٰ سے ادا ہونے کا اعزاز ملا ہے اُن میں مرادی معنی کے اعتبار سے فرق ہے مثلاً:

1 ”تَراحُم“ کا معنی ایک دوسرے پر رحم کرنا ہے، مراد یہ ہے کہ مسلمان کسی اور غرض کے بغیر صرف اور صرف اسلامی بھائی چارے کی وجہ سے ایک دوسرے پر رحم کریں۔

2 ”تَوادّ“ کا معنی ایک دوسرے سے محبت کرنا ہے، یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ آپس کی محبت بڑھانے کے تعلقات رکھے جائیں جیسے ایک دوسرے کو تحفے دیئے جائیں، ملاقات کی جائے وغیرہ۔

3 ”تَعاطف“ کا معنی ایک دوسرے پر نرمی کرنا ہے، اس سے مراد ایک دوسرے کی مدد کرنا ہے۔(2)

شارحینِ حدیث نے اِس حدیثِ پاک کی جو شرح فرمائی ہے اُس کا خلاصہ (Summary) یہ ہے:

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس فرمان کے ذریعے مسلمانوں کے حقوق کا خیال رکھنے، ایک دوسرے کی مدد کرنے اور نرمی سے پیش آنے کو ایک مثال کے ذریعے سمجھایا ہے۔(3) جسم کے ہر حصے کا نام بھی الگ ہے، شکل بھی الگ اور کام بھی الگ لیکن روح ایک ہے لہٰذا جسم کے ایک حصے کا درد دوسرے حصے کو بے قرار کر دیتا ہے اور وہ ایک دوسرے کو اس درد میں شریک ہونے کی دعوت دیتا ہے اور جب تک وہ حصہ پُرسکون نہیں ہو جاتا پورا جسم بے چینی و بے قراری میں مبتلا رہتا ہے یہی معاملہ کامل مسلمانوں کا بھی ہے کہ اگرچہ اُن کے نام، محلے، شہر، ملک، براعظم، زبان، ثقافت، رہن سہن وغیرہ الگ الگ ہیں مگر اُن تمام میں ”روحِ اسلام“ موجود ہے لہٰذا کسی ایک مسلمان پر آنے والی آزمائش کامل مسلمانوں کو بے قرار کر دیتی ہے اور وہ مل کر اِسے ختم کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔

آٹا کب مہنگا ہوا؟ جس سوسائٹی میں ایک دوسرے کی تکلیف کا احساس مٹ جاتا ہے وہاں بے حِسی بڑھ جاتی ہے، بہرصورت اپنے فائدے اور نقصان پر توجہ رہتی ہے دوسروں کے تکلیف میں مبتلا ہونے کی پروا نہیں کی جاتی۔ ایک صحافی سروے کے لئے غریبوں کے علاقے گیا، وہاں اُسے فقیر ملا، صحافی نے فقیر سے پوچھا: آپ کیسے گزارا کرتے ہیں؟ آٹا بھی اتنا مہنگا ہو گیا ہے، لوگ تو بہت مشکل میں ہیں۔ فقیر نے حیران ہو کر پوچھا: کب ہوا مہنگا؟ کتنے دن ہوئے ہیں؟ صحافی نے جواب دیا: کس دنیا میں رہتے ہو! ایک ہفتے پہلے آٹا مہنگا ہو چکا ہے۔ فقیر نے افسوس کرتے ہوئے جواب دیا: بھیک کے

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ، کراچی

طور پر مجھے جو آٹا ملتا ہے میں روزانہ قریبی دکان دار کو بیچتا ہوں، وہ تو ایک ہفتے سے مجھ سے پرانے ریٹ ہی پر آٹا لے رہا ہے!!

ماہرِ احساسات بن جائیے جس طرح بے حسی سوسائٹی سے ہمدردی اور پُرخلوص محبت مٹا دیتی ہے یوں ہی "ماہرِ احساس ہونا" سوسائٹی سے دُکھ، درد، آزمائش، پریشانی اور تکلیف ختم کرنے میں بہت مدد دیتا ہے۔ ماہرِ احساسات ہونے کا بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ بندے کے چھوٹے چھوٹے کام اُسے بڑی پریشانیوں سے بچاتے ہیں، اس بات کو سمجھنے کے لئے ایک حکایت ملاحظہ کیجئے: ایک شخص کو معلوم ہوا کہ اُس کے دو دوست پیٹ کے درد میں مبتلا ہیں لہٰذا وہ اُن میں سے ایک دوست کے پاس گیا جو بہت غریب تھا اور اکیلا رہتا تھا، سلام کے بعد اُس نے پیٹ میں درد کی وجہ پوچھی تو اُس کا غریب دوست کہنے لگا: کئی دن سے بھوکا رہنے کی وجہ سے میری یہ حالت ہوئی ہے۔ یہ سُن کر اُس نے اپنے غریب دوست کے لئے کھانے کا انتظام کیا۔ وہاں سے فارغ ہونے کے بعد وہ دوسرے دوست کے پاس گیا، وہ بہت امیر تھا، سلام کے بعد اُس نے پیٹ میں درد کی وجہ پوچھی تو اُس کا امیر دوست کہنے لگا: بہت زیادہ کھانے کی وجہ سے اِس حال کو پہنچا ہوں۔

دونوں دوستوں کی عیادت کرنے کے بعد وہ اِس نتیجے پر پہنچا کہ یہ دونوں آپس میں مل بانٹ کر کھالیتے تو شاید دونوں کی یہ حالت نہ ہوتی، زیادہ کھانے کی وجہ سے پیٹ درد کی پریشانی میں مبتلا ہونے والے شخص کو اگر اپنی بھوک کے ساتھ ساتھ غریبوں کی بھوک کا بھی احساس ہوتا اور وہ اپنی بھوک سے زائد کھانا کسی دوسرے بھوکے کا احساس کرتے ہوئے اسے کھلا دیتا تو یہ احساس شاید اسے زیادہ کھانے کی بنا پر ہونے والے پیٹ درد سے بچالیتا۔

تکلیف دور کرنے کی چند قابلِ عمل صورتیں ہمارے ذہن میں یہ بات ہونی چاہئے کہ دوسروں کی تکلیف دور کرنے کی کوشش کرنا کامل مسلمان کی نشانی ہے لہٰذا ایک کامل مسلمان بننے کے لئے ہمیں دوسروں کی تکلیف دور کرنے کی قابلِ عمل صورتیں اپنانی چاہئیں، مثلاً (1) کسی کی بیماری کا معلوم ہو تو حسبِ حال خیر خواہی کیجئے اور عیادت کرنے کی عادت بنائیے، حدیثِ پاک میں ہے: جس نے مریض کی عیادت کی، وہ واپسی تک دریائے رحمت میں غوطے لگاتا رہتا ہے اور جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو رحمت میں ڈوب جاتا ہے۔[4] (2) ہم ہر ایک کی مدد نہیں کرسکتے مگر کسی ایک کی مدد تو کرسکتے ہیں، ایک شخص کی مدد کر کے ہم پوری دنیا نہیں بدل سکتے مگر ایک شخص کی دنیا تو بدل سکتے ہیں لہٰذا تکلیف زدہ مسلمان کا دُکھ دور کرنے کی کوشش کیجئے، حدیثِ پاک میں ہے: جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ پاک قیامت کی تکلیفوں میں سے اُس کی تکلیف دُور فرمائے گا۔[5] (3) مسلمان کی عزت کے محافظ بن جائیے، حدیث پاک میں ہے: جو مسلمان اپنے بھائی کی عزت کا بچاؤ کرے (یعنی کسی مسلم کی آبروریزی ہوتی تھی اس نے منع کیا) تو اللہ پاک پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کو جہنّم کی آگ سے بچائے۔[6] (4) دکھی مسلمانوں کو خوش رکھنے کا اہتمام کیجئے، حدیثِ پاک میں ہے: فرائض کے بعد سب اعمال میں اللہ پاک کو زیادہ پیارا مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔[7] (5) تکلیف میں مبتلا مسلمان دِل دُکھادے تو اُسے معاف کر دیجئے، حدیثِ پاک میں ہے: اللہ پاک بندے کے معاف کرنے کی وجہ سے اس کی عزت میں اضافہ فرمادیتا ہے اور جو شخص اللہ پاک کے لئے عاجزی اپناتا ہے اللہ پاک اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔[8] (6) کسی پر ظلم ہوتا دیکھ کر اُس کی مدد کیجئے، حدیثِ پاک میں ہے: جس نے کسی غم زدہ مؤمن کی مشکل دور کی یا کسی مظلوم کی مدد کی تو اللہ پاک اس شخص کے لئے 73 مغفرتیں لکھ دیتا ہے۔[9] (7) قرض دار سے قرضہ معاف کر کے یا کم از کم اس کے ساتھ نرمی کر کے اُس کی بے چینی کم کرنے کی کوشش کیجئے، حدیثِ پاک میں ہے: جو تنگدست کو مہلت دے یا اس کا قرض معاف کر دے اللہ پاک اُسے جہنم کی گرمی سے محفوظ فرمائے گا۔[10]

اللہ کریم ہمیں مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی کرنے اور اُن کا دکھ درد دور کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) مسلم، ص1071، حدیث:6586 (2) فتح الباری، 11/372، تحت الحدیث: 6011 (3) فتح الباری، 11/372، تحت الحدیث: 6011 ماخوذاً (4) مسند احمد، 5/30، حدیث:14264 (5) مسلم، ص1069، حدیث:6578 (6) شرحُ السّنۃ، 6/494، حدیث:3422 (7) معجم کبیر، 11/59، حدیث:11079 (8) مسلم، ص1071، حدیث: 6592 (9) شعب الایمان، 6/120، حدیث: 7670 (10) مسند احمد، 1/700، حدیث:3017۔

اللہ والوں سے مدد (قسط:02)

مولانا عدنان چشتی عطاری مَدَنی*

اس بات میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ مستقل اور حقیقی مدد گار اللہ کریم کی ذات ہے۔ اعمال، افعال اور بندوں کا مدد گار ہونا اسی کی عطا سے ہے۔ اللہ کریم نہ چاہے تو کوئی کسی کی ذرّہ برابر بھی مدد نہیں کر سکتا۔

اللہ والوں کی مدد حقیقت میں اللہ پاک ہی کی مدد ہے جیسا کہ سراجُ الہند حضرت علامہ شاہ عبد العزیز محدّث دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں:

یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ کسی غیر سے اُس ہی پر اعتماد کرتے ہوئے یوں مدد مانگنا کہ اُسے اللہ کریم کی مدد کا مظہر بھی نہ سمجھے یہ حرام ہے۔ اگر توجہ اللہ کریم کی طرف ہے اور اس (غیر) کو مددِ الٰہی کا مظہر سمجھ کر اور اللہ پاک کے مقرر کردہ اسباب اور حکمت پر نظر کرتے ہوئے غیر کی مدد کو ظاہراً مدد کرنا جانے تو یہ عرفان (معرفتِ الٰہی) سے دور نہیں اور شریعت میں بھی جائز ہے اور اس قسم کی استعانت بالغیر انبیا و اولیا نے بھی کی ہے۔ اصل میں یہ اللہ پاک کے غیر سے مانگنا نہیں بلکہ اس ہی کی مدد ہے۔ (1)

امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ مدد مانگنے کے مسئلے کی وضاحت یوں فرماتے ہیں: کسی سے حقیقی استعانت یہ ہے کہ اُسے قادر بالذّات، مالک مستقل اور غنی و بے نیاز جانے اس طرح کہ بے عطائے الٰہی وہ خود اپنی ذات سے اس کام کی قدرت رکھتا ہے، اس معنی میں تو ہر مسلمان کے نزدیک مدد مانگنا شرک ہے۔ کوئی مسلمان غیر کے ساتھ اس معنی کا ہرگز ہرگز ارادہ نہیں کرتا بلکہ واسطہ وصولِ فیض اور ذریعہ و وسیلۂ قضائے حاجات جانتے ہیں اور یہ قطعاً حق ہے۔ خود اللہ ربُّ العزت نے قرآنِ عظیم میں حکم فرمایا: ﴿وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ﴾ اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔ (2) اس معنی کا لحاظ رکھتے ہوئے اللہ والوں سے مدد مانگنا آیتِ کریمہ ﴿اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ﴾ کے خلاف نہیں۔ (3)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ مزید فرماتے ہیں: استعانت بالغیر وہی ناجائز ہے کہ اس غیر کو مظہرِ عونِ الٰہی (اللہ کی مدد کا مظہر) نہ جانے بلکہ اپنی ذات سے اعانت (مدد) کا مالک جان کر اس پر بھروسا کرے، اور اگر مظہرِ عَونِ الٰہی سمجھ کر استعانت بالغیر کرتا ہے تو شرک و حرمت بالائے طاق، مقامِ معرفت کے بھی خلاف نہیں خود حضرات انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے ایسی استعانت بالغیر کی ہے۔ (4)

قراٰنِ پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا اپنے حواریوں سے مدد طلب کرنا یوں بیان کیا گیا ہے: ﴿قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: بولا کون میرے مدد گار ہوتے ہیں اللہ کی طرف۔ (5)

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث
اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ، کراچی

جب یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی جان کے دشمن بن گئے تو آپ علیہ السلام نے اُس وقت فرمایا کہ کون ہے جو اللہ کی طرف ہو کر میرا مددگار بنے۔ اس پر حواریوں نے آپ کی مدد کا وعدہ کیا۔[6] حواری وہ مخلصین ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے دین کے مددگار تھے اور آپ پر پہلے پہل ایمان لائے، یہ بارہ آدمی تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بوقتِ مصیبت اللہ کے بندوں سے مدد مانگنا سنتِ پیغمبر ہے۔[7]

حدیثِ پاک میں تو ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کتنے صاف الفاظ میں ان لوگوں سے مدد مانگنے کا فرمایا ہے کہ جو ہمیں نظر نہیں آتے جیسا کہ

ویرانے میں جانور بھاگ جائے تو؟ اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا (سواری کا) جانور ویران زمین میں بھاگ جائے تو اُسے چاہئے کہ یوں پکارے: يَاعِبَادَ اللهِ! اِحْبِسُوْا، يَا عِبَادَ اللهِ! اِحْبِسُوْا یعنی اے اللہ کے بندو! روک دو، اے اللہ کے بندو! روک دو، فَاِنَّ لِلّٰهِ حَاضِرًا فِی الْاَرْضِ سَيَحْبِسُهٗ بے شک اللہ پاک کے کچھ ایسے بندے زمین میں موجود ہیں جو اُسے روک دیں گے۔[8]

حضرت علّامہ علی قاری رحمۃُ اللہِ علیہ اسی طرح کی روایت کے تحت فرماتے ہیں: ”عِبَادَ الله“ سے مراد فرشتے ہیں، یا مسلمان جنّات یا رِجالُ الغیب کہ جنہیں اَبدال کہا جاتا ہے۔[9]

حضرت عُتبہ بن غَزوان رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِذَا اَضَلَّ اَحَدُكُمْ شَيْئًا اَوْ اَرَادَ اَحَدُكُمْ عَوْنًا وَهُوَ بِاَرْضٍ لَيْسَ بِهَا اَنِيْسٌ جب تم میں سے کوئی آدمی کسی چیز کو گم کر دے یا اسے ایسی جگہ مدد کی ضرورت ہو کہ جہاں کوئی یار و مددگار نہ ہو تو اسے چاہئے یوں کہے: يَا عِبَادَ اللهِ اَغِيْثُوْنِى، يَا عِبَادَ اللهِ اَغِيْثُوْنِى اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو فَاِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَا نَرَاهُمْ بے شک اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ جنہیں ہم نہیں دیکھتے۔

حضرت امام طبرانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: وَقَدْ جُرِّبَ ذٰلِكَ یعنی یہ تجربہ شدہ عمل ہے۔[10]

حضرت علامہ علی بن سلطان قاری رحمۃُ اللہِ علیہ اسی طرح کی ایک حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: بعض ثقہ و قابلِ اعتماد علمائے کرام نے فرمایا: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ يَحْتَاجُ اِلَيْهِ الْمُسَافِرُوْن یہ حدیث حسن ہے، مسافروں کو اس کی ضرورت پڑتی ہے، وَرُوِیَ عَنِ الْمَشَائِخِ اَنَّهٗ مُجَرَّبٌ قُرِنَ بِهِ النُّجْحُ اور مشائخِ کرام سے مروی ہے کہ یہ ایسا مُجرَّب (یعنی تجربہ شدہ) عمل ہے کہ جس سے خوشی ملتی ہے۔[11]

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت اس طرح کی تین احادیث نقل کرکے لکھتے ہیں: یہ حدیثیں کہ تین صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم نے روایت فرمائیں قدیم سے اکابر علمائے دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی مقبول و معمول و مجرب ہیں۔[12]

سواری کس نے روک دی؟ جلیلُ القدر امام، شارحِ مسلم حضرت امام شرف الدین نَوَوِی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مجھے میرے ایک جید عالمِ دین استاد صاحب نے بتایا: ایک مرتبہ ریگستان میں ان کا خچر بھاگ گیا، اُنہیں اِس حدیثِ پاک کا علم تھا، اُنہوں نے یہ کلمات (يَاعِبَادَ اللهِ اِحْبِسُوْا) کہے تو اللہ کریم نے اُسی وقت سواری روک دی۔

حضرت امام نووی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک بار میں لوگوں کے ساتھ تھا کہ ایک جانور بھاگ نکلا لوگ اسے پکڑنے سے عاجز آگئے تو میں نے یہی (يَاعِبَادَ اللهِ اِحْبِسُوْا) کہا: تو وہ جانور اسی وقت وہیں رُک گیا۔[13]

---

(1) تفسیر عزیزی، 1/10 (2) پ6، المآئدۃ: 35 (3) فتاویٰ رضویہ، 21/303 بحذفٍ و اضافۃٍ (4) فتاویٰ رضویہ، 21/325 (5) پ 3، اٰلِ عمرٰن: 52 (6) تفسیر خازن، 1/253 (7) صراط الجنان، 1/485 ملخصاً (8) مسند ابی یعلیٰ، 4/438، حدیث: 5247 (9) الحرز الثمین للحصن الحصین، ص933 (10) معجم کبیر، 17/117، حدیث: 290 (11) مرقاۃ المفاتیح، 5/295 (12) فتاویٰ رضویہ، 21/318 (13) الاذکار، ص181 ملخصاً۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 8 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 کیا عمرے کے لئے جمع کی گئی رقم کو خرچ کرسکتے ہیں؟

سُوال: اگر کسی نے عمرے کی نیت سے کچھ رقم جمع کی مگر کسی دوسرے کام میں خرچ کرنے کی ضَرورت پڑگئی تو کیا وہ رقم اس جائز کام میں خرچ کرسکتے ہیں؟

جواب: اگر وہ رقم اپنی ملکیت میں ہو تو خرچ کرسکتے ہیں بلکہ شرائط پائے جانے کی صورت میں اس پر زکوٰۃ فرض ہوئی تو اس کی بھی اَدائیگی کرنی ہوگی۔ (مدنی مذاکرہ، 3 محرم شریف 1440ھ)

2 غمِ مدینہ اور دَردِ مدینہ کیسے حاصل ہو؟

سُوال: ہم غمِ مدینہ، دَردِ مدینہ کیسے حاصل کرسکتے ہیں؟ نیز بارگاہِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حقیقی محبت کا اِظہار عجز و انکسار کے ساتھ ہم کیسے کرسکتے ہیں؟

جواب: مدینۂ پاک کی محبت دِل میں پیدا کرنے کے لئے مدینے شریف کے فضائل و برکات کی معلومات حاصل کرنی ہوگی۔ اس کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "عاشقانِ رسول کی 130 حکایات" پڑھنا نہایت مفید ہے۔ اللہ پاک نصیب کرے تو اس کتاب کو پڑھنے سے مکہ شریف، مدینہ شریف اور حج وغیرہ کی محبت دِل میں پیدا ہوسکتی ہے۔ اِسی طرح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہ علیہ کا نعتیہ دِیوان "حدائقِ بخشش" پڑھا جائے۔ اچھی اُردو جاننے والا اگر حدائقِ بخشش کو سمجھ کر رٹتا رہے تو وہ بہت بڑا عاشقِ رسول بن جائے گا، اِن شآءَ اللہُ الکریم۔ سچی بات یہ ہے کہ عشقِ رسول کے حصول میں ماحول اور صحبت زیادہ کارگر ہے۔ صحبت کے ذَریعے جذبہ بڑھتا ہے۔ کوئی حج یا مدینہ پاک کی حاضری کے لئے جائے اور اس مبارک سفر میں اگر اسے کسی عاشقِ مدینہ کی صحبت نہ ملے تو ہوسکتا ہے اسے سوز و گداز نصیب نہ ہو لہٰذا حرمینِ طیبین کا سفر اہلِ ذوق اور اہلِ عِلم کے ساتھ کرنا چاہئے۔ نیز اپنے ملک میں بھی عاشقانِ رسول کی صحبت میں زیادہ سے زیادہ وقت گزارنا چاہئے۔ اَلحمدُ للہ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اِجتماعات اور مَدَنی مذاکرات میں شرکت سے مدینے شریف کی محبت کی خوب چاشنی ملتی ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 4 محرم شریف 1440ھ)

3 میرے حضور کے لَب پر اَنَا لَہَا ہوگا

سُوال: کیا بروزِ قیامت لوگ شفاعت کیلئے مختلف اَنبیائے کِرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کے پاس جائیں گے؟

جواب: جی ہاں! مگر جب بروزِ قیامت لوگ اَنبیائے کِرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کے پاس حاضر ہوکر عرض کریں گے کہ ہمیں قیامت کے ان ہولناک مُعاملات سے نجات دِلوایئے تو اَنبیائے کِرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام فرداً فرداً اُنہیں یہی جواب دیں گے کہ "اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ یعنی میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔"

اور پھر جب لوگ پھرتے پھراتے اللہ پاک کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرمائیں گے: اَنَا لَھَا یعنی میں ہی اس کام (یعنی شفاعت کرنے) کے لئے ہوں۔ (مسلم، ص104، 105، حدیث: 479، 480ماخوذاً)

کہیں گے اور نبی اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ
مِرے حضور کے لَب پر اَنَا لَھَا ہو گا

(ذوقِ نعت، ص54- مدنی مذاکرہ، 7 محرم شریف 1440ھ)

4 مہر کی رَقم کاروبار کے لئے دینا

سُوال: لڑکی کو شادی میں جو مہر کی رَقم ملتی ہے وہ اسے کس طرح اِستعمال کرے؟ ایک مَرتبہ مَدَنی چینل پر سُنا تھا کہ لڑکی شوہر کو کاروبار کرنے کے لئے وہ رَقم دے سکتی ہے۔

جواب: جو مہر عورت کو ملا تو یہ اس کی مالکہ ہے۔ کسی بھی جائز طریقے پر اسے اِستعمال کر سکتی ہے۔ اگر شوہر کو کاروبار کے لئے بطورِ قرض دینا چاہے تو دے سکتی ہے اور پھر اگر واپس نہ لینا چاہے تو مُعاف کرنے کا بھی اسے اِختیار ہے۔ (درمختار، 4/239)

(مدنی مذاکرہ، 4 محرم شریف 1440ھ)

5 کبوتر کچرا کرتے ہوں تو کیا انہیں مارنا جائز ہے؟

سُوال: مسجد میں کبوتر آکر کچرا کرتے ہیں تو کیا ان کو مار دیا جائے؟

جواب: اگر کبوتر کچرا کرتے ہوں تو مارنا ہی ضَروری نہیں، انہیں اُڑا دیں یا کوئی ایسی ترکیب بنالیں کہ یہ مسجد میں داخل ہی نہ ہو سکیں۔ اگر مارنا ہی ضَروری ہو تو اب بے کار نہ مارا جائے بلکہ ذَبح کرکے کھالیں کہ یہ حلال پرندہ ہے۔ البتہ اگر وہ کبوتر جنگلی نہیں بلکہ کسی کے پلے ہوئے ہیں تو اب بغیر مالک کی اجازت ذبح کرنے کی اِجازت نہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 4 محرم شریف 1440ھ)

6 ہیلمٹ کی اِفادیت

سُوال: آج کل موٹر سائیکل کے حادِثات بہت ہو رہے ہیں، اِن سے کس طرح بچا جائے؟

جواب: موٹر سائیکل چلانے والے تمام اسلامی بھائیوں کو چاہئے موٹر سائیکل چلاتے وقت ہیلمٹ ضَرور پہنا کریں اس سے سر کی حفاظت رہتی ہے۔ بعض اسلامی بھائی ہیلمٹ تو پہنتے ہیں لیکن اسے دُرُست اَنداز سے نہیں باندھتے، جب حادثہ ہوتا ہے تو جھٹکے سے یہ ہیلمٹ اُتر جاتا ہے، بعض اوقات اچھی طرح باندھا بھی ہوتا ہے مگر وہ ہیلمٹ اچھی کمپنی کا نہ ہونے کی وجہ سے کوئی خاص فائدہ نہیں دیتا۔ اچھی کمپنی کا ہیلمٹ پہنیں کہ اپنی جان کی حفاظت کے لئے اچھی سے اچھی تدابیر اِختیار کرنی چاہئیں۔ (مدنی مذاکرہ، 6 محرم شریف 1440ھ)

7 نیند میں بولنا ایک بیماری ہے

سُوال: جو شخص نیند میں باتیں کرنے کا عادی ہو وہ یہ عادت کس طرح ختم کرے؟

جواب: جس کو نیند میں بولنے کی عادت ہو وہ اپنے منہ پر اس طرح کپڑا باندھ کر سوئے کہ سانس لینے میں دشواری نہ ہو یا کوئی بھی ایسا طریقہ اِختیار کرے جس سے بول نہ سکے اور نہ ہی اسے کسی قسم کا نقصان ہو۔ ممکن ہے نیند میں بولنے کا سبب جاگتی حالت میں زیادہ باتیں کرنا ہو لیکن یہ حتمی طور پر نہیں کہا جاسکتا کیونکہ نیند میں بولنا ایک مَرض ہے جو لاکھوں میں کسی کو ہوتا ہے، اِس مَرض میں مبتلا شخص کئی راز کھول سکتا ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 6 محرم شریف 1440ھ)

8 ریکارڈ شُدہ تلاوت کا بھی اَدب کیجئے

سُوال: کیا گھر میں ریکارڈ شُدہ تلاوتِ قراٰن لگا کر کام کاج کر سکتے ہیں؟

جواب: ریکارڈ شُدہ تلاوتِ قراٰن پاک سننے کے وہ آداب نہیں ہیں جو بَراہِ راست (یعنی بغیر ریکارڈ والی) تلاوت سننے کے ہیں، چونکہ ریکارڈ شُدہ تلاوت میں بھی قراٰنِ کریم پڑھا جاتا ہے لہٰذا اگر کوئی سننے والا نہ ہو تو اسے بند کر دیا جائے۔ یوں ہی ریکارڈ شُدہ نعت شریف بھی چلائی جاتی ہے وہ بھی اگر سننے والا نہ ہو تو بند کر دینی چاہئے۔ (مدنی مذاکرہ، 6 محرم شریف 1440ھ)

دارالافتاء اہلِ سنت گوجرانوالہ

دَارُالْاِفْتَاء اَہلِسُنَّت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

دارُالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزار ہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے دو منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔

1 ڈاکو کی نمازِ جنازہ نہ پڑھنے کی وجہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسئلہ بیان کیا جاتا ہے کہ ڈکیتی کے دوران اگر کوئی ڈاکو قتل کر دیا جائے، تو اس کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی جائے گی۔ پوچھنا یہ ہے کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ شرعی راہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شریعتِ مطہرہ نے مسلمانوں کی جان، مال اور عزت کی حفاظت کا درس دیا ہے اور مسلمانوں کے حقوق اور احترام کو بیان فرمایا ہے اور جو مسلمانوں کے حقوق کو پامال کرے اور ان پر ظلم کرے، تو اس کے متعلق وعیدوں اور سزاؤں کو بھی بیان کیا ہے۔ اسی طرح دینِ اسلام میں معاشرتی اور ملکی نظام کے حقوق کے متعلق بھی راہنمائی کی گئی اور معاشرے کو پُرامن بنانے کے لئے کئی احکامات ارشاد فرمائے ہیں۔ معاشرتی بگاڑ اور مسلمانوں کی جان اور مال کو نقصان پہنچانے والی چیزوں میں سے ایک چیز ڈاکہ زنی ہے کہ ڈاکو لوٹ مار کر کے مال اور جان کو نقصان پہنچاتے ہیں جو کہ اسلامی ریاست میں رہنے والے افراد کے لئے تکلیف کا باعث بنتا ہے اور معاشرے اور ملکی نظام میں فساد پھیلانے کا سبب ہوتا ہے۔ اللہ پاک نے قرآنِ پاک میں زمین میں فساد پھیلانے والوں کی مذمت فرمائی ہے، لہٰذا ایسے لوگ ہمدردی کے لائق نہیں ہوتے اور شریعتِ مطہرہ نے ایسے افراد کو نشانِ عبرت بنانے کے لئے اور اس فعل کے سدِ باب کے لئے مختلف سزائیں تجویز کی ہیں۔

اس مختصر اًگفتگو کے بعد یہ بات بھی بغور ذہن نشین رکھی جائے کہ فوت شدہ ڈاکو دو طرح کے ہوتے ہیں 1 وہ ڈاکو جو دورانِ ڈکیتی لڑائی میں مارے جائیں 2 وہ ڈاکو جو ڈاکہ زنی کرتے ہوئے پکڑے جائیں اور بعد میں سزا کی وجہ سے مَر جائیں یا دورانِ ڈکیتی ان کا انتقال نہ ہوا ہو، بلکہ اپنی طبعی موت مر جائیں۔ ان دونوں صورتوں کے ڈاکوؤں کا حکم مختلف ہے۔

پہلی صورت کے ڈاکوؤں کے متعلق ہی فقہائے کرام نے کتبِ فقہ میں یہ مسئلہ ارشاد فرمایا ہے جو کہ سوال میں مذکور ہے کہ: ”ڈاکو جو ڈاکہ زنی کے دوران قتل کر دیا جائے، تو ایسے شخص کی نمازِ جنازہ اس لئے ادا نہیں کی جائے گی“ کیونکہ نمازِ جنازہ میں رحمت اور دعا کو طلب کرنا ہے اور شریعتِ مطہرہ نے بیان فرمایا ہے کہ ڈاکو کے لئے دنیا میں رسوائی اور ذلت ہے، لہٰذا یہ رحمت کا مستحق نہیں ہوگا، نیز اس وجہ سے بھی ڈاکو کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی جائے گی تاکہ لوگوں کو تنبیہ ہو اور وہ عبرت حاصل کریں اور ڈاکہ زنی کے فعل پر اقدام نہ کریں۔

* محقق اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

ڈاکو زمین میں فساد کرتے ہیں، جیسا کہ الاختیار لتعلیل المختار میں ہے: "(البغاۃ و قطاع الطریق لا یصلی علیھم) لانھم یسعون فی الارض فسادا قال تعالی فی حقھم "ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا" و الصلاۃ شفاعۃ فلا یستحقونھا" ترجمہ: باغی اور ڈاکو پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھی جائے گی، کیونکہ یہ زمین میں فساد کی کوشش کرتے ہیں اور اللہ پاک نے ان کے حق میں فرمایا ہے: "یہ دنیا میں اُن کی رُسوائی ہے" اور نمازِ جنازہ شفاعت ہے اور یہ لوگ اس شفاعت کے مستحق نہیں ہیں۔ (الاختیار لتعلیل المختار، 1/98- المحیط البرھانی، 2/184- تنویر الابصار متن درِ مختار مع رد المحتار، 3/125، 126- البحر الرائق، 2/188)

البتہ وہ ڈاکو جو دورانِ ڈکیتی انتقال نہ کرے، بلکہ گھر میں انتقال کر گیا یا وہ ڈاکو جس کو پکڑا گیا اور سزا کے دوران انتقال کر گیا یا جیل میں ہی اپنی طبعی موت مر گیا، الغرض ہر وہ ڈاکو جو دورانِ ڈکیتی نہ فوت ہوا ہو، تو ایسے ہر ڈاکو کے متعلق حکمِ شرعی یہ ہے کہ اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی اور اسے غسل بھی دیا جائے گا۔ (رد المحتار علی الدر المختار، 3/126- ملتقطاً از اللباب مع القدوری، 1/135- ملتقطاً از المحیط البرھانی، 2/185- بہارِ شریعت، 1/827)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 دورانِ نماز، نماز کا وقت ختم ہو جائے تو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کسی شخص نے نمازِ ظہر یہ سمجھ کر شروع کی کہ ابھی وقت باقی ہے، لیکن نماز پڑھنے کے بعد پتا چلا کہ وقت تو ختم ہو چکا تھا۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ اس صورت میں جو نمازِ ظہر ادا کی گئی، کیا وہ نماز ادا ہو گئی؟ یا پھر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہو گا؟ راہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اگر تو اس شخص نے نمازِ ظہر وقت میں شروع کی تھی مگر سلام پھیرنے سے پہلے ہی نماز کا وقت ختم ہو گیا، تو اس صورت میں وہ نمازِ ظہر ادا ہو گئی، کیونکہ فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق فجر، جمعہ اور عیدین کے علاوہ دیگر نمازوں میں اگر نمازی وقت کے اندر تکبیرِ تحریمہ کہہ لے، تو اس کی وہ نماز ادا ہو جائے گی۔

البتہ اگر اس شخص نے نماز ہی وقت ختم ہونے کے بعد شروع کی تھی اگرچہ اس کے اپنے خیال میں نماز کا وقت ابھی باقی تھا، تو اس صورت میں بھی اس کی وہ نمازِ ظہر درست ہی ادا ہو گی کہ قضا نماز ادا کی نیت سے اور ادا نماز قضا کی نیت سے بھی ادا ہو جاتی ہے، جیسا کہ فقہائے کرام نے اس بات کی صراحت کی ہے۔

یہاں تک تو پوچھے گئے سوال کا جواب تھا البتہ صورتِ مسئولہ میں اگر نماز قضا ہونے والی صورت پائی گئی اور اس کوتاہی میں خطا کے بجائے غفلت کارفرما تھی تو نماز قضا کرنے کے گناہ سے توبہ کرنا بھی اس شخص پر ضروری ہے۔

(مجمع الانھر، 1/216- بہارِ شریعت، 1/495، 701)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فریاد

رشتے ٹوٹنے کے چند اسباب

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

اے عاشقانِ رسول! جن کے ساتھ جوڑ کر رکھنا ہماری ذمہ داریوں میں شامل ہے انہی میں رشتہ دار بھی ہیں لہٰذا ان سے بہتر تعلقات قائم رکھنے کے لئے میل جول، بات چیت اور لین دین وغیرہ معاملات میں اچھا بَرتاؤ کرنا بہت ضروری ہے مگر بدقسمتی سے آج لوگ کم علمی، غلط فہمی، عدمِ تربیت یا پھر اپنی اَنا (Ego) کے سبب بات بات پر رشتوں کو توڑ کر اور ایک دوسرے سے منہ موڑ کر بیٹھ جاتے ہیں، بات بات پر ان کا اسکرو ڈھیلا ہو جاتا، پلگ نکل جاتا اور گاڑی شارٹ ہو جاتی ہے، رشتہ چاہے منگنی یا شادی کے بعد ٹوٹے یا پھر بھائی بہنوں اور دیگر رشتہ داروں کے باہمی تعلقات ٹوٹیں، معاشرے میں پریکٹس یہی ہے کہ جب کسی بات پر کوئی ٹوٹ پھوٹ ہوتی ہے تو پھر غیبتوں، تہمتوں اور بدگمانیوں وغیرہ گناہوں کا ایک لمبا سلسلہ چل پڑتا ہے، اس رشتے کے ٹوٹنے کے متعلق رشتہ داروں کی آپس کی گفتگو کا بڑا حصہ واضح حرام و ناجائز باتوں پر مشتمل ہوتا ہے اور عموماً فریقَین کی طرف سے ایک دوسرے کو اذیت و تکلیف دینے والی باتیں کی جاتی ہیں، حالات و واقعات کو سامنے رکھ کر جب میں نے فی زمانہ رشتوں کے ٹوٹنے کے موجودہ اسباب پر غور کیا تو میرے سامنے چند ایسے اسباب آئے جن کی بنیاد پر رشتہ توڑنا سراسر غلط ہے۔

جھگڑنے اور رشتے ٹوٹنے کے چند اسباب ❁ ”ہم فلاں کے ہاں دعوت میں گئے تھے تو اس نے ہم سے سیدھے منہ بات نہیں کی، دوسروں سے تو پانی اور کھانے وغیرہ کا پوچھ رہا تھا مگر جہاں ہم بیٹھے تھے وہاں ایک بار بھی نہیں آیا اور اس نے ہمیں کوئی عزت ہی نہیں دی“، حالانکہ اس بات کو ہر انسان بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ دعوت کے دوران میزبان کا ذہن عام طور پر ٹینشن کا شکار ہوتا ہے، اسے ایک مخصوص وقت میں کئی کام کرنے ہوتے ہیں اور کئی لوگوں کو منہ دینا ہوتا ہے، بلکہ بسا اوقات تو اس کے ذہن پر وہ قرض سوار ہوتا ہے کہ جسے لے کر اس نے خاندان والوں اور دیگر جان پہچان والوں کا پیٹ بھرنے کے لئے دعوت کا انتظام کیا ہوتا ہے ایسی حالت میں وہ خود ہمدردی کا محتاج ہوتا ہے اور ہم ہیں کہ گِلے شِکوے لے کر بیٹھ جاتے ہیں ❁ ”ہم نے فلاں کو اپنے ہاں دعوت دی تھی مگر وہ آئے نہیں لہٰذا اب ہم بھی ان کے ہاں نہیں جائیں گے“ حالانکہ اس کے نہ آنے کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں، اسے کوئی ایمرجنسی ہو سکتی ہے، مالی لحاظ سے اس وقت وہ پرابلم کا شکار ہو سکتا ہے، یا اسی طرح کا کوئی اور ایشو ہو سکتا ہے جس کے سبب وہ نہ آیا ہو، وہ نہیں آیا اس کا شکوہ ہم نے دس آدمیوں سے تو کیا مگر کیوں نہیں آیا کیا کبھی اس بارے میں ہم نے اُسی سے بات کی؟

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

۞ وہ اس کے گھر پر جاتا ہے میرے گھر نہیں آتا ۞ وہ اس کو تو اپنے ہاں ہر دعوت میں بلاتا ہے مجھے نہیں بلاتا، تو بھائی اس کو حق حاصل ہے کہ جس کے گھر جائے اور جس کے گھر نہ جائے، اس کے گھر وہ کسی کام سے جاتا ہے اور آپ سے اس کو کوئی کام نہیں لہٰذا وہ آپ کے گھر نہیں آتا، یوں ہی جسے دعوت میں بلائے اور جسے نہ بلائے اسے اس بات کا حق حاصل ہے، بسا اوقات ہوتا یہ ہے کہ کسی آدمی کی طبیعت کے بارے میں پتا ہوتا ہے کہ فلاں اگر کسی خوشی کے موقع پر بھی آئے گا تو بیڑا غرق کردے گا اور اچھے بھلے ماحول کا ستیاناس کردے گا، اس کے مزاج میں ہی لڑنا جھگڑنا، طنز و طعنہ، اعتراضات اور دل دُکھانا ہوتا ہے، چار آدمیوں میں بیٹھنے کے لائق ہی نہیں ہے، آپ خود بتائیے کہ ایسوں کو اپنی خوشی میں شریک کرے گا کون؟ نیز بسا اوقات مالی لحاظ سے پوزیشن نہیں ہوتی اس لئے آدمی گنے چُنے افراد کو ہی دعوت دیتا ہے، ایسی صورتِ حال میں ناراض ہوجانا ٹھیک نہیں ہے بلکہ اپنا دل بڑا رکھئے اور خوشی کے موقع پر کی جانے والی دعوت کا پتا چلنے پر اس کو کال کرکے مبارک باد دیجئے کہ ماشآءَ اللہ آپ کے ہاں یہ ہوا ہے لہٰذا بہت بہت مبارک ہو، اللہ پاک نظرِ بد سے بچائے۔ اتنی سی بات کر دیں کیا حرج ہے ۞ دیکھو یار! فلاں حج / عمرے پر گیا تھا تو ہمیں نہیں بتایا، واپس آیا تب بھی نہیں بتایا ہمیں تو فلاں سے پتا چلا"، تو کیا اس پر شرعاً واجب تھا کہ آپ کو بتا کر پھر حج یا عمرے پر جاتا اور واپس آنے کے بعد بھی آپ جناب کو خبر کرتا؟ ۞ اسی طرح جب کوئی حج کے مبارک سفر سے واپس آتا ہے تو اوّلاً تو مبارک باد کا سلسلہ ہوتا ہے، اس کے بعد پھر پوچھ گچھ ہوتی ہے کہ کیا لائے؟ بہنیں الگ پوچھتی ہیں، بھائی الگ پوچھتے ہیں، زوجہ الگ پوچھتی ہے، اولاد الگ پوچھتی ہے، بہن اور بیٹی کے سسرال والے بھی بولتے ہیں کہ ہمارے لئے کیا لائے؟ داماد صاحب اپنے حصے کی وصول یابی کے لئے الگ بے تاب ہوتے ہیں کہ جناب میرے لئے کیا آیا ہے؟ بہو بولے گی کہ میرے لئے کیا لائے ہیں؟ یوں بھی ہوتا ہے کہ مثلاً فلاں کو فلاں چیز دی ہے ہمیں نہیں دی، یا فلاں کو فلاں چیز زیادہ اور ہمیں کم دی ہے، فلاں کے بچّوں کے لئے فلاں فلاں چیزیں لائے اور میرے بچّوں کے لئے نہیں لائے، بہو بولتی ہے اپنی بیٹی کے لئے تو لے کر آئے ہیں میرے لئے نہیں لائے، اس میں بچوں کے لئے لڑائیاں الگ ہوتی ہیں، نواسوں کے لئے تو لائے ہیں اور پوتوں کے لئے نہیں لائے، یا پھر یوں کہا جاتا ہوگا کہ پوتوں کے لئے تو لائے اور نواسوں کے لئے نہیں لائے، بالفرض اگر آپ کے لئے کچھ بھی نہیں لائے یا آپ کو کچھ بھی نہیں دیا تو بتائیے کہ کیا آپ کا شرعی طور پر کوئی حق بنتا تھا کہ آپ کو ملتا مگر نہیں ملا؟ کسی کو اگر انہوں نے کم یا زیادہ دیا اور کسی کو کچھ نہ دیا تو اس بات کا انہیں اختیار ہے نیز یہ تحفوں وغیرہ کا سلسلہ وہ اخلاق، محبت اور پیار کے دائرے میں کر رہے ہوتے ہیں، ان پر فرض یا واجب نہیں ہوتا کہ وہ آکر سب کو بانٹیں، جب ان پر شرعاً لازم نہیں ہے تو آپ بھی ان کے خلاف بات نہ کریں اور ان سے جھگڑا نہ کریں، اگر انہوں نے آبِ زم زم کی ایک چھوٹی سی بوتل اور چند کھجوریں دے دیں تو بھی بہت ہے، تبرک تبرک ہوتا ہے کم ہو یا زیادہ، کیا آبِ زم زم تبرک تب ہی ہوتا ہے جب آپ کو اس کا ایک بڑا سا کین دیا جائے؟ اتنی سی بات پر سامنے والے کو کنجوس کہہ دینا اور دیگر کئی طرح کے برے ناموں سے اسے یاد کرنا اور رشتے توڑ کر بیٹھ جانا یقیناً عقل مندی والا کام نہیں۔

میری تمام عاشقانِ رسول سے فریاد ہے! اپنے اندر ہمت، حوصلہ اور خودداری پیدا کیجئے، بات بات پر ناراض ہو کر بیٹھ جانے والے اپنے مزاج کو تبدیل کرکے عفو و درگزر اور معافی کے زیور سے خود کو آراستہ کیجئے، رشتوں کو توڑنے کے بجائے جوڑنے والے کام کیجئے، اللہ پاک ہم سب پر رحمت کی نظر فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(دوسری اور آخری قسط)

اسلام عروج یا زوال

Islam Rise or Fall?

مفتی محمد قاسم عطّاری*

(گزشتہ سے پیوستہ)

اسلام کی طاقت، قوتِ بقا اور ناقابلِ زوال ہونے پر دورِ حاضر کی ایک زندہ دلیل یہ ہے کہ اِسلام کو مٹانے کے لیے دنیا میں نِت نئے حربے استعمال کیے جارہے ہیں۔ اسلامی مَمالک، اسلامی تعلیمات، اسلامی حُسنِ معاشرت اور اسلامی اَقدار کو ختم یا انتہائی کمزور کرنے کے لیے ہر طرح کی چالیں چلی جارہی ہیں۔ عالَمی حالات اور بالخصوص مغربی سازشی عناصر اور تھنک ٹینکس (Think tanks) پر عمیق نظر رکھنے والا بخوبی جانتا ہے کہ یہ تمام سازشیں اور کوششیں ادیانِ عالم میں صرف اور صرف اسلام کے خلاف ہورہی ہیں، کسی بھی دوسرے دین و مذہب کے خلاف ایسی سازشیں اور کاروائیاں نہیں ہو رہیں، عالَمی طاقتیں دینِ اسلام کے خلاف انتہائی شاطرانہ منصوبے بناتی ہیں، اربوں ڈالر خرچ کرتی ہیں، جبکہ دینِ اسلام کے مقابلے میں دیگر مذاہب کے متعلق خاموش ہیں یا بعض مذاہب کے تحفظ اور کچھ کی ترویج کے لئے ہر طرح کا تعاون مہیا کرتی ہیں، مختلف انداز میں اُن کی اِمداد کرنا سب پر عِیاں ہے، مگر اِن تمام ترحربوں کے باوجود اگر مذہبی تبدیلی کا تناسب معلوم کیا جائے تو یہ نتیجہ سامنے آئے گا کہ اتنی مخالفتوں اور منافرتوں کے باوجود اَلحمدُ لِلّٰہ سب سے زیادہ تیزی سے قبول کیا جانے والا دین "دینِ اسلام" ہے اور اس معاملے میں دینِ اسلام بقیہ تمام اَدیان پر فائق ہے۔ لہٰذا اِس قدر کھلی حقیقت کے بعد یہ سمجھنا کہ عیسائیت کی طرح اسلام کو بھی پسپا کر دیا جائے گا، ایک "کم فہمی" کے سوا کچھ نہیں۔

"اسلام پسپا نہ ہوگا" کے پیچھے عالَمِ اسباب کا سلسلہ

ہمارا دعویٰ "اسلام پسپا نہ ہوگا" کے پیچھے عالَمِ اسباب کا ایک خوب صورت اور جاندار سلسلہ بھی ہے اور وہ یہ کہ میدانِ جنگ میں ہمیشہ شکست کا سامنا تب ہوتا ہے، جب ہتھیار کُند اور سپاہی بزدل ہوں، نیز قیادت جاں سوز اور نگاہ بلند نہ رکھتی ہو۔ جہاں یہ تینوں چیزیں ہوں گی، وہاں فتح ایک وہم جبکہ شکست ایک یقینی حقیقت ہوتی ہے لیکن اِس کے برعکس جب ہتھیار مضبوط، سپاہی جاں نثار، قیادت جاں سوز و بلند نظر ہو، تو فتح و نصرت اور غلبہ ہی مقدر ہوتا ہے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ اہلِ اسلام کی طاقت قرآن اور ذاتِ مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے۔ اِسی سے وہ ہمت اور حوصلہ ملتا ہے جس سے مسلمانوں کے قدموں کو ثَبات و استقامت ملتی اور ایوانِ کفر میں کھلبلی مچتی ہے۔ اہلِ اسلام کی یہ طاقت قرآن سے ہے جس کا محافظ خدا ہے، چنانچہ فرمایا:

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۝۹﴾ ترجمہ: بیشک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور بیشک ہم خود اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔(پ14، الحجر:09) اور مسلمانوں کی طاقت ان کے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بے پناہ عشق و محبت اور آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ایمان افروز فرامین اور اعلیٰ وارفع کردار سے ہے جو آج بھی مسلمانوں کے پاس اپنی اصلی حالت میں موجود ہیں۔ قرآن و سنت و سیرت سے مؤمن کو وہ حوصلہ اور جذبہ ملتا ہے جس کی بنیاد پر اگر ہزاروں گردنیں بھی کٹوانی ہوں تو مسلمان دریغ نہیں کرتے بلکہ اِسے اپنی معراج اور دین کی خاطر ایک اَدنیٰ ہدیہ محسوس کرتے ہیں۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذّتِ آشنائی
شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کِشور کشائی

مسلمانوں کی قوت و طاقت کے سرچشموں کے مقابلے میں دوسری طرف عیسائیت یا دیگر ادیان کی پسپائی کا جائزہ لیں تو بنیادی وجہ یہ سامنے آئے گی کہ غیر سماوی مذاہب تو ویسے ہی توہمات یا چند شخصیات کے اسیر ہیں جبکہ آسمانی مذاہب والوں کے پاس بھی اصل خدائی تعلیمات موجود نہیں ہیں، لہٰذا جب علم و عقل و حقائق پر مبنی اور ربانی ہدایات سے کامل روشنی لینے والی تعلیمات ہی ان کے پاس نہیں، تو سوائے کسی وقتی جوش یا تعصب کے وہ ہمت و حوصلہ کہاں سے پیدا ہو گا جس کی بنیاد ہی حق پرستی ہے۔

مزید یہ بھی تاریخی حقیقت ہے کہ دیگر مذاہب کے لوگوں میں مفاد پرستی کا غلبہ رہا اور ان میں ایسی جانباز، جاں فروش اور باہمت شخصیات کھڑی نہ ہو سکیں جو اپنی جان کی قیمت پر اپنے دین کا دفاع کرتیں بلکہ وہ مادہ پرستی سے سمجھوتا کرتے گئے اور بتدریج پسپائی کی طرف جاتے جاتے بالآخر مغلوب ہو گئے جبکہ اِس کے مقابل فرزندانِ اسلام کی شان یہ ہے کہ اگر کسی حکمران یا باطل طاقت نے اپنے ہزار حربوں سے اسلامی عقائد و تعلیمات مٹانے میں تحریف کی کوشش کی تو مسلمانوں میں عظیم شخصیات نے تحفظِ دین کے لئے لازوال کردار ادا کیا جیسے محافظِ عظمتِ قرآن، امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہ علیہ جیسے پینسٹھ سال کے معمر بزرگ کے ناتواں جسم پر روزانہ کوڑوں کی برسات کی گئی مگر ان کی روحانی طاقت، ایمانی جذبہ کی قوت نے انہیں باطل کے مقابلے میں کھڑا رکھا اور کامیابی سے ہم کنار کیا اور کوڑے کھا کر بھی اسلام کے بطلِ جلیل کی یہی صدائے حق رہی کہ قرآن خدا کا کلام ہے، مخلوق نہیں۔ اِسی طرح تاجدارِ سرہند حضرت سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃُ اللہ علیہ کے زمانہ میں دینِ اسلام کے خلاف بدترین سازشیں ہوئی، حکومتی سطح پر اسلام کے خلاف پابندیاں لگی، دینِ اکبری کا فتنہ پیدا ہوا مگر مجدد الف ثانی علیہ الرَّحمہ کی ربانی پکار اور ایمانی للکار نے اس فتنے کا قلع قمع کر کے چھوڑا۔ ایسی عالی ہمت اور ذی شان ہستیاں اور ان کے سچے پیروکار ہر زمانے میں رہے اور آج بھی موجود ہیں۔ یہ ہستیاں قلعۂ اسلام کی ایسی فولادی فصیلیں ہیں جنہیں پار کرنا، توڑنا یا اِس میں نقب زنی کرنا کسی طرح ممکن نہیں، یہ خدا کے خاص اور چنیدہ بندے ہوتے ہیں جن سے خدا حفاظتِ اسلام کا کام لیتا ہے۔ یہ اپنے علم، عمل، قلم، کردار یا زورِ بازو سے ہر طرح اسلام کا دفاع کرتے رہتے ہیں، یہی وہ خاصانِ خدا ہیں جن کے متعلق کافروں کی ناکام تمنا رہتی ہے:

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
رُوحِ محمد اس کے بدن سے نکال دو
اہلِ حرم سے اُن کی روایات چھین لو
آہُو کو مَرغ زارِ خُتن سے نکال دو

الغرض! جب تک یہ جاں نثارانِ اسلام باقی اور قرآن و حدیث کا سرمایہ موجود ہے، اُس وقت تک اسلام ہرگز پسپا نہ ہو گا اور ایسے اہلِ ایمان سے خدا کا وعدہ ہے: ﴿وَ كَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ۝۴۷﴾ ترجمہ: اور مسلمانوں کی مدد کرنا

ہمارے ذمۂ کرم پر ہے۔ (پ21، الروم:47) اس وعدۂ خداوندی کی صداقت پر تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی مسلمان سچے مؤمن بنے، حمایتِ خدا اُن کے ساتھ ہوئی، جب کبھی عارضی پسپائی کا سامنا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان میں سے ہی کچھ لوگ منتخب فرمائے اور اُن کی برکت سے دوبارہ اسلام کو عروج ملا بلکہ یہ بھی ہوا کہ پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے۔

دورِ حاضر میں اسلام کی ترقی کا ایک دلکش منظر

موجودہ حالات میں اگرچہ بعض پہلوؤں سے مسلمان کمزور ہیں لیکن اس کے باوجود بہت سے امور ایمان تازہ کرنے والے ہیں مثلاً غور کریں تو واضح ہوگا کہ شدید مغربی یلغار کے باوجود پوری دنیا میں مسجدوں کی تعداد میں بہت تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے، مدارِس اسلامیہ کی رونق بڑھ رہی ہے، عام مسلمانوں کا پہلے سے زیادہ دین کی جانب رجحان بڑھ رہا ہے، شریعت کی پابندی اور حلال وحرام کی فکر کا جذبہ پیدا ہو رہا ہے اور اسی وجہ سے اسلامی بینکنگ اور دیگر شعبے وجود میں آئے ہیں، پہلے دینی چینلز نہ تھے، مگر اب مین اسٹریم (Main Stream) اور سوشل میڈیا، دونوں جگہ دینی چینلز کثرت سے ہیں، دینی کتب کی اِشاعت میں کثرت ہے، لائبریریاں اور اُن میں دینی کتب کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے، ماضی میں اعتکاف کرنے والے انتہائی قلیل ہوا کرتے تھے، مگر اب دورانِ اعتکاف مساجِد کی رونق کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ چند دہائیاں قبل عمرہ اور حج پر جانے والوں کی تعداد اِس قدر کثرت سے نہ تھی، مگر فی زمانہ کم و بیش بیس لاکھ سے زیادہ مسلمان حج پر جارہے ہیں اور عمرہ کرنے والوں کی تعداد بھی اس کے برابر ہو چکی ہے۔

مذکورہ بالا تمام حقائق ہم سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں، بلکہ ہم خود اِس حقیقت کا حصہ ہیں، لہٰذا پریشان حال لبرلز کا یہ راگ اَلاپنا کہ اسلام پسپا ہو رہا ہے یا ہو جائے گا، فقط خام خیالیاں ہیں، ہاں دوسری طرف اِس تلخ حقیقت سے بھی رُخ نہیں موڑا جاسکتا کہ مسلمانوں میں بے حیائی، بدعملی اور بے راہ رَوی بڑھ رہی ہے، مگر یہ بات یاد رکھیے کہ یہ حق و باطل و نیکی و بدی کی جنگ ہمیشہ جاری رہے گی، ایسا ہرگز نہ ہوگا کہ تمام انسان مسلمان اور جمیع کلمہ گو "صالحین" اور "متقین" میں سے ہو جائیں الا ماشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ﴿وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِیْنَ۠(۹)﴾ ترجمہ: اور اگر وہ (اللہ) چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا۔ (پ14، النحل:09) لیکن خدا کی مَشِیَّت ہے کہ روشنی کے ساتھ تاریکی بھی ہو، کہ روشنی کی پہچان اُسی وقت ہوگی، جب تاریکی بھی ہوگی! لہٰذا یہ خدا کی قدرت ہے کہ عالَم کا نظام یوں ہی چل رہا ہے، مگر بحیثیتِ مجموعی اسلام کی پسپائی کبھی نہ ہوگی اور نہ ہی کبھی سب مسلمان پسپا ہو جائیں گے۔

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

مولانا ابو الحسن عطّاری مدنی*

میدانِ محشر کے ملجا و ماویٰ

43 اَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَ اَوَّلُ مُشَفَّعٍ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا فَخْرَ

ترجمہ: میں ہی پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور قیامت کے دن میری ہی شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی اور یہ فخر یہ نہیں کہتا۔[1]

اس حدیثِ مبارکہ میں رسولِ رحمت، حضور خاتمُ النّبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے شفیع و شافع اور سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہونے کا بیان ہوا ہے اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اسمائے طیبہ میں سے ایک بڑا ہی پیارا نام "شافع" بھی ذکر ہوا ہے جس سے ہم گناہگاروں کو رحمتِ ربِّ کائنات پانے کی ڈھارس بندھتی ہے۔

شَفاعت کے لغوی معنیٰ وسیلہ اور طلب کے ہیں جبکہ شرعی طور پر کسی دوسرے کے لئے خیر مانگنا شفاعت کہلاتا ہے۔[2]

شفاعت کا موضوع دینِ اسلام میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ یہود و نصاریٰ نے شفاعت و سفارش کے مفہوم و معنیٰ میں بہت زیادہ غلو کیا جبکہ مسلمان کہلانے والے بعض حرمان نصیبوں نے اس کا سرے ہی سے انکار کر دیا اور بعض نے مانا لیکن بہت مبہم اور عجیب انداز میں، جبکہ شریعتِ اسلامیہ میں اس کا عقیدہ رکھنا واجب ہے[3] بلکہ بحر الرائق میں تو ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم شفاعت فرمائیں گے اور جو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعت کا منکر ہو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں اس لئے کہ وہ کافر ہے۔[4]

عقیدہ شفاعت میں تو یہ بھی شامل ہے کہ صرف حضور خاتمُ النّبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی نہیں بلکہ آپ کے علاوہ انبیا و ملائکہ اور عُلَما و شُہدا، صالحین اور کثیر مؤمنین، قراٰنِ مجید، روزے اور کعبۃُ اللہ وغیرہ سب شفاعت کریں گے اور یہ عقیدہ رکھنا واجب ہے۔[5]

اس مقام پر عاشقِ سیّدِ عالَم، امامِ عشق و محبت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: اللہ پاک کی بارگاہ میں بلاواسطہ شفاعت قراٰنِ کریم اور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

ہو گی۔ اسی لئے روزِ قِیامت تمام شفاعت کرنے والے فرشتے، انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃ والثناء، اولیا و عُلما، حفّاظ و شُہَدا اور حجاج و صُلَحا کی شفاعت نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بار گاہ میں ہو گی۔ ان کی رسائی انہی تک ہو گی، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان لوگوں کی شفاعت بھی فرمائیں گے جن کا ذِکْر ان حضرات نے کیا ہو گا اور اُن کی بھی شفاعت فرمائیں گے جن کا ذکر نہ کیا ہو گا۔ ہمارے نزدیک یہ معنی احادیث سے مؤکّد ہے۔[6]

اسی بات کو امامِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ منظوم انداز میں یوں بیان فرماتے ہیں ؎

سب تمہارے در کے رَستے ایک تم راہِ خُدا ہو
سب تمہارے آگے شافِع تم حضورِ کبرِیا ہو
سب کی ہے تم تک رَسائی بارگَہ تک تم رَسا ہو[7]

محشر کے ہولناک حالات میں سب سے پہلے شفاعت فرمانے والے ہمارے پیارے نبی حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی ہوں گے کیونکہ جب تک حضور پُر نور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم شفاعت کا دروازہ نہیں کھولیں گے کسی کو بھی شفاعت کی اجازت نہ ہو گی۔

حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سب سے پہلے شفاعت فرمانا مقامِ شفاعتِ کبریٰ ہے جیسا کہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: شفاعت دو قسم کی ہے: شفاعتِ کُبریٰ اور شفاعتِ صُغریٰ۔ شفاعتِ کُبریٰ صرف حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کریں گے، اس شفاعت کا فائدہ ساری خَلْقت حتّٰی کہ کفّار کو بھی پہنچے گا کہ اس شفاعت کی برکت سے حساب کتاب شروع ہو جائے گا اور قِیامت کے میدان سے نَجات ملے گی، یہ شفاعت حضور ہی کریں گے، اس وقت کوئی نبی اس شفاعت کی جرأت نہ فرمائیں گے۔ شفاعتِ صُغریٰ ظہورِ فضل کے وقت ہو گی، یہ شفاعت بہت لوگ بلکہ قراٰن، رَمضان، خانۂ کعبہ بھی کریں گے۔ حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم رفعِ درجات کے لئے صالحین حتّٰی کہ نبیوں کی بھی شفاعت فرمائیں گے اور گناہوں کی معافی کے لئے ہم گنہگاروں کی شفاعت کریں گے لہٰذا آپ کی شفاعت سے انبیاءِ کرام بھی فائدہ اٹھائیں گے۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا شَفَاعَةَ حَبِيْبِكَ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم۔ حضور کی شفاعت ہم گنہگاروں کا سہارا ہے۔[8]

حضور سیّدِ عالَم، جنابِ محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعت کئی طرح کی ہو گی، چنانچہ شیخِ محقق شاہ عبدُالحق مُحدّث دِہلَوی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: شَفاعت کی پہلی قسم شَفاعَتِ عُظمیٰ ہے۔ دوسری قسم کی شَفاعت ایک قوم کو بے حساب جنَّت میں داخِل کروانے کے لئے ہو گی اور یہ شَفاعت بھی ہمارے نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے ثابِت ہے اور بعض عُلَمائے کرام کے نزدیک یہ شَفاعت حُضُورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی کے ساتھ خاص ہے۔ تیسری قسم کی شَفاعت اُن لوگوں کے بارے میں ہو گی کہ جن کی نیکیاں اور بُرائیاں برابر برابر ہوں گی اور شَفاعت کی مدد سے جنَّت میں داخِل ہوں گے۔ چوتھی قسم کی شَفاعت اُن لوگوں کے لئے ہو گی جو کہ دوزخ کے حق دار ہو چکے ہوں گے تو حضورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم شَفاعَت فرما کر اُن کو جنَّت میں لائیں گے۔ پانچویں قسم کی شَفاعت مرتبے کی بُلندی اور بزُرگی کے اضافے کے لئے ہو گی۔ چھٹی قسم کی شَفاعت اُن گنہگاروں کے بارے میں ہو گی جو کہ جہنَّم میں پہُنچ چکے ہوں گے اور شَفاعت کی وجہ سے نکل آئیں گے اور اِس طرح کی شَفَاعت دیگر انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃ والسّلام، فِرِشتے، عُلَما اور شُہَدا بھی فرمائیں گے۔ ساتویں قسم کی شَفاعت جنَّت کا دروازہ کھولنے کے بارے میں ہو گی۔ آٹھویں قسم کی شَفاعت خاص کر مدینۂ منوّرہ زادھا اللہ شرفاً وّ تعظیماً والوں اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے روضۂ انور کی زیارت کرنے والوں کے

لئے خُصوصی طریقے پر ہوگی۔[9]

شفاعت کی یہ تمام اقسام مختلف احادیثِ کریمہ میں بیان ہوئی ہیں، آیئے کلامِ سرورِ کائنات کا لطف پانے اور شفاعتِ سیّدُ الکونین کی طلب و تڑپ مزید بڑھانے کے لئے 5 احادیثِ شفاعت ملاحظہ کیجئے:

1 خُیِّرْتُ بَیْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَیْنَ اَنْ تَدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِی الْجَنَّةَ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ لِاَنَّهَا اَعَمُّ وَاَکْفٰی اَتَرَوْنَهَا لِلْمُتَّقِیْنَ؟ لَا وَلٰکِنَّهَا لِلْمُذْنِبِیْنَ الْخَطَّائِیْنَ الْمُتَلَوِّثِیْنَ یعنی اللہ پاک نے مجھے اختیار دیا کہ یا تو شفاعت لو یا یہ کہ تمہاری آدھی امّت جنّت میں جائے، میں نے شفاعت لی کہ وہ زیادہ تمام اور زیادہ کام آنے والی ہے، کیا تم یہ سمجھ رہے ہو کہ میری شفاعت پاکیزہ مسلمانوں کے لئے ہے؟ نہیں بلکہ وہ اُن گنہگاروں کے واسطے ہے جو گناہوں میں آلودہ اور سخت خطاکار ہیں۔[10]

2 شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِی یعنی میری شفاعت میری اُمت میں اُن کے لئے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔[11]

3 اِنِّی لَاَرْجُوْ اَنْ اَشْفَعَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَدَدَ مَا عَلَی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ وَمَدَرَةٍ یعنی میں امید کرتا ہوں کہ رُوئے زمین پر جتنے درخت اور پتّھر ہیں قیامت کے دن میں ان سب کی تعداد کے برابر لوگوں کی شفاعت کروں گا۔[12]

4 آتِیْ جَهَنَّمَ فَاَضْرِبُ بَابَهَا فَیُفْتَحُ لِیْ فَاَدْخُلُ فَاَحْمَدُ اللّٰهَ مَحَامِدَ مَا حَمِدَهٗ اَحَدٌ قَبْلِیْ مِثْلَهٗ وَلَا یَحْمَدُهٗ اَحَدٌ بَعْدِیْ ثُمَّ اُخْرِجُ مِنْهَا مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصاً یعنی میں جہنم کے پاس آؤں گا اور اس کے دروازے پر دستک دوں گا تو وہ میرے لئے کھول دیا جائے گا اور میں اس میں داخل ہو جاؤں گا اور وہاں خُدا کی ایسی تعریف کروں گا جو نہ مجھ سے پہلے کسی نے کی، نہ میرے بعد کوئی کرے گا، پھر میں دوزخ سے ہر اس شخص کو نکال لوں گا جس نے خالص دل سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہا۔[13]

5 لِلْاَنْبِیَاءِ مَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَیَجْلِسُوْنَ عَلَیْهَا وَیَبْقٰی مِنْبَرِیْ لَا اَجْلِسُ عَلَیْهِ اَوْ لَا اَقْعُدُ عَلَیْهِ قَائِمًا بَیْنَ یَدَیْ رَبِّیْ مَخَافَةَ اَنْ یُّبْعَثَ بِیْ اِلَی الْجَنَّةِ وَیَبْقٰی اُمَّتِیْ مِنْ بَعْدِیْ فَاَقُوْلُ: یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: یَا مُحَمَّدُ مَا تُرِیْدُ اَنْ اَصْنَعَ بِاُمَّتِكَ؟ فَاَقُوْلُ: یَا رَبِّ عَجِّلْ حِسَابَهُمْ فَمَا اَزَالُ اَشْفَعُ حَتّٰی اُعْطٰی صِكَاكًا بِرِجَالٍ قَدْ بُعِثَ بِهِمْ اِلَی النَّارِ وَآتِیْ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ یَقُوْلُ: یَا مُحَمَّدُ مَا تَرَکْتَ لِلنَّارِ لِغَضَبِ رَبِّكَ فِیْ اُمَّتِكَ مِنْ بَقِیَّةٍ یعنی انبیا کے لئے سونے کے منبر بچھائیں گے وہ ان پر بیٹھیں گے، اور میرا منبر باقی رہے گا میں اس پر نہیں بیٹھوں گا بلکہ اپنے رب کے حُضور کھڑا رہوں گا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو مجھے جنّت میں بھیج دے اور میری امّت میرے بعد رہ جائے، پھر میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امّت، میری امّت۔ اللہ پاک فرمائے گا: اے محمد! تیری کیا مرضی ہے میں تیری امت کے ساتھ کیا کروں؟ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! اِن کا حساب جلد فرمادے۔ پس میں شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ مجھے اُن کی رہائی کی چٹھیاں ملیں گی جنہیں دوزخ بھیجا جا چکا تھا، میں مالک داروغۂ دوزخ کے پاس آؤں گا وہ عرض کرے گا: اے محمد! آپ نے اپنی اُمت میں دوزخ کے لئے اپنے رب کا غضب نام کو بھی نہ چھوڑا۔[14]

---

(1) ترمذی، 5/354، حدیث: 3636 (2) شرح الصاوی علی جوہرۃ التوحید، ص400 (3) المعتقد المنتقد، ص250 (4) البحر الرائق، 1/611 ملتقطاً (5) المعتقد المنتقد، ص247 (6) المعتقد المنتقد، ص240 (7) حدائقِ بخشش، ص342 (8) مراٰۃُ المناجیح، 7/403 ملتقطاً (9) اشعۃ اللمعات، 4/404 ملخصًا (10) ابن ماجہ، 4/524، حدیث: 4311- مسند احمد، 2/366، حدیث: 5453 واللفظ اِبنِ ماجہ (11) ابوداؤد، 4/311، حدیث: 4739- ترمذی، 4/198، حدیث: 2443، 2444 (12) مسند احمد، 9/7، حدیث: 23004 (13) معجم اوسط، 3/53، حدیث: 3845 (14) مستدرک للحاکم، 1/242، حدیث: 228 ملتقطاً- معجم اوسط، 2/178، حدیث: 2937 واللفظ مستدرک۔

بزرگانِ دین کے مبارک فرامین

The Blessed quotes of the pious predecessors

مولانا سید عمران اختر عطاری مدنی*

باتوں سے خوشبو آئے

اللہ والوں کا عمل

ولیُّ اللہ کی اگر عزت میں اضافہ ہو تو اس کی عاجزی بڑھ جاتی ہے، اگر مال میں اضافہ ہو تو اس کی سخاوت بڑھ جاتی ہے اور اگر عمر زیادہ ہو تو (عملِ آخرت کی) کوششیں بڑھ جاتی ہیں۔

(ارشادِ احمد بن محمد بن ابی الورد رحمۃ اللہِ علیہ) (صفۃ الصفوۃ، 2/257)

رب کی رضا پر راضی رہئے

جو اپنے معاملے میں اللہ کے اختیار و مرضی پر حسنِ اعتماد رکھتا ہے، اللہ اس کے لئے جو حالت پسند فرمالے وہ اس حالت کے علاوہ کسی دوسرے حال کی تمنا نہیں کرتا۔

(ارشادِ امام حسن رضی اللہُ عنہ) (مجموعہ رسائل الامام الغزالی، ص154)

دورُخی کا انجام رُسوائی ہے

جو اخلاص کی باتیں کرے مگر خود اخلاص سے کام نہ لے تو اللہ پاک اسے رشتے داروں اور دوستوں کے درمیان بے نقاب ہونے کی آزمائش سے دوچار فرما دیتا ہے۔

(ارشادِ حضرت ابراہیم بن شیبان رحمۃ اللہِ علیہ) (طبقات الاولیاء، ص22)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

جاہل اپنی طرف سے وعظ نہ کرے

جاہِل اُردو خواں اگر اپنی طرف سے کچھ نہ کہے بلکہ عالم کی تصنیف پڑھ کر سنائے تو اِس میں حَرَج نہیں کہ اِس وَقت وہ جاہِل سفیرِ مَحْض (یعنی محض پہنچانے والا) ہے اور حقیقۃً وَعظ اُس عالم کا ہے جس کی کتاب پڑھی جائے۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/409)

عقیدے کی خرابی سخت تر ہے

بدمذہب اگرچہ کیسا ہی نمازی ہو اللہ پاک کے نزدیک سنی بے نماز سے بدرجہا بُرا ہے کہ فسقِ عقیدہ، فسقِ عمل سے سخت تر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 5/109)

علم سند سے زیادہ اہم ہے

سند کوئی چیز نہیں بُہتیرے سَنَد یافتہ مَحض بے بَہرہ (یعنی علمِ دین سے خالی) ہوتے ہیں اور جنہوں نے سند نہ لی اِن کی شاگردی کی لیاقت بھی اُن سَنَد یافتوں میں نہیں ہوتی، عِلْم ہونا چاہئے۔

(فتاویٰ رضویہ، 23/683)

عطّار کا چمن کتنا پیارا چمن

خُفیہ تدبیر سے بے خوف نہ ہو

مبلغ کو چاہئے کہ دعوتِ اسلامی میں آنے سے پہلے کی جانے والی عزت اور اَب ملنے والی کثیر عزت کو یاد کرکے ڈرتا رہے کہ کہیں میری نیکی کا اجر دنیا میں ہی نہ دے دیا گیا ہو۔

(19 محرم الحرام 1441ھ، 19 ستمبر 2019ء بتغیر)

اچھا دوست

اچھا دوست وہ ہے جس کو دیکھ کر خدا یاد آئے۔

(1 رمضان 1443ھ، 2 اپریل، 2022ء)

ہر حال میں مزاج و اخلاق پر قابو رکھئے

مرض ہو یا قرض بس اپنے موڈ میں حرج نہیں آنا چاہئے۔

(یعنی انسان کو بد اخلاق نہیں ہونا چاہئے۔)

(خصوصی مدنی مذاکرہ، 5 شوال المکرم 1443)

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

اسلام کی روشن تعلیمات

حسنِ مُعاشرت کے نبوی اصول (قسط:03)

مولانا ابوالنور راشد علی عطّاری مَدَنی*

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے اکتوبر کے شمارے میں بیان کیا گیا تھا کہ حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک تعلیمات حسنِ معاشرت کے عظیم اصولوں کی حیثیت رکھتی ہیں، جن میں 18 اصولوں پر مشتمل فرامینِ مبارکہ اکتوبر میں اور 13 اصولوں پر مشتمل فرامینِ مبارکہ نومبر میں بیان کئے گئے، آیئے مزید 16 اصولوں پر مشتمل احادیثِ مبارکہ مع ترجمہ ملاحظہ کرتے ہیں۔

اصول 32: ظلم سے بچو یہ مستقبل تباہ کر دیتا ہے!

اِتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی ظلم سے بچو، کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیروں کا سبب بنے گا۔[1]

اصول 33: اچھے اخلاق اختیار کرو!

اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا یعنی تم میں سے بہترین وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔[2]

اصول 34: اہلِ خانہ کے ساتھ اچھا سلوک کرو!

اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ اِيمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ یعنی مؤمنوں میں سے کامل ترین ایمان والے وہ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔ اور تم میں سے اچھے وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے لئے اچھے ہوں۔[3]

اصول 35: ماتحتوں کے حقوق کا خیال کرو!

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ اَلْاِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ اَهْلِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ یعنی تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھ گچھ ہوگی۔ حکمرانِ وقت اپنی رعایا کا ذمہ دار ہے اور اس سے رعایا کے متعلق بازپرس ہوگی۔ ہر شخص اپنے بیوی بچّوں کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے متعلق پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے متعلق پوچھا جائے گا۔ نوکر اپنے مالک کے مال کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے متعلق پوچھا جائے گا۔[4]

اصول 36: دوسروں کو بھی اچھائی کا راستہ بتاؤ!

مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ یعنی جس نے کسی خیر و بھلائی کے کام کی راہنمائی کی، اسے نیکی کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔[5]

اصول 37: یتیموں کی کفالت کرو!

اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَقَالَ بِاِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى یعنی میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، نائب مدیر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

طرح ہوں گے، آپ نے شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر بتایا۔[6]

اصول 38: غربا کا لحاظ کرو اور ان کی مدد کرو!

اِبْغُوْنِی فِی ضُعَفَائِکُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَ تُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ یعنی مجھے غریب لوگوں میں تلاش کرو، (کیونکہ میں انہی میں رہتا ہوں) بلاشبہ تمہیں اپنے کمزوروں کی وجہ ہی سے رزق دیا جاتا ہے اور (دشمن کے خلاف) تمہاری مدد کی جاتی ہے۔[7]

اصول 39: برائی کو صرف لوگوں کے سامنے ہی نہیں بلکہ تنہائی میں بھی بُرا جانو اور اس سے بچو!

اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِی صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ یعنی نیکی حُسنِ اَخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تم یہ ناپسند کرو کہ لوگوں کو اس کی خبر ہو۔[8]

اصول 40: ماں باپ کے حقوق ادا کرو!

رَغِمَ اَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ یعنی اس کی ناک خاک آلود ہو، پھر اس کی ناک خاک آلود ہو، پھر اس کی ناک خاک آلود ہو۔ پوچھا گیا: یارسولَ اللہ! کس کی؟ آپ نے فرمایا: جس کے پاس اس کے والدین میں سے کسی ایک یا دونوں کو بڑھاپا آیا پھر وہ (ان کی خدمت نہ کرکے) جنّت میں داخل نہ ہو سکا۔[9]

اصول 41: چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کی عزّت کرو!

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيْرِنَا یعنی جس نے ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کی اور ہمارے بڑوں کی عزت و شرف کو نہ پہچانا وہ ہم میں سے نہیں۔[10]

اصول 42: باہمی محبت بڑھانا چاہتے ہو تو سلام پھیلاؤ!

لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ یعنی تم جنّت میں داخل نہیں ہوگے جب تک تم مؤمن نہ بن جاؤ، اور تم (کامل) مؤمن نہیں بن سکتے جب تک کہ باہم محبت نہ کرنے لگ جاؤ۔ کیا میں تمہیں وہ کام نہ بتاؤں جس کے کرنے سے تمہارے اندر ایک دوسرے کی محبت پیدا ہو جائے، آپس میں سلام کو رواج دو۔[11]

اصول 43: اخلاقیات، صبر اور تہذیب کا لحاظ رکھو!

لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ یعنی جو رخساروں کو پیٹے، گریبان پھاڑے اور جاہلانہ چیخ و پکار کرے وہ ہم میں سے نہیں۔[12]

اصول 44: آسانیاں پیدا کرو، مشکلیں نہ بڑھاؤ!

يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا یعنی آسانی کرو تنگی نہ کرو۔[13]

اصول 45: خوشیاں پھیلاؤ، متنفر نہ کرو!

بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا یعنی خوشخبری دو اور لوگوں کو متنفر نہ کرو۔[14]

اصول 46: فطرتی امور کو اختیار کرو!

اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْآبَاطِ یعنی پانچ کام فطرت سے ہیں: ختنے کروانا، زیرِ ناف بال صاف کرنا، مونچھیں کترنا، ناخن تراشنا اور بغلوں کے بال اکھاڑنا۔[15]

اصول 47: لین دین میں نرمی اپناؤ!

رَحِمَ اللهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرٰى وَاِذَا اقْتَضٰى یعنی اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو خرید و فروخت اور اپنے حق کا مطالبہ کرتے وقت نرمی سے کام لیتا ہے۔[16]

---

(1) مسلم، ص1069، حدیث:6576 (2) بخاری، 2/489، حدیث:3559 (3) ترمذی، 2/386، حدیث:1165 (4) بخاری، 1/309، حدیث:893 (5) مسلم، ص809، حدیث:4899 (6) بخاری، 4/101، حدیث:6005 (7) ترمذی، 3/268، حدیث:1708 (8) مسلم، ص1061، حدیث:6516 (9) مسلم، ص1060، حدیث:6511 (10) ترمذی، 3/369، حدیث:1927 (11) مسلم، ص51، حدیث:54 (12) بخاری، 1/439، حدیث:1297 (13) بخاری، 1/42، حدیث:69 (14) بخاری، 1/42، حدیث:69 (15) بخاری، 4/75، حدیث:5891 (16) بخاری، 2/12، حدیث:2076۔

مولانا ابو واصف عطّاری مَدَنی*

محبت کیوں اور کس سے؟

حقیقی محبت ایسی منزل ہے جہاں شائقین پہنچنا چاہتے ہیں، یہ دِلوں کی خوراک، روحوں کی غذا، اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، یہ وہ زندگی ہے جس سے محروم شخص مُردوں میں شمار ہوتا ہے، یہ وہ نور ہے جس نے اسے کھو دیا وہ اندھیروں میں بھٹکتا پھرتا ہے، یہ ایسی شفا ہے جس سے محروم رہنے والے کے دل میں تمام بیماریاں ڈیرہ ڈال لیتی ہیں، یہ وہ لذّت ہے جو اسے پانے میں کامیاب نہ ہوا اس کی ساری زندگی غموں اور تکالیف میں گزرتی ہے، یہ ایسا نشہ ہے جس میں مبتلا ہونے والا محبوب کو دیکھ کر ہی ہوش میں آتا ہے، یہی تو ہے جو ایمان، اعمال، مقامات اور احوال کی روح ہے، اگر ان سے محبت نکل جائے تو یہ سب بے روح کے اجسام کی مانند رہ جائیں۔

محبت کیا ہے؟ کسی نے کہا: محبوب موجود ہو یا غائب بہر صورت اس کی موافقت کرنا محبت ہے۔ کوئی کہتا ہے: محبت کرنے والے کی صفات مٹ جائیں اور محبوب کی ذات وصفات میں فنا ہو جائیں، یہ ہے محبت۔ کوئی بولا: اپنی طرف سے زیادہ کو کم اور محبوب کی جانب سے کم کو زیادہ سمجھنا محبت ہے۔ کسی کے نزدیک محبت یہ ہے کہ اپنی چھوٹی سی غلطی کو بڑا اور اپنی اطاعت کو کم سمجھنا۔ کسی نے بتایا: اطاعت اپنانا اور مخالفت چھوڑ دینا محبت ہے۔ ایک نے تو یہاں تک فرمایا: تو اپنا سب کچھ اپنے محبوب کو دے دے اور تیرے لئے کچھ بھی نہ بچے، مطلب اپنا ارادہ، جان مال، وقت سب کچھ محبوب کے سپرد کر دے بس یہی محبت ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے: دل سے اپنے محبوب کے علاوہ ہر کسی کی یاد مٹا دے۔ ایک عاشق نے تو انتہا کر دی، بولے: محبت یہ ہے کہ تجھے اپنے محبوب کے متعلق یہ غیرت ہو کہ تجھ جیسا آدمی اس سے محبت کرتا ہے، مطلب تو خود کو حقیر جانے اور کمتر سمجھے، یا یہ سمجھے کہ تجھ جیسا شخص اس محبوب سے محبت کرنے والوں میں شامل ہے۔ کسی نے اہلِ محبت کو یہ بتایا: تمہارا مکمل طور پر کسی چیز کی طرف مائل ہونا پھر اس کو اپنے نفس، روح اور مال پر ترجیح دینا پھر ظاہر و باطن میں اس کی موافقت کرنا اور پھر بھی سمجھنا کہ تم نے اس کی محبت میں کوتاہی کی ہے، یہ ہے محبت و عشق۔

محبت کیوں ہوتی ہے؟ وجہ کیا ہے؟ سبب کیا ہے؟ باعث کیا ہے؟ صورت حسین ہو تو محبت ہو جاتی ہے، اچھی آواز سے محبت ہو جاتی ہے، اچھے منظر سے محبت ہو جاتی ہے، کسی کی

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ تراجم، اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ، کراچی

طاقت اپنی محبت میں جکڑ لیتی ہے، کوئی احسان کر دے تو محبت ہو جایا کرتی ہے، کوئی جان بچالے، مشکل سے نکال دے، تنگی دور کر دے تو اس سے محبت ہو جاتی ہے، کبھی کسی کا علم و دانشوری بھی محبت میں گرفتار کرلیتے ہیں۔

پھر محبت کے تقاضے بھی ہیں صاحب! دل جانبِ محبوب محوِ سفر رہتا ہے، زبان ذکرِ محبوب سے تَر رہتی ہے، کیونکہ اس حقیقت میں کوئی دورائے نہیں کہ جس سے محبت ہو جائے اس کا ذکر کثرت سے کیا جاتا ہے، محبوب کی بات مانی جاتی ہے، اس کی موافقت کی جاتی ہے، جو محبوب کو اچھا نہ لگے اس سے کنارہ کرلیا جاتا ہے، محبوب کی ناپسندیدہ چیزیں چھوڑ دی جاتی ہیں، اور جس سے محبوب صاف منع کر دے اس سے تو بالکل منہ موڑنا پڑتا ہے ورنہ محبت میں جھوٹا قرار پاتا ہے، جب محبت ایسی مرغوب و معظم شے ہے تو کوئی پتھر دل بے ذوق و بے حس ہی ہو گا جو اسے نہ اپنائے، اور کیوں نہ اپنائے کہ یہ انسانی فطرت میں شامل ایک جذبے کا نام ہے، مختلف چیزیں انسان کو متأثر کرتی ہیں اور وہ ان سے محبت کرنے لگتا ہے۔

مگر ٹھہریئے! ذرا سوچئے! یہ کیسی محبت ہے جس نے بندے کو اپنے خالقِ حقیقی سے دور اور دین سے بیزار کر دیا ہے جس نے صحیح اور غلط کی پہچان مٹادی ہے جس نے معاشرتی اقدار کی جڑیں کھوکھلی کر دیں، جس نے ایک خوبصورت جذبہ کو نفسانی خواہشات کی تکمیل تک محدود کر دیا ہے، جس نے محبت کو زوجیت کے دائرے سے نکال کر ایک غیر فطری دائرے میں داخل کر دیا ہے، ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ دِلوں میں محبت کا سچا جذبہ پیدا کیا جائے مگر یہ کیا؟ محبت کے نام پر برائی اور بے حیائی کو فروغ دیا جانے لگا اسے محبت کہنا محبت کی توہین ہے محبت کے نام پر دَھبّہ ہے محبت کو بدنام کرنا ہے ہاں اسے نفس کو ”وقتی تسکین“ دینے اور ذہنی سکون کے ”مصنوعی حل“ کی ایک ناکام کوشش ضرور کہا جاسکتا ہے۔

حقیقی محبت تو یہ ہے کہ تم اپنے خالق و مالک ربِ کریم سے محبت کرو اپنے پیارے نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عشق کرو کہ جنہیں اپنی اُمّت سے بے مثال محبت ہے محبت ہو تو حضراتِ انبیائے کرام علیہم السّلام سے ہو محبت کرنی ہے تو اولیائے عظام سے کرو، صالحین سے کرو، متقی و پرہیز گاروں سے کرو، اپنے والدین سے کرو، بیوی بچّوں سے کرو، بہن بھائیوں سے کرو، دوست احباب سے کرو، غریبوں سے کرو یہی تو کام کی محبتیں ہیں برکت والی، رحمت والی، عافیت والی، سلامتی والی، خیر والی اور دنیا و آخرت میں فائدے والی ہیں۔

اس بابِ محبت میں حرفِ آخر کہہ دوں؟ تو سنو! محبت کا حقیقی اظہار عمل کا متقاضی ہے اللہ پاک اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ محبت ایمان و اطاعت سے پہچانی جاتی ہے والدین سے محبت ان کی خدمت میں پوشیدہ ہے اولاد سے محبت ان کی اعلیٰ تربیت میں پنہاں ہے اور انسانوں سے سچی محبت ہر دکھ سکھ میں ان کے کام آنے کا مطالبہ کرتی ہے۔ سچی محبت قربانی اور ایک دوسرے کی خیر خواہی کا مطالبہ کرتی ہے۔

شہرِ بغداد (دوسری اور آخری قسط)

مولانا محمد آصف اقبال عطّاری مَدَنی*

شہرِ بغداد کی بعض تاریخی مساجد منصور نے محل کی تعمیر کے بعد جامع مسجد بنائی مگر وہ سمتِ قبلہ سے ذرا ہٹی ہوئی تھی، خلیفہ ہارون رشید نے اسے گرا کر نئے سرے سے تعمیر کیا۔[1] عہدِ خلافت میں یہی مسجد بغداد کی جامع مسجد تھی۔ ملکہ زبیدہ نے دریائے دجلہ کے کنارے شاہی محلات کے قریب ایک مسجد بنوائی اور ایک شاندار مسجد شہر کے شمال میں اپنے محلے قطعیہ میں تعمیر کروائی۔ جبکہ تیسری صدی ہجری میں شہرِ بغداد میں تین لاکھ مساجد کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔[2]

شہرِ بغداد کے مدارس و مہمان خانے جب باقاعدہ مدارس کا دور شروع ہوا تو بغداد ہی اس میدان میں سب سے آگے تھا۔ جہاں النظامیہ اور المستنصریہ جیسے مدرسے قائم ہوئے اور ان کا اثر تمام مدارس کے طریقِ درس اور طرزِ تعمیر پر پڑا۔ تیس کے قریب دارُ العلوم تھے، جن میں سے ہر ایک کی اپنی اعلیٰ درجے کی عمارت تھی۔ انہیں چلانے اور طلبہ کے اخراجات پورے کرنے کیلئے بہت سے اوقاف اور موہوبہ جائدادیں موجود تھیں۔ سب سے زیادہ مشہور دارُ العلوم یہ تھے: 1 نظامیہ، جو 459 ہجری میں قائم ہوا 2 مدرسہ ابو حنیفہ، جو اسی سال قائم ہوا۔ یہ آج تک کلیۃ الشریعۃ کے نام سے موجود ہے 3 المستنصریۃ، جو 631 ہجری میں قائم ہوا اور عرصہ دراز تک جاری رہا 4 البشیریۃ، جو 653 ہجری میں قائم ہوا۔ مؤخّرُ الذکر دونوں مدارس میں چاروں مذاہب کی فقہ پڑھائی جاتی تھی۔ کچھ مزید مدارس بھی تھے، مثلاً: 5 مدرسۃ الاصحاب اور 6 مدرسۃ العصمتیہ 7 ایک عظیمُ الشان و یادگار مدرسہ شیخ ابو سعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ نے قائم فرمایا۔ آپ کے بعد اس مدرسہ کی باگ ڈور حضور شیخُ الاسلام و المسلمین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے سنبھالی، آپ حدیث، فقہ، تفسیر وغیرہ 13 علوم کی تدریس فرماتے تھے، حضور غوثِ اعظم سے اکتسابِ فیض کرنے والوں کی تعداد اتنی بڑھی کہ مدرسہ میں توسیع کرنی پڑی۔ آپ سے فیض پانے والے عُلَما، فقہا، صوفیا اور شاگردوں کی تعداد تقریباً ایک لاکھ ہے۔ 606 ہجری میں بغداد کے ہر محلے میں ایک مہمان خانہ (دار الضیافۃ) تعمیر کیا گیا تاکہ رمضان شریف میں غریبوں کو کھانا کھلایا جائے۔[3]

شہرِ بغداد اور عُلما و محدثین بغداد میں دو طرح کے مشائخ اور علما و محدثین ہیں ایک وہ جو باہر سے تشریف لائے، یہاں رہے پھر تشریف لے گئے یا اسی شہر میں وصال فرمایا اور دوسرے وہ جو یہیں پیدا ہوئے۔ ان کی تعداد بے شمار ہے، ہم یہاں بعض مشہور و معروف بزرگوں کا ذکر کرتے ہیں۔

1 حضرت یوشع بن نون علیہ السّلام، آپ اللہ کے نبی ہیں، حضرت یوسف علیہ السّلام کی اولاد سے ہیں، سورۂ کہف میں اشارۃً آپ کا ذکرِ خیر ہے۔ آپ کا مزارِ عالیشان بغداد شریف میں ہے، مشہور مجذوب بہلول دانا علیہ الرَّحمہ کا مزار بھی وہیں پاس میں ہے۔

2 امام موسیٰ کاظم اور امام ابو جعفر محمد تقی رحمۃ اللہ علیہما، فقہ و تصوف کے مجمعُ البحرین، طریقت کے پیشوا اور معرفت کے اعلیٰ

* فارغ التحصیل جامعۃُ المدینہ، شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

درجوں پر فائز ان بزرگوں نے اہلِ بغداد کو خوب فیضاب فرمایا اور بغدادِ معلّٰی ہی میں وصال فرمایا۔

3 کروڑوں حنفیوں کے پیشوا امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃُ اللہِ علیہ، آپ کوفہ میں پیدا ہوئے اور بغداد میں وصال فرمایا۔ مزار شریف اعظمیہ، بغداد کے خیزران نامی قبرستان میں ہے۔

4 حرمتِ قراٰن کے پاسبان، امام بخاری و امام مسلم کے استاد امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ، بغداد میں پیدا ہوئے، بہت سے اسلامی شہروں میں جاکر علم حاصل کیا اور وصال بغداد ہی میں ہوا، وہیں مدفون ہیں۔

5 امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام ابن ماجہ، امام ابوداؤد رحمۃُ اللہِ علیہم۔ عالَمِ اسلام کے ان عظیم محدثین نے تحصیلِ علم کی خاطر بے شمار بار بغدادِ معلّٰی کا سفر کیا اور یہاں کے مشہور علمائے کرام کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔ امام ابوداؤد رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی مشہور کتاب "السنن" یہیں لکھی۔

6 شیخ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ، مقامِ کَرخ بغداد میں پیدا ہوئے، امام علی رضا اور امامِ اعظم ابوحنیفہ سے اکتسابِ علم کیا۔ مزارِ اقدس بغدادِ معلّٰی میں ہے۔ بقولِ اہلِ بغداد آپ کی قبر شریف حاجتیں پوری ہونے کے لئے آزمودہ ہے۔

7 سلسلہ قادریہ کے عظیم بزرگ اور گروہِ صوفیا کے سردار حضرت جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کے آباء و اجداد کا اصل وطن نَہاوَنْد ہے مگر آپ کی پیدائش و پرورش عراق میں ہوئی، یہیں بغداد میں وصال فرمایا۔ مزارِ اقدس شونیزیہ بغداد میں ہے۔

8 حجۃُ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ، آپ 484 ہجری میں بغداد کے مشہور مدرسہ نظامیہ کے شیخ الجامعہ (وائس چانسلر) بنائے گئے۔ چار سال تدریس و تصنیف کے بعد بغداد سے تشریف لے گئے۔

9 پیرانِ پیر، قطبِ ربانی، شیخ عبدُ القادر جیلانی حضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ۔ آپ عراق کے جیلان نامی گاؤں میں پیدا ہوئے اور نوعمری میں ہی بغداد تشریف لے گئے اور اپنے وصال تک وہیں رہے، آپ کا مزارِ پُرانوار مَرجعِ خلائق ہے۔

10 شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃُ اللہِ علیہ، آپ کی پیدائش ایرانی صوبہ زنجان کے شہر سہرورد میں ہوئی۔ جوانی میں بغداد تشریف لے آئے، مدرسہ نظامیہ میں تعلیم پائی، امام بیہقی، خطیب بغدادی اور امام قشیری رحمۃُ اللہِ علیہم سے احادیث سنیں اور شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ سے فیضاب ہوئے۔ مزار شریف بغداد میں ہے۔

11 مثنوی شریف کے مصنف مولانا جلالُ الدّین رومی رحمۃُ اللہِ علیہ پیدا تو بلخ میں ہوئے مگر آپ کی علمی نشوونما بغداد کے مدرسہ مستنصریہ میں ہوئی۔

تاتاریوں کی بغداد پر یلغار 656 ہجری میں چنگیز خان کے پوتے "ہلاکو خان" نے شہرِ بغداد پر ایک بڑی فوج کے ساتھ حملہ کیا، اس وقت خاندانِ عباسیہ کا آخری خلیفہ مُعْتَصِم بِاللہ مسندِ خلافت پر مُتَمَکِّن تھا، منگولوں کا حملہ اتنا سخت تھا کہ شاہی فوج اس کا مقابلہ نہ کرسکی، حملہ آوروں نے بڑی تباہی مچائی، لاکھوں لوگوں کو شہید کردیا، مسجدیں، مدرسے، لائبریریاں تباہ و برباد کردیں اور شاہی عمارتوں کو جلاڈالا۔

شہرِ بغداد اور امام احمد رضا خان اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے بزرگوں اور ان سے منسوب اشیا کا بہت ہی ادب کیا کرتے تھے۔ حضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے شہر **"بغدادِ معلّٰی"** کا اس قدر ادب کرتے تھے کہ آپ کو چھ سال کی عمر میں ہی بغداد شریف کی سمت معلوم ہوگئی تھی پھر زندگی بھر اس شہر کی طرف پاؤں نہ پھیلائے۔ سمتِ قبلہ کا احترام تو آدابِ قبلہ میں شامل ہے مگر سمتِ مرشد کا ادب بارگاہِ عشق کا حصّہ ہے۔(4) آپ کی شاعری میں بھی شہرِ بغداد کا ذکرِ خیر ملتا ہے، چند اشعار ملاحظہ کیجئے:

حرم و طیبہ و بغداد جدھر کیجئے نگاہ
جَوت پڑتی ہے تِری نور ہے چھنتا تیرا

میری قسمت کی قَسم کھائیں سگانِ بغداد
ہند میں بھی ہوں تو دیتا رہوں پہرا تیرا

ساقی سُنادے شیشۂ بغداد کی ٹپک
مہکی ہے بُوئے گُل سے مدامِ ابُوالحسین (5)

---

(1) تاریخ بغداد، 1/ 122 ماخوذاً (2) اردو دائرہ معارف اسلامیہ، 4/ 648، 646 (3) ابن بطوطہ، 1/ 105- الوافی بالوفیات، 2/ 393- المنتظم، 18/ 173- مراۃ الجنان، 3/ 267- اردو دائرہ معارف اسلامیہ، 4/ 651، 657، 659، 662 (4) تذکرہ امام احمد رضا، ص3 ماخوذاً (5) حدائق بخشش، ص18، 21، 115۔

(چھٹی اور آخری قسط)

درجات بلند کروانے والی نیکیاں

مولانا محمد نواز عطاری مدنی*

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! درجات کی بلندی کا سبب بننے والی چند نیکیوں کا تذکرہ گزشتہ 5 قسطوں میں پیش کیا جاچکا ہے، مزید کچھ کا ذکر ملاحظہ کیجئے:

درجات، بخشش اور عزت والا رزق اللہ پاک نے اپنے پاکیزہ کلام قراٰنِ مجید فرقانِ حمید میں کامل ایمان والوں کے یہ پانچ اوصاف بیان فرمائے ہیں: جب اللہ پاک کو یاد کیا جائے تو اُن کے دل ڈر جاتے ہیں، اللہ پاک کی آیات سن کر اُن کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے، وہ اپنے ربِّ کریم پر ہی بھروسا کرتے ہیں، نماز قائم رکھتے ہیں اور اللہ پاک کے دیئے ہوئے رزق میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اس کے بعد اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّاؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌۚ(۴) ﴾ ترجمۂ کنزُ العرفان: یہی سچے مسلمان ہیں، ان کے لیے ان کے رب کے پاس درجات اور مغفرت اور عزت والا رزق ہے۔ (پ9، الانفال:4)

بلندیِ درجات سے متعلق 2 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

1 نبیوں کے درجے سے ایک درجہ کم جسے اس حالت میں موت آئے کہ وہ اسلام کو زندہ کرنے کی نیت سے علم سیکھ رہا ہو، تو جنّت میں اس کے اور نبیوں علیہمُ الصّلوٰۃ والسّلام کے درمیان بس ایک ہی درجے کا فاصلہ ہوگا۔ (سنن دارمی، 1/112، حدیث:354) حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: ظاہر یہ ہے کہ اس سے مراد وہ طالبِ علم ہے جو عالمِ دین نہ بن سکا پہلے ہی موت آگئی جب اس کی یہ فضیلت ہے تو علمائے دین کا کیا پوچھنا یا اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو عالمِ دین ہیں مگر علم سے سیر نہیں ہوتے ہمیشہ مطالعہ، کتب، صحبتِ علما سے اپنا علم بڑھاتے رہتے ہیں اور ہمیشہ اپنے کو طالبِ علم سمجھتے رہتے ہیں اور یہ سب کچھ خدمتِ دین کی نیت سے کرتے ہیں، انہیں انبیاء (علیہمُ الصّلوٰۃ والسّلام) سے بہت قُرب نصیب ہوگا کہ اعلیٰ علّیین میں وہ حضرات (یعنی انبیائے کرام ہوں گے اور) ان کے نیچے یہ علماء کیونکہ یہ دنیا میں وارثینِ انبیاء تھے۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/240 ملخصاً)

2 شہیدوں کے درجے سے ایک درجہ کم جو عورت خدا کی اطاعت کرے اور شوہر کا حق ادا کرے اور اسے نیک کام کی یاد دلائے اور اپنی عِصْمَت (پاک دامنی) اور شوہر کے مال میں خیانت نہ کرے تو اس عورت اور شہیدوں کے درمیان جنّت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا، پھر اس کا شوہر باایمان نیک خُو (یعنی اچھی عادت و خصلت والا) ہے تو جنت میں وہ اس کی بی بی ہے، ورنہ شہدا میں سے کوئی اس کا شوہر ہوگا۔ (معجم کبیر، 24/16، حدیث:28، بہار شریعت، 2/101) اللہ کریم ہمیں درجات کی بلندی کے لئے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خاتَمِ النّبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ
اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ، کراچی

حضرت اَبان بن سعید رضی اللہ عنہ

مولانا عدنان احمد عطّاری مَدَنی*

حضرت سیّدُنا اَبان بن سعید بن عاص اُمَوی قُرَشی رضی اللہ عنہ جلیلُ القدر صحابی، کاتبِ وحی اور اُمَوی خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔[1] آپ کی زندگی کو قبولِ اسلام سے پہلے اور بعد دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ **اسلام سے نفرت** حضرت ابان بن سعید کے 7 بھائی تھے جن میں سے 5 نے اسلام قبول کیا۔[2] 2 بھائی حضرت خالد بن سعید اور حضرت عَمرو بن سعید رضی اللہ عنہما بہت پہلے اسلام لاکر (کفار کے ظلم و ستم سے بچنے کے لئے) حبشہ کی طرف ہجرت کرچکے تھے، 3 ہجری غزوۂ بدر میں حضرت ابان بن سعید کفّار کی جانب سے لڑے، اسی غزوہ میں ایک کافر بھائی عاص کو شیرِ خدا حضرت مولا علی نے اور دوسرے کافر بھائی عبیدہ کو حضرت زبیر بن عوّام نے قتل کیا، حضرت ابان کی قسمت میں دولتِ ایمان لکھی تھی اس لئے زندہ بچ نکلنے میں کامیاب ہوگئے۔ غزوۂ بدر کے بعد آپ کے بھائی حضرت خالد اور عَمر و رضی اللہ عنہما نے آپ کو ایک خط لکھا اور اسلام کی دعوت دی، لیکن آپ یہ خط پڑھ کر بہت غصہ ہوئے اور کہنے لگے: میں اپنا آبائی دین کبھی نہیں چھوڑوں گا۔[3] **اسلام لانے کا سبب** حضرت ابان رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان میں سخت نازیبا کلمات کہا کرتے اور ناراض ہوکر اپنے دانت پیسا کرتے تھے لیکن ایک واقعے نے آپ کی زندگی کا رُخ پھیر دیا، آپ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں تجارت کی غرض سے ملکِ شام گیا اور ایک سال وہاں قیام کیا، ایک رات دیکھا کہ نصرانیوں نے اپنی عبادت گاہوں اور گرجاگھروں کو خوشبو سے مہکانا شروع کردیا اور عمدہ عمدہ کھانے بنانے اور کپڑے پہننے میں مصروف ہوگئے، میں نے کسی سے پوچھا: یہ کیا معاملہ ہے؟ اس نے جواب دیا: یہاں ایک ”بُکا“ نامی راہب (ایک پہاڑ پر عبادت میں مصروف) رہتا ہے، 40 سال سے وہ زمین پر نہیں اُترا اور نہ کسی نے اس کا چہرہ دیکھا ہے، آج کی رات وہ نیچے اتر کر آئے گا اور 40 راتیں ہماری عبادت گاہوں اور گرجاگھروں میں ٹھہرے گا۔ اگلا دن آیا تو وہ راہب پہاڑ سے نیچے اترا، سب لوگ اپنے گھروں سے نکل کر اس کے گرد جمع ہوگئے، میں نے دیکھا کہ وہ ایک بوڑھا مرد ہے، کچھ دنوں بعد میں اس راہب کے پاس گیا اور کہا: میرا تعلق قبیلۂ قریش سے ہے، ہمارے یہاں ایک مرد کا کہنا ہے کہ انہیں اللہ نے بھیجا ہے جس طرح اللہ نے حضرت موسیٰ و عیسیٰ کو بھیجا ہے، اس نے پوچھا: تمہارا شہر کہاں ہے؟ میں نے کہا: تِہامہ کا شہر مکہ ہے، پوچھا: شاید تم عرب کے تاجر ہو؟ کہا: ہاں! پھر پوچھا: تمہارے اس صاحب کا کیا نام ہے؟ کہا: محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم)، پوچھا: کیا پہلے میں تمہیں ان کے اوصاف نہ بتاؤں پھر تم مجھے ان کے بارے میں بتانا؟ میں نے کہا: ٹھیک ہے، اس نے پوچھا: (اعلانِ نبوت کئے ہوئے) ان کو کتنا عرصہ ہوچکا ہے؟ میں نے کہا: 20 سال یا اس سے کچھ کم۔ پوچھا: (اعلانِ نبوت کے وقت) وہ 40 سال کے تھے؟ کہا: ایسا ہی ہے! **پیارے**

مقامِ اَجْنادین

*سینیئر استاذ، مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

آقا کے اوصاف اس نے کہا: ان کے بال گھنگھریالے نہیں ہیں، چہرہ حسین ہے، قد معتدل ہے، ہتھیلیاں گوشت سے پُر ہیں، دونوں آنکھوں میں سُرخی (یعنی سُرخ ڈورے) ہیں، جس شہر میں تھے اس میں جنگ و مقابلہ نہیں کیا، ہجرت کے بعد جنگ کر کے کامیابی و کامرانی پائی، ان کے ساتھیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اور دشمن کم ہو رہے ہیں، ساری باتیں سن کر میں نے کہا: اللہ کی قسم! تم نے ان کی حالت اور معاملات بیان کرنے میں ایک بھی غلطی نہیں کی، اب تم مجھے بتاؤ کہ وہ کون ہیں؟ اس نے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ میں نے کہا: ابان، پوچھا: تم ان کی تصدیق کرتے ہو یا ان کو جھٹلاتے ہو؟ کہا: جھٹلاتا ہوں، یہ سن کر اس نے میری کمر پر نرمی سے تھپڑ مارا اور پوچھا: کیا وہ اپنے ہاتھ سے خط لکھتے ہیں؟ کہا: نہیں، راہب نے کہا: اللہ کی قسم! وہ اس اُمّت کے نبی علیہ السّلام ہیں، وہ ضرور تم سب پر غالب آجائیں گے، پھر عرب پر فتح یاب ہو جائیں گے پھر روئے زمین پر ان (کے دین) کی بالادستی ہو جائے گی، اس کے بعد راہب باہر نکلا اور یہ کہتا ہوا اپنی عبادت گاہ میں چلا گیا: اس نیک مرد کو میرا اسلام پہنچا دینا۔ اس واقعہ نے آپ کے دل و دماغ میں ہلچل پیدا کر دی، مکہ لوٹ کر آپ نے پھر کبھی نبیِّ کریم کے بارے میں سخت کلامی نہ کی۔[4] صلحِ حُدیبیہ سے پہلے حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قاصد بن کر قریش کے پاس آئے تو قریش نے ان کی بات ماننے سے انکار کیا اور وہاں سے چلے جانے کو کہا، یہ دیکھ کر آپ نے حضرت عثمان سے کہا: خوش آمدید! آپ مکہ میں جہاں چاہتے ہیں جایئے آپ امان میں ہیں، پھر گھوڑے سے اترے اور حضرت عثمان کو گھوڑے پر بٹھایا اور خود حضرت عثمان کے پیچھے بیٹھ گئے اس طرح حضرت عثمان مکے میں داخل ہو گئے۔[5] **قبولِ اسلام** کچھ دنوں بعد آپ کے بھائی حضرت خالد اور عَمرو رضی اللہُ عنہما ایک سفینے میں بیٹھ کر حبشہ سے روانہ ہوئے یمن کے راستے میں ساحلِ سمندر کے قریب دونوں بھائیوں نے ایک مرتبہ پھر آپ کو قبولِ اسلام کے لئے خط بھیجا، مکتوب ملنے کے بعد آپ کفر کی تاریکیوں سے نکل آئے اور مدینے میں اپنے بھائیوں سے جا ملے، پھر تینوں بھائی خیبر کے مقام پر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گئے۔[6] یاد رہے کہ صلحِ حدیبیہ 6 ہجری ماہِ ذیقعد میں ہوئی اور 2 ماہ بعد ماہِ محرّم میں فتحِ خیبر مسلمانوں کے حصے میں آئی، آپ اس دوران ہی اسلام لائے تھے۔[7] **اہلِ مکّہ کی حالت** حضرت اَبان بن سعید جب حاضر خدمت ہوئے تو رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پوچھا: اے ابان! تم نے اہلِ مکہ کو کیسی حالت میں چھوڑا؟ آپ نے عرض کی: ان لوگوں سے اس حالت میں جدا ہوا کہ ان کی زمین پر بارش برس چکی تھی، میں نے اِذْخر (نامی گھاس) کو اس طرح چھوڑا کہ اس کی کثرت و بُہتات ہو چکی تھی، میں مکے کی ثُمام (نامی گھاس) سے یوں الگ ہوا کہ وہ نکل چکی تھی، یہ سُن کر رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں، فرمایا: میں تم سب سے زیادہ فصیح ہوں پھر میرے بعد (زیادہ فصیح) ابان ہے۔[8] **غزوات** آپ نے غزوۂ خیبر میں بھی حصہ لیا،[9] نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے غزوۂ طائف سے واپسی پر ایک صحابی حضرت وَرْدَان رضی اللہُ عنہ کو آپ کے سپرد کر دیا تاکہ آپ ان کے اَخراجات اٹھائیں اور ضروری اشیا انہیں مہیا کریں اور ساتھ ساتھ انہیں قراٰنِ پاک بھی سکھائیں۔[10] سن 9 ہجری حج کے بعد جب لوگ واپس مدینے آئے تو نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو بحرین پر صدقات کی وصولی کیلئے عامل مقرر کر کے بھیجا۔[11] **مدینے واپسی** نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رِحلت کے بعد آپ خود اپنے عہدے سے دست بردار ہو کر مدینے تشریف لے آئے۔[12] **شہادت** ایک قول کے مطابق سن 13 ہجری جمادی الاولیٰ میں رونما ہونے والے معرکۂ اَجْنادَین میں آپ نے شہادت پائی،[13] دورانِ جنگ ایک تیر آپ کو آکر لگا تو آپ نے اسے کھینچ کر نکال لیا پھر اپنا عمامہ زخم پر لپیٹ لیا، بھائیوں نے آپ کو اٹھایا تو کہا: میرا عمامہ میرے زخم سے مت کھولنا اگر تم نے کھول دیا تو میری جان چلی جائے گی، زخم دیکھنے کے لئے جب عمامہ کھولا گیا تو آپ کی روح جسدِ خاکی کو چھوڑ کر عالَمِ بالا کی جانب روانہ ہو گئی۔[14]

---

(1) اسد الغابہ، 1/58 (2) الاستیعاب، 1/159 (3) طبقات الکبیر لابن سعد، 5/9 (4) تاریخ ابن عساکر، 6/128 ملخصاً (5) مغازی للواقدی، ص 601 ملخصاً- اسد الغابہ، 1/59 (6) الطبقات الکبیر لابن سعد، 5/10 (7) اسد الغابہ، 1/58 (8) غریب الحدیث للخطابی، 1/494- معجم ابن الاعرابی، ص 1116، حدیث: 2408 (9) اسد الغابہ، 1/59 (10) الاصابہ، 6/474 (11) الطبقات الکبیر لابن سعد، 5/10 (12) الطبقات الکبیر لابن سعد، 5/11 ملخصاً (13) الاستیعاب، 1/160 (14) تاریخ ابن عساکر، 6/138- الاکتفاء للکلاعی، 2/204۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مَدَنی*

جُمادَی الاُولیٰ اسلامی سال کا پانچواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، عُلمائے اسلام اور اَولیائے عظام کا وصال ہوا، ان میں سے 87 کا مختصر ذکر ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُولیٰ 1438ھ تا 1443ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے، مزید 11 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان

1 مجاہدِ کبیر حضرت ضرار بن اَزْوَر اَسدی کوفی رضی اللہُ عنہ فطری طور پر بہادر و شجاع اور شاعر تھے، آپ ایک ہزار اونٹوں کو چھوڑ کر بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر اسلام لے آئے، جنگِ یمامہ اور فتوحاتِ شام میں بے جگری سے لڑے، ایک قول کے مطابق جنگِ اجنادین (27 جُمادَی الاُولیٰ 13ھ) میں شہادت کی سعادت پائی۔ اپنے زمانے کی شجاع و بہادر اور شاعرہ و مجاہدہ خاتون حضرت خَولہ بنتِ اَزور اسدیہ رضی اللہُ عنہا آپ کی بہن تھیں۔[1]

2 راکبُ المہاجر حضرت عِکرمہ بن ابوجہل قرشی مخزومی رضی اللہُ عنہ فتحِ مکہ کے بعد ایمان لائے، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بنو ہوازن کی جانب انہیں زکوٰۃ لینے کے لئے بھیجا، زمانۂ خلافتِ صدیقی میں مرتدین کی سرکوبی اور بعد میں فتوحاتِ شام میں مصروف ہوگئے، ان کی شہادت 62 سال کی عمر میں جنگِ اجنادین یا جنگِ یرموک میں ہوئی۔[2]

اولیائے کرام رحمہمُ اللہُ السّلام

3 حضرت شیخ سیّد عبدالقادر بن سیّد محمد جیلانی دِمشقی رحمۃُ اللہِ علیہ نبیرۂ غوثُ الاعظم حضرت شیخ سیّد ابوصالح نصر جیلانی کے خاندان سے ہیں، آپ حُسنِ ظاہری و باطنی کے جامع، حُسنِ اَخلاق کے مالک اور مرکزِ علم و عرفان تھے، آپ نے 27 جمادی الاولیٰ 730ھ کو وصال فرمایا، تدفین جبلِ قاسیون دِمشق شام میں حضرت ابراہیم ارموی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار کے پاس ہوئی۔[3]
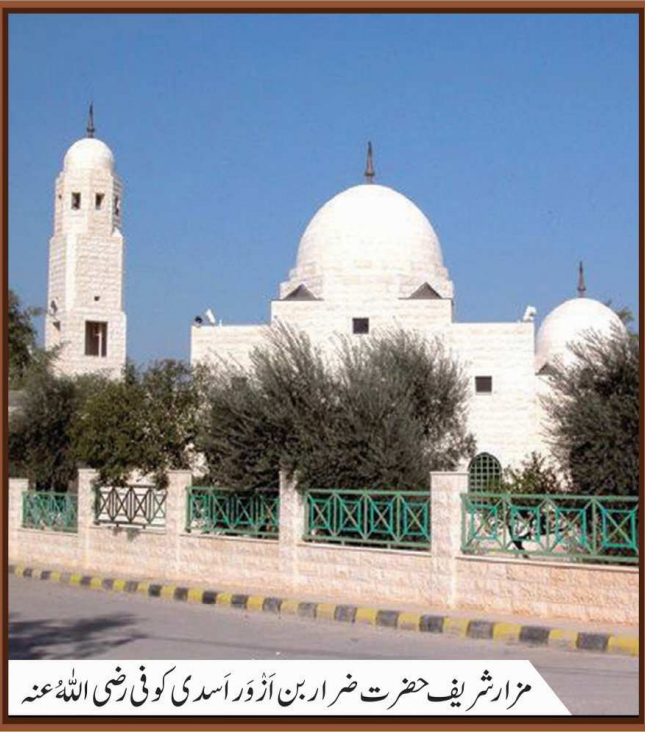
مزار شریف حضرت ضرار بن اَزْوَر اَسدی کوفی رضی اللہُ عنہ

4 رؤسُ الاولیاء حضرت سیّد عبدُ اللہ المعروف شاہ سکندر قادری کیتھلی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت ماہِ رمضان 959ھ کو کیتھل میں ہوئی اور یہیں 10 جمادی الاولیٰ 1025ھ کو وصال فرمایا، روضۂ مبارک شاہراہ کرنال پر واقع تالاب بدھ کیار کے مشرقی کنارے پر ہے۔ آپ حضرت سیّد کمال کیتھلی بغدادی کے پوتے، کثیرُ المجاہدہ، شاہِ شاہاں، محبوبِ الٰہی اور خاندانِ غوثیہ کے حقیقی وارث تھے۔[4]

5 پیرِ طریقت حضرت شاہ خوب اللہ محمد یحییٰ اِلٰہ آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1080ھ مطابق 1670ء کو اِلٰہ آباد میں ہوئی اور یہیں جُمادَی الاولیٰ 1143ھ کو وصال فرمایا، آپ عالِمِ باعمل، صاحبِ تقویٰ اور حضرت شیخ محمد افضل اِلٰہ آبادی کے بھتیجے، شاگرد، مرید، خلیفہ وجانشین تھے۔[5]

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس
المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

مزارِ شریف حضرت شاہ سکندر کیتھلی رحمۃُ اللہِ علیہ

مزارِ شریف حضرت شاہ عبدُ القادر بدایونی رحمۃُ اللہِ علیہ

(6) چشم و چراغ خاندانِ غوث الاعظم حضرت پیر علّامہ سیّد غلام حسن قادری اورنگ آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ جیّد عالمِ دین، بڑے بزرگ اور ولیِّ کامل ہیں، اورنگ آباد میں علم و ارشاد کا عَلَم بلند کیا، کثیر لوگوں نے ظاہری و باطنی فوائد حاصل کئے، 27 جمادی الاولیٰ 1171ھ کو وصال فرمایا، مزار دیوڑھی بازار نزد کالا دروازہ اورنگ آباد مہاراشٹر ہند میں ہے۔[6]

(7) قدوۃُ السّالکین حضرت سیّد رجب علی حسنی حسینی رحمۃُ اللہِ علیہ ہنزہ نگر گلگت کے ساداتِ گیلانیہ میں پیدا ہوئے، ابتدا میں فوج میں ملازمت کی، پھر تصوف کی جانب مائل ہوئے، دربارِ غوث الاعظم، دربارِ بری امام سرکار اور کئی مقامات پر مجاہدے کئے، پھر روحانی اشارے پر حضرت سائیں سلطان ٹکا قادری سے مرید ہوکر خلافت حاصل کی، کافی عرصہ کوہِ مری کی ایک مسجد کے مؤذن رہے اور 11 جمادی الاولیٰ 1387ھ کو وصال فرمایا، مزار رجب آباد، دھوبی گھاٹ مری (ضلع راولپنڈی) میں ہے۔[7]

عُلَمائے اسلام رحمہمُ اللہُ السّلام

(8) حضرت شیخ ابواسحاق ابراہیم بن احمد تنوخی بعلی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 709ھ میں ہوئی، آپ دِمشق کے رہنے والے تھے مگر قاہرہ میں مقیم ہوگئے، قاہرہ حجاز کے عُلما سے استفادہ کیا، قراءت و فقہ اور تدریس میں آپ کا مقام بہت بلند ہے، آپ نے جمادی الاولیٰ 800ھ میں وصال فرمایا، کثیر عُلَما نے آپ سے استفادہ کیا۔[8]

(9) شمسُ المِلّت والدّین حضرت شیخ محمد بن علاء الدین بابلی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت بابل (صوبہ منوفیہ) مصر میں 1000ھ اور وفات 25 جمادَی الاُولیٰ 1077ھ کو قاہرہ میں ہوئی، آپ حافظُ الحدیث، مسندُ العصر، فقیہِ شافعی، استاذُ الحرمین والمصر، مدرس و مرشد، عبادت گزار، حُسنِ اخلاق کے پیکر اور سوز و گداز کے ساتھ کثرت سے تلاوتِ قراٰن کرنے والے تھے۔[9]

(10) تاجُ الفحول، محبِّ رسول حضرت علّامہ شاہ عبدُ القادر بدایونی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 17 رجب 1253ھ کو اور وصال 18 جُمادَی الاُولیٰ 1319ھ کو ہوا، خانقاہِ قادریہ بدایوں شریف میں تدفین ہوئی۔ آپ جیّد عالمِ دین، شیخُ الاسلام، شیخِ طریقت، ولیِّ کامل، کئی کُتب کے مصنّف اور مرجعِ خلائق تھے، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ ان کی علمیت سے بہت متاثّر تھے۔[10]

(11) استاذُ العلماء حضرت مولانا قاضی مفتی غلام محمد جھنڈیالوی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1290ھ کو جھنڈیال (تحصیل فتح جنگ ضلع اٹک) میں ہوئی اور 13 جُمادَی الاولیٰ 1386ھ کو وصال فرمایا۔ آپ جید عالمِ دین، مدرسِ درسِ نظامی، مرید قبلۂ عالَم پیر مہر علی شاہ، اسلامی شاعر، بانیِ مدرسہ منبع العلوم جھنڈیال اور کچھ عرصہ جامعہ نعمانیہ لاہور میں مدرس رہے۔ تین جلدوں پر مشتمل فتاویٰ (غیر مطبوعہ) یادگار ہے۔[11]

---

(1) اسد الغابہ، 3/52- الاعلام للزرکلی، 2/325، 3/215 (2) الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 3/190 (3) اتحاف الاکابر، ص397 (4) بزرگان کیتھل، ص85 تا 87 (5) ملت راجشاہی، ص92، 93 (6) تذکرۃ الانساب، ص109 (7) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 1/643 (8) الدرر الکامنۃ، 1/11، 12 (9) الاعلام للزرکلی، 6/270- خلاصۃ الاثر، 4/39، 42 (10) تذکرہ اکابرِ بدایوں، ص38 تا 42- تذکرہ علمائے اہلِ سنّت، ص125 تا 127 (11) تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع اٹک، ص176۔

مفتی محمد صاحبداد جمالی رحمۃُ اللہِ علیہ

قمرالدین عطاری*

ولادت استاذُ العلماء عمدۃُ الفقہاء مفتیِ اعظم پاکستان مفتی محمد صاحبداد جمالی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 14 اپریل1898ء مطابق 1316ھ کو بمقام لونی ضلع سِبّی بلوچستان میں ہوئی۔ مفتی صاحب کا تعلق جمالی بلوچ قبیلے سے تھا اور آبائی وطن جھوک سید قاسم شاہ تحصیل بھاگ، ڈویژن قلات اور صوبہ بلوچستان ہے۔[1]

تعلیم وتربیت حضرت مفتی محمد صاحبداد جمالی رحمۃُ اللہِ علیہ نے قراٰنِ پاک سِبّی میں حضرت خواجہ سید خواج محمد شاہ صاحب کاظمی رحمۃُ اللہِ علیہ سے پڑھا پھر ایک استاد سے عربی اور فارسی کی ابتدائی تعلیم اور پھر سندھ کے مختلف مدارس میں درسِ نظامی کی تعلیم حاصل کی۔ 1334ھ میں اعلیٰ تعلیم کے لئے شکارپور کی نامور دینی درسگاہ ”مدرسہ ہاشمیہ قاسمیہ گڑھی یاسین“ حاضر ہوئے جہاں فقیہُ العصر حضرت علّامہ مفتی محمد قاسم گڑھی یاسینی رحمۃُ اللہِ علیہ سے علم کی دولت پائی اور 11 ذوالقعدۃ الحرام 1336ھ کو سندِ فراغت پائی۔[2]

شادی واولاد آپ نے دو شادیاں کیں، اللہ پاک نے پہلی زوجہ سے ایک بیٹا عبدُ الغفار اور ایک بیٹی، جبکہ دوسری زوجہ سے ایک بیٹی اور چار بیٹے عبدُ الرشید، عبدُ العزیز، عبدُ القادر اور عبدُ الکریم عطا فرمائے۔[3]

عہدۂ قضا وصحافت آپ ریاستِ قلات کے قاضیُ القضاۃ (چیف جسٹس) رہے۔[4] اور سلطان کوٹ منتقل ہونے کے بعد مذہبی صحافت کو فروغ دیا، چنانچہ سندھی میں یکے بعد دیگرے دو ماہنامے ”ماہانہ رسالہ الھایوں“ اور ”ماہنامہ الاسلام“ جاری کئے۔[5]

درس وتدریس آپ نے مختلف مقامات پر تدریس فرمائی اور بالآخر 1955ء کو جامعہ راشدیہ درگاہ شریف پیر جو گوٹھ (ضلع خیر پور میرس، سندھ) سے منسلک ہو کر صدرِ مدرس اور شیخُ الجامعہ کی حیثیت سے درس وتدریس، فتویٰ نویسی اور تصنیف و تحقیق وغیرہ میں مصروف رہے اور زندگی کے آخری دس سال یہیں گزارے۔[6]

تلامذہ آپ طلبہ پر باپ جیسی شفقت فرماتے، اگر کوئی بیمار ہوتا تو علاج کا اہتمام فرماتے۔[7] آپ کے طلبہ میں استاذالاساتذہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد صالح مہر، حضرت علامہ مفتی دُرّ محمد سکندری، حضرت علامہ مفتی عبدُ الواحد عباسی، سلطانُ الواعظین حضرت مفتی عبدُ الرحیم سکندری، حضرت علامہ مولانا سید غوث محمد شاہ

* مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ

صاحب جیلانی، اور حضرت علامہ مولانا قربان علی سکندری دامت فُیُوضُہم جیسی ہستیاں شامل ہیں۔

تصنیف و تالیف درس وتدریس کے علاوہ عقائد و اعمال کی اصلاح پر مشتمل بہت سی کتابیں لکھیں جن میں اَلْبلاغُ الْمُبِین، الحقُّ الصَّرِیح، اِقَامَۃُ الْبُرْہَان، اَلتَّوَسُّل بِسَیِّدِ الرُّسُل الٰی خَالِقِ الْکُلّ، اَلصَّارِمُ الرَّبّانی علیٰ کرشن قادیانی، سَیْفُ الرَّحْمان عَلٰی اَعْدَاءِ الْقُرآن، السَّیْفُ الْمَسلول عَلٰی اَعْدَاءِ آلِ الرَّسُول، اَلْقَوْلُ الْمَقْبُوْل، اِلْھَامُ الْقَدِیْرِفِی مَسْئَلَۃِ التَّقْدِیْر، سَبِیْلُ النَّجَاح فِی مَسَائِلِ الْعِیَال والنِّکاح، اَلْقَوْلُ الْاَنْوَر فِی بَحْثِ النُّوْرِ وَالْبَشَر، اسلامی مشاورتی کونسل کے سوال نامے کے جواب، مطالبۂ حق، نصرتُ الحق، تعمیرِ مساجد کا اہم فتویٰ اور عشرۂ کاملہ وغیرہ شامل ہیں۔

فتویٰ نویسی علم وفضل وفتویٰ نویسی میں آپ کو ایسی شہرت تھی کہ برِّصغیر کے علاوہ یورپ، مَشرقِ وُسطیٰ اور انگلستان تک سے آپ کے پاس استفتا آتے آپ ان کے علمی، تفصیلی اور مستند جوابات لکھ کر بھیجتے۔

جب کراچی میں لوگوں کی رہنمائی کیلئے مرکزی دارالافتاء قائم ہوا تو آپ اتفاقِ رائے سے اس کے رئیسُ الافتاء منتخب ہوئے۔[8] فتویٰ نویسی میں آپ کی مہارت کا تذکرہ محققِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مفتی عبدالحکیم شرف قادری رحمۃُ اللہِ علیہ نے بھی کیا ہے۔[9]

مفتیِ اعظم پاکستان کا لقب اکابرینِ اہلِ سنّت مثلاً استاذ العلماء مفتی تقدس علی خان بریلوی (سابقہ شیخ الحدیث و شیخ الجامعہ جامعہ راشدیہ درگاہ شریف پیر جو گوٹھ) اور حضرت علامہ مفتی محمد اعجاز ولی رضوی (شیخ الحدیث دارالعلوم نعمانیہ لاہور) وغیرہ نے آپ کو مفتیِ اعظم پاکستان کے لقب سے پکارا جو آپ کی فقہی بصیرت کے لئے خراجِ تحسین ہے۔[10]

دیدارِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ کو خواب میں خاتمُ النّبیّین حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور بہت سی عظیم ہستیوں کی زیارت ہوئی، جن میں صحابیِ رسول حضرت عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ، حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ، حضرت شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ اور اورنگزیب عالمگیر رحمۃُ اللہِ علیہ وغیرہ جیسی ہستیاں شامل ہیں۔[11]

تحریکِ پاکستان میں کردار آپ تحریکِ پاکستان کے سرگرم کارکن بھی رہے، آپ نے تحریکِ پاکستان کی جدوجہد میں اہم کردار ادا کیا۔[12] 1946 میں 27 تا 30 اپریل کو "بنارس انڈیا" میں آل انڈیا سنی کانفرنس کا انعقاد ہوا جس میں دو ہزار علما و مشائخ اہلِ سنّت نے شرکت کرکے بیک زبان پاکستان کی حمایت کی تھی، ان میں آپ بھی شامل تھے۔[13]

تحریکِ ختمِ نبوّت آپ نے عقیدۂ ختمِ نبوت کی حفاظت اور ردِّ قادیانیت میں بھی بہت محنت کی۔ سندھ میں قادیانیوں کے خلاف سب سے پہلے قلم اُٹھانے والے بھی آپ ہی تھے، قادیانیوں کی تردید میں لکھی ہوئی آپ کی کتاب "اَلصَّارِمُ الرَّبّانی عَلٰی کرشن قادیانی" کو خوب شہرت حاصل ہوئی۔

وصال مفتیِ اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد صاحبداد جمالی رحمۃُ اللہِ علیہ کا وصالِ پُر مَلال یکم جمادی الاولیٰ 1385ھ مطابق 29 اگست 1965ء کو ہوا، نمازِ جنازہ عید گاہ سلطان کوٹ میں ہوئی، جس میں کثیر تلامذہ، محبین اور معتقدین نے شرکت کی۔ سلطان کوٹ ہی میں آپ کا مزارِ مبارک ہے۔ اللہ پاک ان کی قبر پر رحمتیں برسائے اور ہمیں ان کا فیضان عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) مہران سوانح نمبر، ص 237 (2) مہران سوانح نمبر، ص 237 (3) مہران سوانح نمبر، ص 238 (4) مہران سوانح نمبر، ص 238 (5) شکارپور جی صحافتی تاریخ، ص 92 (6) انوار علمائے اہلسنت سندھ، ص 370 (7) جامعہ راشدیہ جا پنجاہ سال، ص 266 (8) انوار علمائے اہلسنت سندھ، ص 367 (9) تذکرہ اکابر اہلسنت، ص 188 ماخوذاً (10) انوار علمائے اہلسنت سندھ، ص 368 (11) جامعہ راشدیہ جا پنجاہ سال، ص 365 (12) سہ ماہی مہران سوانح نمبر، ص 238 (13) خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، ص 35۔

درسِ نظامی
کب اور کس نے شروع کیا؟

مولانا حامد سراج عطّاری مَدَنی*

"درسِ نظامی" جنوبی ایشیا کے دینی، علمی، تدریسی اور تعلیمی نظام میں مشہور اصطلاح ہے، درسِ نظامی دینی تعلیم کا ایسا نصاب ہے کہ پچھلے ساڑھے تین سو سالوں میں جس نے بھی دینی علوم حاصل کرکے دستارِ فضیلت باندھی ہے اس نصاب سے وہ ضرور فیض یاب ہوا ہے۔ "درسِ نظامی" علومِ عربیہ و اسلامیہ کا جامع اور ہمہ گیر نصاب ہے۔ یہ اس کی جامعیت ہی کی دلیل ہے کہ ساڑھے تین سو سال بیت چکے ہیں مگر اب بھی یہی نصاب یا تو مِن و عَن یا پھر کچھ تبدیلیوں کے ساتھ جنوبی ایشیا کے ہزاروں مدارس و جامعات میں رائج اور معیارِ فضیلت ہے۔ ان ساڑھے تین سو سالوں میں بڑے بڑے عُلما و فُضلا جو آسمانِ علم و فنّ کے آفتاب و ماہتاب بنے وہ اوّلاً اسی نصاب کے خوشہ چین ہوئے۔ "درسِ نظامی" آسان لفظوں میں یوں کہیں کہ یہ ایک خاص طریقۂ درس ہے، اس کے تحت طالبِ علم کو شروع ہی سے متعدّد ایسی کتابیں پڑھادی جاتی ہیں جو ہر اہم علم و فن میں ضروری شُد بُد پیدا کر دیتی ہیں۔ ان میں سے کئی کُتب بانیِ درسِ نظامی کے تلامذہ کی تصانیف ہیں جو ان کے سامنے یا ان کے بعد تصنیف ہوئی تھیں۔[1] یہ اس نصاب کی خصوصیت ہے کہ نصاب ختم کرنے کے بعد طالبِ علم کثیر فنون کی کتب سمجھنے کی صلاحیت پا جاتا ہے، بالخُصوص توجّہ سے درسِ نظامی پڑھ لیا جائے تو عربی زبان کی زلفِ پریشان کو سنوارنے کے لئے ایڑیاں رگڑنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔

درسِ نظامی کی ترتیب یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ استاذُ العُلماء حضرت علّامہ نظامُ الدّین محمد فرنگی محلی رحمۃُ اللہِ علیہ کی نسبت سے درسِ نظامی کو "درسِ نظامی" کہتے ہیں لیکن درحقیقت اس سلسلۂ درس کی تاریخ ایک پشت اوپر یعنی ملّا نظامُ الدّین کے والدِ گرامی ملا قطبُ الدّین شہید سے شروع ہوتی ہے۔ حضرت ملا شہید نے اپنے درس کیلئے ایک خاص طریقہ قائم کیا، وہ یہ کہ ہر فن کی ایک ہی کتاب جو اپنے موضوع پر بہترین ہوتی تھی، پڑھاتے تھے، اسی سے ان کے تلامذہ صاحبِ تحقیق ہو جاتے تھے۔ جبکہ ان کے فرزند حضرت ملا نظام الدین نے ہر ہر علم و فن پر ایک ایک کتاب کا مزید اضافہ کر دیا۔ یوں یہ ہر فن کی دو دو کتابیں پڑھاتے اور بعض ذہین طلبہ کو ایک ہی کتاب پڑھاتے تھے۔[2] آج کے دور میں ملا نظامُ الدّین کے منتخب کردہ فُنون اور کتب کو ہی "درسِ نظامی" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ "فرنگی محل" میں بیٹھ کر حضرت ملا نظام الدین نے درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا تو پانچ یا چھ سال میں طلبہ کو فارغُ التحصیل ہونے کا موقع ملنے لگا۔[3] یوں ایک متوسّط ذہن کا طالبِ علم 16 سے 18 سال کی عمر میں فضیلت کی دستار باندھنے لگا۔

بانیِ درسِ نظامی کا تعارف درسِ نظامی کے بانی ملا نظامُ الدّین اپنے وقت کے بے نظیر عالمِ معقولات و منقولات، ملا قطبُ الدّین شہید سہالوی رحمۃُ اللہِ علیہ کے تیسرے فرزند تھے۔[4] ملا قطب الدین کی علمی لیاقت اور دینی خدمات نے بادشاہِ ہند اورنگ زیب عالمگیر کو

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ شعبہ سیرتِ مصطفٰے المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

بھی متأثّر کر رکھا تھا۔ ملا قطب الدین ایک دفعہ اپنے آبائی قصبہ سہالی میں طلبہ کو علومِ نبوی سے سیراب کر رہے تھے کہ کچھ شرپسندوں نے ان پر حملہ کر دیا اور انہیں بے دردی سے شہید کر دیا اور گھر کو آگ لگادی۔ اس واقعہ کے بعد آپ کے خاندان نے سہالی سے ہجرت کی۔

فرنگی محل میں آمد بادشاہِ وقت نے لکھنؤ کے مضافات میں ایک خالی کوٹھی جو "حویلی فرنگی" کہلاتی تھی ملا شہید کے اہل و عیال کے نام کر دی۔[5] اس حویلی کو "فرنگی محل" سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ یہی وہ جگہ ہے کہ جہاں سے داعیانِ اسلام و مبلغینِ سنّت کی فوجیں تیار ہو کر بحر و بر کی وسعتوں میں چھا گئیں۔ ملا نظامُ الدّین اس وقت 14 برس کے تھے جب آپ ہجرت کرکے حویلی فرنگی میں جلوہ فگن ہوئے۔[6]

ظاہری و باطنی تعلیم آپ نے بنیادی دینی تعلیم تو اپنے والدِ گرامی سے حاصل کی، حویلی پہنچ کر مزید تعلیم کیلئے علمائے وقت کی طرف مراجعت کی اور اس دور کے ممتاز و ماہر علما سے کتبِ درسیہ پڑھیں۔[7] علوم نقلیہ و عقلیہ سے فراغت کے بعد باطنی تعلیم کے حصول کیلئے سلسلہ عالیہ قادریہ کے عظیم پیشوا اور ولیِ کامل سیّد عبدالرّزّاق بانسوی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر شرفِ بیعت حاصل کیا۔ منازلِ سلوک طے کیں اور اعزازِ خلافت بھی حاصل کیا۔[8]

مدرسہ فرنگی محل حضرت ملا نظام الدین فرنگی محلی علوم و فنون کی تکمیل کے بعد بقیہ تمام عمر "فرنگی محل" میں درس و تدریس، تصنیف و تالیف اور تبلیغ و اصلاح کا کام کرتے رہے، یہیں پر انہوں نے اپنا مقرّر کردہ نصاب رائج کیا اور اس کی تدریس فرمائی۔ آپ کے درس نے اس قدر قبولیت حاصل کی کہ ہند کے کونے کونے میں آپ کے شاگرد نظر آنے لگے۔ آپ اور آپ کے تلامذہ در تلامذہ کے ذریعے فرنگی محل کا علمی و درسی فیضان جنوبی ایشیا کے بیشتر ممالک تک جا پہنچا ہے۔ آپ نے "فرنگی محل" کے اس خطۂ زمین کو رشکِ ثُریّا بنا دیا اور ہند کی اس ایک درس گاہ سے ہزاروں مدرّسین، عُلما، محقّقین، مصنفین، مبلّغین اور مصلحین پیدا ہوئے جنہوں نے تاریخ میں بڑے علمی کارنامے سرانجام دیئے۔ دورِ حاضر میں بھی پاک و ہند کے ممتاز مدرسین و علما بالواسطہ آپ کے تلامذہ ہونے کو قابلِ اعزاز گردانتے ہیں اور جو شخص آپ سے شاگردی کا تعلق رکھتا ہے فضلائے عہد کے درمیان امتیاز و خصوصیت کا پرچم بلند کرتا ہے۔[9]

درسِ نظامی کے ابتدائی مشمولات حضرت ملا نظامُ الدّین رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً 11 فُنون کی کتب اپنے نصاب میں شامل کی تھیں۔ قراٰن و حدیث چونکہ تمام دینی ضروریات کی بنیاد ہیں اور ان کیلئے عربی زبان کی تعلیم لازمی ہے۔ فارسی اُس دور کی دفتری اور عدالتی زبان تھی اور فقہِ حنفی کو ملک میں رائج قانون کا درجہ حاصل تھا۔ ان کے علاوہ فلسفہ، حکمت، ہندسہ، منطق اور علمِ کلام سمیت دیگر کئی فنون بھی اس نصاب کا حصّہ تھے۔ یوں یہ اس وقت کی دینی و قومی ضروریات پر مشتمل جامع نصاب تھا۔ 11 مضامین کیلئے مقرّرہ 43 کُتب پر مشتمل اس نصاب میں معقولات کی کتابوں کی تعداد 20 تھی جن میں سے منطق کی آٹھ، حکمت کی تین، علمِ کلام کی چار اور ریاضی کی پانچ کتابیں شامل تھیں۔ عُلومِ لسانیات کی چودہ کتابوں میں سے علمُ الصّرف کی سات، علمُ النّحو کی پانچ اور بلاغت کی دو کتابیں جبکہ علومِ عالیہ یعنی خالص دینی مضامین کی کل نو کتابوں میں سے فقہ کی دو، اصولِ فقہ کی چار، تفسیر کی دو اور حدیث کی ایک کتاب شامل تھی۔[10]

مختلف اَدوار میں مختلف علاقوں اور جامعات میں درسِ نظامی کے فُنون اور کتابوں میں کچھ نہ کچھ فرق ہوتا رہا ہے کہیں ایک فن کی کتابیں زیادہ شاملِ نصاب رہیں تو کہیں دوسرے فن کی۔ دعوتِ اسلامی کے جامعاتُ المدینہ میں بھی کچھ تبدیلی کے ساتھ ان فنون کی کتب شاملِ نصاب ہیں۔

رحلت شریف علوم و مَعارِف کا یہ آفتاب و ماہتاب 9 جُمادَی الاُولیٰ 1161ھ مطابق 8 مئی 1748ء میں اپنے رب کی رحمت میں چھپ گیا۔[11]

اللہ پاک درسِ نظامی کی بنیاد رکھنے والے اور اسے آگے بڑھانے والے علمائے اہلِ سنّت کی شان و عظمت بلند فرمائے اور ان کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) بانیِ درسِ نظامی، ص259 (2) بانیِ درسِ نظامی، ص262 (3) بانیِ درسِ نظامی، ص79 (4) ممتاز علمائے فرنگی محل، ص51 (5) بانیِ درسِ نظامی، ص50 (6) بانیِ درسِ نظامی، ص56 (7) بانیِ درسِ نظامی، ص61 (8) تعریفاتِ علوم درسیہ، ص235 (9) تعریفاتِ علوم درسیہ، ص237، بانیِ درس نظامی، ص72، 73 ماخوذاً (10) القلم، جون 2012، ص271 (11) بانیِ درسِ نظامی، ص203۔

مسجد جمعہ، مدینہ شریف (پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پہلی نمازِ جمعہ یہیں ادا فرمائی)

جمعہ کی 16 خاص باتیں

مولانا شاہ زیب عطّاری مَدَنی*

جُمعہ کا دن اللہ پاک کی ایک عظیم نعمت ہے جو سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے آپ کی امت کو نصیب ہوئی ہے۔ عربی زبان میں اس دن کا نام عَرُوبہ تھا بعد میں جمعہ رکھا گیا اور سب سے پہلے جس شخص نے اس دن کا نام جمعہ رکھا وہ کعب بن لُوی ہیں۔[1]

اس مبارک دن کی بہت سی خصلتیں اور خاص باتیں ہیں، ذیل میں 16 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ کیجئے:

1 **عید کا دن:** اس دن (جمعہ) کو اللہ نے مسلمانوں کے لئے عید بنایا ہے۔[2]

2 **دنوں کا سردار:** جمعہ دنوں کا سردار ہے۔[3]

3 **بہترین دن:** بہترین دن جس پر سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے۔[4]

4 **بخشش کا دن:** جمعہ اور شبِ جمعہ کی ہر گھڑی میں 600 لوگ جہنم سے نجات پاتے ہیں۔[5]

5 **سال بھر کے قیام وصوم کا ثواب:** جو کوئی جمعہ کے دن غسل کرے، جلد پیدل جائے قریب سے توجّہ کے ساتھ خطبہ سنے، کوئی فضول کام نہ کرے اس کے لئے ہر قدم پر ایک سال کے روزوں اور شب بھر کی عبادت کا ثواب ہے۔[6]

6 **جہنم نہیں بھڑکایا جاتا:** جمعہ کے علاوہ ہر دن جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے اور اس کے دروازوں کو کھولا جاتا ہے۔[7]

7 **70 جمعوں کا ثواب:** عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بغیر عمامہ ستّر جمعہ کے برابر ہے۔[8]

8 **عذابِ قبر سے نجات:** جمعہ یا شبِ جمعہ کو جس مسلمان کا انتقال ہوتا ہے اللہ اسے فتنۂ قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔[9]

9 **مساکین کا حج:** جمعہ مساکین کا حج ہے۔[10]

10 **عمرہ کا ثواب:** جمعہ کے بعد سے نمازِ عصر کا انتظار کرنے والے کے لئے عمرہ کا ثواب ہے۔[11]

11 **قبولیت کا وقت:** جمعہ کے دن ایک گھڑی ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔[12]

12 **ثبتِ مہر:** جمعہ کو چھوڑنے والے لوگ باز آجائیں ورنہ اللہ ان پر مہر لگادے گا پھر یہ غافلوں میں شمار ہونگے۔[13]

13 **کفارہ کا حکم:** جو کوئی بغیر عذر جمعہ قضا کرے وہ ایک دینار ورنہ آدھا دینار صدقہ کرے۔[14]

14 **قیامت کا دن:** قیامت جمعہ کے دن ہی ہو گی۔[15]

15 **شہادت کا ثواب:** جس کا انتقال جمعہ کو ہوا اس کے لئے شہادت کا ثواب ہے۔[16]

16 **محشر میں جمعہ کی شان:** قیامت کے دن اللہ پاک تمام دنوں کو ان کی صورت پر اٹھائے گا جبکہ جمعہ کو چمکتا ہوا روشن اٹھائے گا۔[17]

اللہ پاک ہم سب کو اس بابرکت دن کی برکات نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) صراط الجنان، 10/152 (2) ابن ماجہ، 2/16، حدیث: 1098 (3) ابن ماجہ، 2/8، حدیث: 1084 (4) مسلم، ص 331، حدیث: 1977 (5) مسند ابی یعلیٰ، 3/235، حدیث: 3471 (6) ابن ماجہ، 2/10، حدیث: 1087 (7) مسند الشامیین، 2/238، حدیث: 9512 (8) کنز العمال، جز 15، 8/133، حدیث: 41131 (9) ترمذی، 2/339، حدیث: 1076 (10) جامع الصغیر، ص 221، حدیث: 3635 (11) شعب الایمان، 3/115، حدیث: 3046 (12) مسلم، ص 330، حدیث: 1973 (13) مسلم، ص 433، حدیث: 2002 (14) ابوداؤد، 1/393، حدیث: 1053 (15) مسلم، ص 331، حدیث: 1977 (16) مرقاۃ المفاتیح، 3/461 (17) المستدرک للحاکم، 1/567، حدیث: 1066 مختصراً۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچّوں کی دنیا (کڈز لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔

حضرت پیر سیّد فیضُ الحسن شاہ صاحب بخاری قادری کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اگر جانوروں کو موت کا علم ہوتا!

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "اللہ والوں کی باتیں" جلد6، صفحہ نمبر 540 پر ہے: حضرتِ سیّدنا سفیان ثوری رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: جس طرح تمہیں موت کا علم ہے اگر اس طرح جانوروں کو بھی ہوتا تو تمہیں کوئی بھی موٹا تازہ جانور کھانے کو نہ ملتا۔ (حلیۃ الاولیاء، 6/435 ملخصاً)

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے یہ افسوسناک خبر ملی کہ حضرت پیر سیّد قمرُ الحسن شاہ صاحب، سیّد مظہرُ الحسن شاہ صاحب، سیّد فخرُ الحسن شاہ صاحب اور سیّد اظہرُ الحسن شاہ صاحب کے ابوجان اور حضرت پیر سیّد شاہد حسین شاہ صاحب بخاری قادری اور سیّد منظور حسین شاہ صاحب بخاری قادری کے بھائی جان حضرت پیر سیّد فیضُ الحسن شاہ صاحب بخاری قادری گردوں اور سانس کے مرض میں مبتلا رہتے ہوئے 26 صفر شریف 1444 سنِ ہجری مطابق 22 ستمبر 2022ء کو 65 سال کی عمر میں نارووال پنجاب میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن!

میں تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں اور صبر و ہمت سے کام لینے کی تلقین۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

یاربَّ المصطفےٰ جلَّ جلالہ وصلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم! حضرت پیر سیّد فیضُ الحسن شاہ صاحب بخاری قادری کو غریقِ رحمت فرما، اِلٰہَ العٰلمین! انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عنایت فرما، یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِین اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! ان کی قبر جنّت کا باغ بنے، رحمت کے پھولوں سے ڈھکے، تاحدِ نظر وسعت پائے، یاربِّ مصطفےٰ! نورِ مصطفےٰ کا صدقہ ان کی قبر تاحشر جگمگاتی رہے۔

روشن کر قبر بیکسوں کی — اے شمعِ جمالِ مصطفائی
تاریکیِ گور سے بچانا — اے شمعِ جمالِ مصطفائی

یَاغَفَّارَ الذُّنُوب اے گناہوں کی مغفرت فرمانے والے! مرحوم کو بے حساب بخش کر جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا پڑوسی بنا، یااللہ پاک! تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما، یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام اے عظمت و عزت والے! میرے پاس جو کچھ ٹُوٹے پُھوٹے اعمال ہیں اپنے کرم کے شایانِ شان ان پر اجر عطا فرما، یہ سارا اجر و ثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کو عنایت فرما، بوسیلۂ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم یہ سارا ثواب مرحوم حضرت پیر سیّد فیضُ الحسن شاہ صاحب بخاری قادری سمیت ساری امّت کو عنایت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

بے حساب مغفرت کی دُعا کا ملتجی ہوں۔

مفتی ظہور احمد سیالوی صاحب کے لئے دعائے صحت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

تین اچھی عادتیں

حضرت سیّدُنا وہب بن مُنَبِّہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: تین چیزیں جس شخص میں ہوں تو اُس نے بھلائی کو پالیا: 1 دل کا سخی ہونا 2 تکلیفوں پر صبر کرنا 3 نرم گفتگو کرنا۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، 4/28)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

یاربَّ المصطفےٰ جلَّ جلالہ وصلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم! مفتی ظہور احمد سیالوی صاحب کو دل کی بیماری سے شفائے کاملہ، عاجلہ، نافعہ عطا فرما، یَاشَافِیَ الْاَمْرَاض اے بیماریوں میں شفا دینے والے! ان کی بیماری دور کرکے انہیں صحتوں، راحتوں، عافیتوں، عبادتوں، ریاضتوں، دینی خدمتوں اور سنّتوں بھری طویل زندگی عطا فرما، یاربِّ باری!

یہ بیماری، یہ تکلیف، یہ پریشانی ان کے لئے ترقیِ درجات کا باعث، جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخلے اور جنّتُ الفردوس میں تیرے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوسی بننے کا ذریعہ بن جائے، یَاکَشَّافَ الْکُرَب اے دُکھ درد اور پریشانی دور کرنے والے! کربلا والوں کا صدقہ ان کی جھولی میں ڈال دے، یَااَرْحَمَ الرّٰحِمِین اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے! ان کے حالِ زار پر رحم و کرم فرما اور ان کی بیماریاں، تکلیفیں دور کر کے انہیں بیمارِ مدینہ بنا دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰه! لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰه! لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰه! بے حساب مغفرت کی دُعا کا ملتجی ہوں۔

رُکنِ شوریٰ حاجی محمد اسلم عطّاری کے لئے دعائے صحت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے رُکنِ شوریٰ حاجی محمد اسلم عطّاری کی عیادت فرماتے ہوئے ان کے لئے دعائے صحت و عافیت فرمائی۔

مختلف پیغاماتِ عطّار

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے ستمبر 2022ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ ”پیغاماتِ عطّار“ کے ذریعے تقریباً 2588 پیغامات جاری فرمائے جن میں 344 تعزیت کے، 1960 عیادت کے جبکہ 284 دیگر پیغامات تھے۔

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے محرمُ الحرام 1444ھ میں درج ذیل مَدَنی رَسائل پڑھنے/سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے/سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: (1) یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 14 صفحات کا رِسالہ ”ارشاداتِ امام زینُ العابِدین“ پڑھ یا سُن لے اُسے صحابہ و اہلِ بیت کے ارشادات پر عمل کرنے اور اسے عام کرنے کی توفیق عطا فرما اور اُس کو بے حساب بخش دے۔ اٰمین (2) یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ ”بزرگانِ دین کی باتیں“ پڑھ یا سُن لے اُسے فیضانِ اولیا سے مالا مال فرما اور بے حساب بخش دے، اٰمین۔ جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے درج ذیل 2 رَسائل پڑھنے/سننے والوں کو یہ دُعا دی: (1) یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 21 صفحات کا رِسالہ ”امیرِ اہلِ سنّت کے سفرِ مدینہ کے واقعات“ پڑھ یا سُن لے اُسے عاشقِ مدینہ امیرِ اہلِ سنّت کے صدقے مدینے کا حقیقی دیوانہ بنا اور اُس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے راضی ہو جا۔ اٰمین (2) یا اللہ کریم! جو کوئی تقریباً 37 صفحات (کا ماہنامہ فیضانِ مدینہ کا خصوصی شمارہ ”فیضانِ دعوتِ اسلامی“) پڑھ یا سُن لے اُسے مَرتے دَم تک دعوتِ اسلامی میں استقامت عطا فرما کر اپنے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا جنّتُ الفردوس میں پڑوس عطا فرما اور یہ دعا مجھ گنہگار کے حق میں بھی قبول فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رِسالہ	پڑھنے/سننے والے اسلامی بھائی	اسلامی بہنیں	کل تعداد
ارشاداتِ امام زینُ العابِدین	17 لاکھ 1 ہزار 449	8 لاکھ 76 ہزار 988	25 لاکھ 78 ہزار 437
بزرگانِ دین کی باتیں	16 لاکھ 7 ہزار 181	9 لاکھ 47 ہزار 973	25 لاکھ 55 ہزار 154
امیرِ اہلِ سنّت کے سفرِ مدینہ کے واقعات	17 لاکھ 13 ہزار 571	9 لاکھ 54 ہزار 312	26 لاکھ 67 ہزار 883
فیضانِ دعوتِ اسلامی	15 لاکھ 67 ہزار 349	9 لاکھ 9 ہزار 933	24 لاکھ 77 ہزار 282
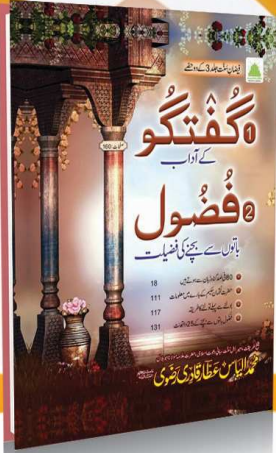
”گفتگو کے آداب“ تعارف و تجزیہ

مولانا ابوشیبان عطّاری مَدَنی*

گفتگو کے آداب و انداز پر بہت زیادہ گفتگو کی جاسکتی ہے، گفتگو باقاعدہ ایک فن بھی ہے اسی وجہ سے بعض لوگ اپنے بولنے کا بھاری معاوضہ لیتے ہیں، گفتگو کبھی کسی گمنام کو نامور بنادیتی ہے تو کبھی اسی گفتگو کی وجہ سے نام والا بدنام بھی ہوجاتا ہے۔ بہرحال بات چیت کی صلاحیت اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے، اس کے مختلف مقاصد ہوتے ہیں، اسی کے ذریعے انسان اپنا حالِ دل بیان کرتا ہے، اسی سے اپنا مُدعا و مقصود، اسی سے اپنی پہچان کراتا اور اسی سے دوسروں کو پہچانتا ہے، اسی سے رشتہ داریاں نبھاتا اور اسی سے نئے تعلقات قائم کرتا ہے، کسی سے سُوال کرنا یا کسی کے سُوال کا جواب دینا گفتگو ہی کے ذریعے ہوتا ہے، لوگوں کی تربیت و اصلاح، درس و تدریس، خوش طبعی، تعزیت و مزاج پُرسی، کسی کا دل بہلانا، روٹھے کو منانا، غم میں ڈھارس دینا، خوشی پر مبارک باد دینا وغیرہ سارے کام عُموماً گفتگو کے ذریعے ہی کئے جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ روز مرّہ زندگی میں گفتگو کی ضرورت بھی زیادہ پیش آتی ہے اور اُخروی نجات و ہلاکت میں اس کا عمل دخل بھی بہت ہے، لہٰذا ہمیں ضروری گفتگو بھی مختصر الفاظ اور محتاط انداز میں کرنی چاہئے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ جہاں مختلف پہلوؤں سے اپنے مریدوں، عقیدت مندوں اور محبت کرنے والوں کی اصلاح میں مگن ہیں وہیں عرصۂ دراز سے مختلف تحریروں کے علاوہ اپنے بیانات و مدنی مذاکروں میں گفتگو کے طور طریقے، ڈھنگ اور آداب کی راہنمائی بھی کرتے آئے ہیں، آپ ہمیشہ سے زبان کے بے جا استعمال کی روک تھام پر زور دیتے رہے، اس کے لئے آپ نے کبھی قفلِ مدینہ پتھر، کبھی قفلِ مدینہ کارڈ تو کبھی قفلِ مدینہ پیڈ استعمال کرنے کا ذہن دیا، نیز کچھ کُتب و رَسائل بھی لکھے جن میں کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، 28 کفریہ کلمات، گانوں کے 35 کفریہ اشعار اور خاموش شہزادہ شامل ہیں۔ آپ نے کئی کتب و رسائل میں گفتگو کے آداب کو ضمناً بھی بیان کیا ہے جبکہ اس عنوان کی نزاکت و اہمیت کے پیشِ نظر ذوالحجۃ 1443ھ مطابق جولائی 2022ء کو آپ کی نئی کتاب منظرِ عام پر آئی جو کہ ”فیضانِ سنّت جلد 3 کے 2 حصوں“ پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی اہمیت اور افادیت اس کے نام سے ہی آشکار ہے، اس کا نام ہے: ”1 گفتگو کے آداب 2 فضول باتوں سے بچنے کی فضیلت“ پہلا حصّہ 38 اور دوسرا 105 صفحات پر مشتمل ہے۔

❁ اس کتاب میں آپ دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے قراٰن و سنّت کی تعلیمات کے مطابق آدابِ گفتگو بیان کرتے ہوئے صفحہ 13 پر جہاں سے کتاب کا آغاز ہو رہا ہے وہاں بلند آواز سے بات کرنے کی قراٰنِ پاک سے مذمت بیان کی ہے اور ❁ صفحہ 15 اور 16 پر چِلّا چِلّا کر بات کرنے کی ممانعت ذکر کرتے ہوئے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک گفتگو کے مختلف انداز بیان کئے ہیں جن میں یہ بھی ہے کہ ”آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم صاف صاف گفتگو فرماتے، ہر سُننے والا اسے سمجھ لیتا۔“ بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں بہت

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

سے لوگ اس ادب سے ناواقف ہیں یا پھر گفتگو میں اس کی خلاف ورزی کرتے نظر آتے ہیں، بات اتنی تیزی سے کرتے ہیں کہ سننا اور سمجھنا دشوار ہو جاتا ہے اور بعض لوگ چِلّا چِلّا کر اپنی ہر بات پر زور دینے ہی کو اپنی بات کا وزن دار ہونا سمجھتے ہیں۔ ❁ صفحہ 18 پر زبان کی لغزشوں اور خطاؤں کی روک تھام کے تحت مراٰۃ المناجیح کے حوالے سے یہ بیان کیا کہ "80 فیصد گناہ زبان سے ہوتے ہیں۔" مگر بعض لوگ جہاں خاموش رہنا یا کم بولنا ضروری ہو وہاں بھی اس قدر بولتے ہیں کہ گویا سیلاب کے آگے سے بند ٹوٹ گیا ہو، ایسے لوگوں کو بولتے رہنے کی مصروفیت بول تولنے کی فرصت ہی نہیں دیتی لہٰذا وہ جھوٹ، غیبت، بہتان اور دل آزاریوں سے بھی رُک نہیں پاتے۔

❁ صفحہ 26 پر بچّوں کو جھوٹا بہلاوا دینے کے متعلق تابعی بزرگ حضرت امام مجاہد رحمۃُ اللہِ علیہ کا یہ قول نقل فرمایا ہے کہ "گفتگو لکھی جاتی ہے حتّٰی کہ ایک شخص اپنے بیٹے کو چُپ کرانے کے لئے کہتا ہے: میں تمہارے لئے فُلاں فُلاں چیزیں خریدوں گا (حالانکہ خریدنے کی نیت نہیں ہوتی)۔" آج کل بچوں ہی سے نہیں بلکہ بڑوں سے بھی طرح طرح کے جھوٹ بولنا مَعاذَ اللہ آسانی سے جان چھڑانے کا مؤثر ذریعہ سمجھا جاتا ہے حالانکہ اس سے اُخروی ذلت کے علاوہ بسا اوقات دنیا میں بھی ذلت اٹھانی پڑ جاتی ہے۔ ❁ صفحہ 31 تا 36 پر بات چیت کے وقت مذاق مسخری کرنے اور خود پسندی میں مبتلا ہونے کی قباحت و بُرائی بیان کرتے ہوئے مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان: "جو مذاق کرتا ہے وہ لوگوں کی نظروں سے گر جاتا ہے۔" اور حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا یہ فرمان: "عُجب (یعنی خود پسندی) 70 سال کے اعمال برباد کرتا ہے۔" بھی ذکر کیا ہے۔ حالانکہ آج کل نجی محفلوں اور دوستوں کے حلقوں میں تو مذاق مسخری سے بچنا دور کی بات جہاں سنجیدہ و عالمانہ گفتگو کرنی ہو وہاں بھی لوگ مذاق مسخری اور عامیانہ پَن کا مظاہرہ کرتے ہیں، بعض لوگ بے تکلفی کی بنیاد پر دوسروں کے لئے غیر مہذب الفاظ استعمال کرکے اسے ہنسی مذاق کا رنگ دیتے ہیں، اسی طرح بعض لوگ دوستوں، رشتے داروں اور ہم مرتبہ افراد کے درمیان بات چیت کرتے ہوئے مختلف معاملات میں ان پر بالادستی اور برتری جتا رہے ہوتے ہیں جس سے ان کی خود پسندی جھلکتی ہے۔ ❁ صفحہ 37 تا 39 پر فحش گوئی کی اُخروی ہلاکت و بربادی بیان کرتے ہوئے 4 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم ذکر کئے ہیں جن میں یہ بھی ہے: "فُحش گوئی اگر انسانی شکل میں ہوتی تو بُرے آدمی کی صورت میں ہوتی۔" انہی صفحات میں فحش گوئی کیا ہوتی ہے؟ اس کی وضاحت بھی ذکر فرمائی ہے۔ آج کل یہ ادبِ گفتگو بھی وقت کی اہم ضرورت ہے کیونکہ کئی بدنصیب لوگ بات بات پر گالی دینے کو محض اپنے تکیہ کلام کی حیثیت دیتے ہیں اور آپسی محفلوں میں فُحش گوئی کو کوئی معیوب بات نہیں سمجھتے۔

کتاب کے آخر میں مفید و دلچسپ 25 واقعات بھی ذکر کئے گئے ہیں آیئے صفحہ 137 پر دیا گیا ایک واقعہ پڑھئے: حضرت سیّدُنا ابو بکر بن عَیّاش رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: چار ملکوں فارس، روم، ہند اور چین کے بادشاہ ایک جگہ جمع ہوئے اور چاروں بادشاہوں نے چار ایسی باتیں کیں گویا ایک ہی کمان سے چار تیر پھینکے گئے ہوں، ایک نے کہا: میں کہی ہوئی بات کے مقابلے میں نہ کہی ہوئی بات سے رُکنے پر زیادہ قادر ہوں۔ دوسرے نے کہا: جو بات میں نے منہ سے نکال دی وہ مجھ پر حاوی اور جو بات منہ سے نہ نکالی اس پر میں حاوی ہوں۔ تیسرے نے کہا: مجھے نہ کی ہوئی بات پر کبھی شرمندگی نہیں ہوئی البتہ کی ہوئی بات پر ضرور شرمندہ ہوا ہوں۔ چوتھے نے کہا: مجھے بولنے والے پر تعجُّب ہے کہ اگر وہی بات اس کی طرف لوٹ جائے تو اسے نقصان دے اور اگر نہ لوٹے تو فائدہ بھی نہ دے۔

بہر حال گفتگو کی ضرورت سبھی کو پڑتی ہے تو یہ کتاب بھی یقیناً سبھی کی ضرورت ہے، یقین جانئے! اس کو پڑھنا آخرت کے لئے تو مفید ہوگا ہی، دنیاوی طور پر بھی بول چال میں نکھار، گفتگو کی احتیاط اور فضول و مُضِر باتوں سے پرہیز کے لئے کافی فائدہ مند ثابت ہوگا۔ اِن شآءَ اللہ

اللہ پاک ہمیں دین و دنیا کے فائدے کیلئے اس کتاب کا مطالعہ کرنے، اسلامی تعلیمات کے مطابق مفید اور ضروری گفتگو کرنے فضول و بے کار باتوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

احساسِ کمتری اور خود اعتمادی

ڈاکٹر زیرک عطاری*

ہم زندگی بسر کرنے اور اپنی ضروریات کو پورا کرنے میں ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں۔ لوگوں سے تعلق اور رابطہ، چاہے یہ اپنے گھر کے افراد سے ہی کیوں نہ ہو، ایک متوازن ذہنی صحت کے لئے بہت ضروری ہے۔ ہم جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو فطری طور پر ہم ان کی گفتگو، حرکات وسکنات اور لباس کے حوالے سے جائزہ لیتے ہیں۔ پھر اس جائزے کے ذریعے ہم اپنے مخاطب کی شخصیت کے حوالے سے ایک تاثر قائم کرتے ہیں۔ جن کی شخصیت ہمیں اچھی لگتی ہے ہم ان سے مل کر خوش ہوتے ہیں اور یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان کے ساتھ اور زیادہ وقت گزرے۔ وہ موجود نہ ہوں تو ان کے آنے کا انتظار رہتا ہے۔ یہ بات جان کر شاید آپ کو حیرت ہو کہ ایک ایسا ہی تاثر ہم اپنی شخصیت کے حوالے سے بھی قائم کرتے ہیں۔ اس کو آپ چاہیں تو اپنی ذات کی پہچان کہیں یا پھر self-Perception یا Self-esteem کا نام دیں۔ ہمارے دن کا ایک اچھا خاصا حصہ ہماری اپنی ہی صحبت میں گزرتا ہے۔ ہم ہوتے ہیں اور ہمارے خیالات۔ تخیلات کی دنیا اتنی مسحور کن ہے کہ ہزاروں کے مجمع میں بھی آپ تنہائی کا لطف اُٹھا سکتے ہیں۔ اور چاہیں تو تنہا ایک کونے میں بیٹھ کر اپنے آپ کو کسی خاص محفل کا حصہ بنالیں۔

دل میں ہو یاد تری گوشۂ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

اب ذرا خیالات کی دنیا سے باہر نکلتے ہیں اور مضمون کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اپنی ذات کے حوالے سے اگر کسی کا تاثر منفی ہے تو اس کو احساسِ کمتری یا Low self-esteem کہتے ہیں اور اگر یہ تاثر مثبت ہے تو اسکو خود اعتمادی یا Self-confidence کا نام دیا جاتا ہے۔ جو احساسِ کمتری میں مبتلا ہوتے ہیں نہ تو وہ اپنی تنہائی میں خوش رہ سکتے ہیں اور نہ ہی دوسروں کی صحبت میں۔ اس کے برعکس خود اعتماد شخصیت کا مالک زیادہ تر خوش رہتا ہے۔ چاہے وہ اوروں کے ساتھ ہو یا پھر تنہائی میں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ احساسِ کمتری کیسے پیدا ہوتی ہے اور خود اعتمادی کیسے حاصل ہوتی ہے؟ اور کیا احساسِ کمتری کا شکار شخص پُراعتماد شخصیت کا مالک بن سکتا ہے؟ ان دونوں سوالوں کے جواب آسان ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ ہمیں بنیادی فارمولا سمجھ میں آنا چاہئے۔ اس کے لئے ایک آسان سی مثال پیش کی جاتی ہے۔ دودھ پیتا بچہ جب ایک سال کی عمر کا ہوتا ہے تو وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کر چلنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کوشش میں وہ نہ جانے کتنی مرتبہ گرتا ہے، پھر اُٹھتا ہے، کچھ قدم چلنے پر پھر گرتا ہے۔ لیکن وہ ہمت نہیں ہارتا اور لگاتار کوشش کے بعد بالآخر وہ چلنے میں کامیاب ہو ہی جاتا ہے۔ بار بار گرنا اس کے عزم کو کمزور نہیں کرتا۔ اپنے پاؤں پر چلنا اس کے اندر اعتماد پیدا کرتا ہے اور مستقبل میں آنے والے نِت نئے چیلنجز کے لئے حوصلہ بڑھاتا ہے۔ اور اسی کا نام خود اعتمادی ہے۔ بچے کی یہ مثال یوں تو ایک عام سی مثال ہے لیکن اس میں پوشیدہ سبق کی گہرائی تک پہنچنا اور اس پر عمل کرنا ہماری زندگی کے اندر بہت بڑی مثبت تبدیلی لا سکتا ہے۔ اس بچے کے لئے پاؤں پر کھڑا ہونے کا چیلنج ایسا ہی ہے جیسے ہمیں آئے روز نت نئے چیلنجز

* ماہرِ نفسیات، U.K

کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر ہم بھی اس بچے کی طرح ہمت کرکے بار بار کوشش کریں گے تو ان چیلنجز کے راستے میں حائل رکاوٹوں کو بالآخر عبور کرکے منزلِ مقصود تک پہنچ ہی جائیں گے۔ بس یہی راز ہے خود اعتمادی حاصل کرنے کا۔ جتنی ہم کوشش کریں گے اور جتنا ہمیں اپنی صلاحیتوں پر یقین ہوگا، کامیابی کے امکانات اتنے ہی بڑھتے چلے جائیں گے اور جس قدر منفی چیزوں کو پس پشت ڈالیں گے اتنا ہی منزل کی طرف فوکس زیادہ رہے گا۔ اس کے ساتھ اگر ہماری کوئی حوصلہ افزائی کرنے والا بھی ہو تو سونے پہ سہاگا۔ پیہم کوشش، اپنی صلاحیتوں پر یقین، منفی لوگوں یا منفی کمنٹس کو نظر انداز کرنا اور کامیابی کی صورت میں حاصل ہونے والے فوائد و ثمرات پر نظر۔ یہ وہ اجزا ہیں جن سے ہم خود اعتمادی کی لازوال دولت حاصل کرسکتے ہیں۔

ایک خود اعتماد شخص اگر کوشش کے باوجود بھی کامیاب نہ ہوسکے تو وہ تجزیہ کرتا ہے کہ اس سے کہاں غلطی ہوئی تاکہ وہ اگلی بار اسی غلطی کو نہ دہرائے۔ دنیا میں کامیاب ترین لوگوں کا سروے کیا جائے تو ان میں اکثریت ان کی ہوگی جنہوں نے اپنی غلطیوں سے زیادہ سیکھا اور اپنی کمزوریوں کو دور کرنے پر زیادہ توجہ دی۔ اس کے برعکس احساسِ محرومی یا Low self-esteem رکھنے والا شخص چیلنجز سے گھبرائے گا۔ اپنی صلاحیتوں کی بجائے وہ اپنی ناکامیوں کا ہی سوچتا رہے گا۔ وہ اس بات کا قائل ہوتا ہے کہ وہ چاہے جتنی بھی کوشش کرلے اس نے ناکام ہی ہونا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنی ناکامیوں کا الزام دوسروں کے سر ڈالتا رہتا ہے جس سے اس کے تعلقات بد سے بدتر ہوجاتے ہیں۔ زندگی تو مسائل کے پہیوں پر ہی چلتی ہے۔ طرح طرح کی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کبھی ازدواجی تعلقات میں اونچ نیچ ہوجاتی ہے تو کبھی معاشی مسائل سر نہیں اٹھانے دیتے۔ کبھی بیماری اچانک دستک دیئے بغیر آپہنچتی ہے تو کبھی اولاد کی پریشانی۔ ان سب سے نمٹنے کے لئے ہمیں احساسِ کمتری سے نکل کر خود اعتمادی کے ساتھ ان مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ خود اعتمادی کے ذریعے ہی ہم اپنی زندگی خوشگوار بنا سکتے ہیں اور اسی کے ذریعے ہم دوسروں کے لئے سہارا بن سکتے ہیں۔

وہ قارئین جو احساسِ کمتری کا شکار ہیں ہو سکتا ہے کہ اس مضمون کو پڑھنے کے بعد کہیں کہ ہم نے ایسا کیا کیا ہے کہ ہمیں ہی موردِ الزام ٹھہرا دیا گیا ہے۔ ہمارے ساتھ بچپن سے ہی ناانصافی ہوتی رہی جس کی وجہ سے آج ہم یہاں کھڑے ہیں۔ اگر ہماری بھی حوصلہ افزائی کی گئی ہوتی، ہمیں بے جا تنقید کا نشانہ نہ بنایا گیا ہوتا تو آج ہم بھی پُراعتماد شخصیت کے مالک ہوتے اور کامیابی کی کئی منازل طے کرچکے ہوتے۔ آپ اپنے اعتراض میں درست ہیں۔ لیکن اس مضمون میں جس سادہ طریقے سے احساسِ کمتری اور خود اعتمادی کے مسئلہ کو سمجھایا گیا ہے در حقیقت یہ مسئلہ اتنا آسان بھی نہیں ہے، یقیناً کئی پیچیدگیاں ہیں۔ بعض دفعہ تدبیر بھی کام نہیں کرتی اور تقدیر غالب آجاتی ہے، کبھی جسمانی بیماری تو کبھی نفسیاتی امراض، بہرحال بحیثیتِ مسلمان ہمیں اپنی ناکامیوں کو اپنی طرف منسوب کرنا ہوگا اور کمزوریوں کو دور کرکے کامیابی کی طرف سفر اختیار کرنا ہوگا۔ ماضی کی ناکامیوں کی زنجیریں توڑنی ہوں گی اور کامیابی کی طرف قدم بڑھانا ہوگا۔ احساسِ کمتری سے باہر آنے کے لئے آپ کو اپنی گزشتہ کامیابیوں کی فہرست بنانی ہوگی۔ چاہے وہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہوں۔ جہاں جہاں آپ ناکام رہے، ان ناکامیوں پر بھی غور کریں کہ مجھ سے کون سی غلطی ہوئی۔ مستقبل میں آنے والے چیلنجز کی تیاری کریں۔ کامیاب اور تجربہ کار لوگوں سے مشورہ لیں۔ اپنی Skills کو Enhance کریں (یعنی بڑھائیں) کامیابی کے لئے خود بھی دعا کریں اور دوسروں سے بھی دعا کروائیں۔ کوئی نہ کوئی اچھی نیت بھی کرلیں کہ اگر میں کامیاب ہوگیا تو فلاں نیک کام کروں گا۔ اور بالخصوص دوسروں کی تنقید سے نہ گھبرائیں۔

تندیِ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

وہ قارئین جو پُراعتماد شخصیت کے حامل ہیں ان سے التجا ہے کہ اپنی کامیابیوں کو اللہ پاک کی خاص رحمت سمجھیں، بصورتِ دیگر آپ خود پسندی، حُبِّ مدح، کفرانِ نِعَم اور غرور و تکبر جیسی مہلک بیماریوں کا شکار ہوجائیں گے۔ حقیقی خود اعتمادی وہ ہے جو آپ کی عاجزی میں اضافہ کرے۔

نئے لکھاری (New Writers)

نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

قراٰنِ کریم میں بارگاہِ نبوی کے آداب

محمد زاہد عطّاری
(درجۂ خامسہ، مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ، فیصل آباد)

نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان و عظمت بہت ہی بلند و بالا ہے۔ اللہ پاک نے قراٰنِ پاک میں 26 انبیائے کرام کا ذکر ان کے ناموں کے ساتھ فرمایا اور جہاں پر بھی انبیاء سے خطاب ہوا ان کے ناموں کے ساتھ خطاب فرمایا جیسے یٰمُوْسٰى، یٰۤاِبْرٰهِیْمُ لیکن جب اپنے محبوب کو خطاب فرمایا تو نام کی بجائے پیارے القابات (یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ، یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ) سے یاد فرمایا اور رہتی دنیا تک لوگوں کی تربیت کے لئے دربارِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آداب بیان فرمائے اور ان کو حکم دیا کہ جب وہ دربارِ رسالت میں حاضر ہوں تو ان آداب کو ملحوظ خاطر رکھیں۔ معزز قارئینِ کرام بارگاہِ رسالت کے ان آداب میں سے چند ملاحظہ کیجئے:

1 آواز پست رکھنا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے۔ (پ26، الحجرات:2) اس آیتِ مبارکہ میں اللہ پاک نے مسلمانوں کو دربارِ رسالت کا ادب سکھایا ہے کہ جب تم ان کی بارگاہ میں کچھ عرض کرو تو تم پر لازم ہے کہ تمہاری آواز ان کی آواز سے بلند نہ ہو بلکہ جو عرض کرنا ہے وہ آہستہ اور پست آواز سے کرو۔ (صراط الجنان، 9/397)

2 ادب سے پکارنا: ﴿لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔ (پ18، النور:63) اس آیت مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایسے نہ پکارو جیسے تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو بلکہ تم تعظیم، تکریم، توقیر، نرم آواز اور عاجزی و انکساری کے ساتھ ان کو پکارو۔ (صراط الجنان، 6/675 ماخوذاً)

3 رَاعِنَا نہ کہو: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں۔ (پ1، البقرۃ:104) نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وعظ کے دوران صحابۂ کرام عرض کرتے تھے "رَاعِنَا" تو یہودی گستاخانہ لحاظ سے یہ لفظ کہتے تھے۔ تو اللہ پاک نے حکم فرمایا کہ "رَاعِنَا" کے بجائے "اُنْظُرْنَا" کہو تاکہ کسی قسم کی گستاخی کا شبہ نہ رہے۔

(تفسیر کبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ:104، 1/634)

4 مغفرت کے لئے دربارِ رسالت میں حاضری: ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔(پ5،النسآء:64)

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بندوں کو حکم ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر توبہ و استغفار کریں اگرچہ اللہ پاک ہر جگہ سنتا اور دیکھتا ہے مگر پھر بھی اس نے یہی حکم فرمایا کہ اگر میری طرف توبہ چاہو تو میرے محبوب کے حضور حاضر ہو جاؤ۔(فتاویٰ رضویہ،15/654ماخوذاً)

5 رسولُ اللہ سے آگے نہ بڑھو: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔(پ26،الحجرات:1) مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ حکم سب کو عام ہے، یعنی کسی بات میں، کسی کام میں حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے آگے ہونا منع ہے۔ اگر حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہمراہ راستہ میں جارہے ہوں تو آگے آگے چلنا منع ہے، اگر ساتھ کھانا ہو تو پہلے شروع کر دینا ناجائز، اسی طرح اپنی عقل اور اپنی رائے کو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رائے سے مقدم کرنا حرام ہے۔(شانِ حبیب الرحمٰن، ص224)

اس کے علاوہ اور بھی بہت سی آیات میں بارگاہِ رسالت کے آداب کا ذکر ہے۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ وہ ہمیں دربارِ مصطفےٰ کی بار بار باادب حاضری نصیب فرمائے۔ آمین

کتاب اللہ کے 5 حقوق

اُمِّ مدثر عطاریہ
(جامعۃُ المدینہ خوشبوئے عطار گرلز واہ کینٹ)

اللہ کریم نے اپنے محبوب اور قراٰنِ پاک کے ذریعے ہم گنہگاروں پر احسان فرمایا۔ قراٰنِ کریم نور بھی ہدایت بھی، دلوں کی راحت بھی ہے اور شفا بھی، عذاب سے ڈھال بھی ہے اور جہنم سے نجات بھی اور اس کا پڑھنا افضل عبادت۔ اس کے عجائب و غرائب کا احاطہ قلم نہیں کر سکتا۔ جس طرح حقوقُ اللہ اور حقوقُ العباد ہیں اسی طرح قراٰنِ عظیم کے بھی کچھ ظاہر و باطنی آداب و حقوق ہیں۔ جو کہ قراٰنِ کریم اور احادیثِ مبارکہ میں بیان فرمائے گئے ہیں:

1 قراٰنِ کریم کے حقوق میں سے ہے کہ اسے باوضو چھوا جائے۔ اللہ ربُّ العزت قراٰنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اسے نہ چھوئیں مگر باوضو۔(پ27،الواقعۃ:79) حدیث شریف میں بھی اس چیز کا حکم دیا گیا ہے کہ قراٰنِ پاک کو وہی ہاتھ لگائے جو پاک ہو۔ (معجم صغیر،2/139)

2 قراٰنِ پاک کا ایک حق اس کو سمجھنا، اس میں غور و فکر کرنا بھی ہے۔ اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: ﴿اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تو کیا غور نہیں کرتے قرآن میں۔ (پ5،النسآء:82)

3 امت پر قراٰنِ کریم کا ایک حق یہ بھی ہے کہ اس کی پیروی کی جائے قراٰنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَ اتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ برکت والی کتاب ہم نے اتاری تو اس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری کرو کہ تم پر رحم ہو۔(پ8،الانعام:155)

4 قراٰنِ کریم کا ایک حق یہ بھی ہے کہ جب اسے پڑھا جائے تو سننے والے غور سے سنیں اور خاموش رہیں۔ اسی لئے امام کے پیچھے مقتدی کو قراءت کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو۔(پ9،الاعراف:204)

5 قراٰنِ پاک کا ایک حق یہ بھی ہے کہ اسے خوش الحانی

اور تجوید و قراءت کا خیال رکھتے ہوئے پڑھا جائے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ پاک نے اپنے نبی کو جتنا خوش الحانی سے تلاوتِ قراٰن کا حکم دیا اتنا کسی اور چیز کا نہ دیا۔

(مشکاۃ، 1/411، حدیث:2192)

ان کے علاوہ بھی قراٰنِ کریم کے حقوق ہیں، دل میں کلامِ الٰہی کی عظمت و ہیبت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پھر اس کی تلاوت کی جائے تو یقیناً اس کی برکتیں حاصل ہونگی اور حلاوت نصیب ہو گی اللہ کریم توفیق عطا فرمائے۔ یہ بات یاد رکھئے جب تلاوت کرنی ہے تو تجوید کے ساتھ کہ ت ط، د ض، س ث میں واضح فرق کرنے کا خیال رکھا جائے کہ اگر غلط پڑھا اور معنی بدل گئے تو یہ بہت بڑی جُرأت ہے۔ احیاءُ العلوم میں ہے: قراٰنِ کریم اپنے غلط پڑھنے والے قاری پر لعنت کرتا ہے۔ (احیاء العلوم، 1/364) دعوتِ اسلامی کے مدرسۃُ المدینہ سے قراٰنِ پاک صحیح پڑھنا سیکھا جاسکتا ہے۔

اللہ پاک ہمیں قراٰنِ کریم کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بہتان کی مذمت احادیث کی روشنی میں

محمد محسن
(درجۂ سابعہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ غوث اعظم کراچی)

کسی مسلمان کا برائیوں اور گناہوں میں مبتلا ہونا بلاشبہ بُرا ہے لیکن اس سے زیادہ برا کسی پر گناہوں کا جھوٹا الزام لگانا ہے۔ ہمارے معاشرے میں جو برائیاں ناسور کی طرح پھیل رہی ہیں ان میں سے ایک تہمت و بہتان بھی ہے۔ جس نے ہماری زندگی کے سکون کو برباد کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ کسی پر جان بوجھ کر بہتان لگانا انتہائی برا کام ہے۔ اس کی مذمت احادیث میں بھی بیان کی گئی ہے۔ 5 احادیث آپ بھی پڑھئے:

(1) نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کسی مسلمان کی برائی بیان کرے جو اس میں نہیں پائی جاتی تو اس کو اللہ پاک اس وقت تک ردغۃُ الخبال (یعنی جہنم کی وہ جگہ جہاں جہنمیوں کا خون اور پیپ جمع ہوگا، اس) میں رکھے گا جب تک اس کے گناہ کی سزا پوری نہ ہو۔ (ابو داؤد، 3/427، حدیث:3597)

(2) جس نے کسی مسلمان کو ذلیل کرنے کی غرض سے اس پر الزام عائد کیا تو اللہ پاک جہنم کے پل پر اسے روک لے گا یہاں تک کہ اپنے کہنے کے مطابق عذاب پالے۔

(ابو داؤد، 4/355، حدیث:4883)

(3) جھوٹے گواہ کے قدم ہٹنے بھی نہ پائیں گے کہ اللہ پاک اس کے لئے جہنم واجب کر دے گا۔

(ابن ماجہ، 3/123، حدیث:2373)

(4) نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی پاک دامن عورت پر زِنا کی تہمت لگانا سو سال کی نیکیوں کو برباد کرتا ہے۔ (معجم کبیر، 3/169، حدیث:3023)

(5) حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان سے استفسار فرمایا: کیا تم جانتے ہو، مفلس کون ہے؟ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے عرض کی: ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ درہم ہو اور نہ ہی مال، ارشاد فرمایا: میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا لیکن اس نے فلاں کو گالی دی ہو گی، فلاں پہ تہمت لگائی ہو گی۔ فلاں کا مال کھایا ہو گا، فلاں کا خون بہایا ہو گا اور فلاں کو مارا ہو گا، تو اس کی نیکیوں میں سے ان سب کو ان کا حصہ دے دیا جائے گا۔ اگر اس کے ذمے آنے والے حقوق پورے ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان لوگوں کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (مسلم، ص1069، حدیث:6579)

اللہ پاک ہمیں بہتان لگانے اور الزام تراشی سے محفوظ فرمائے اور ہمارے اعضاء کو اپنی اطاعت و خوشنودی والے کاموں میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تحریری مقابلے میں موصول ہونے والے 208 مضامین کے مؤلفین

مضمون بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام: **کراچی:** عبد الرحیم عطّاری، محمد جلیل، محمد اریب، محمد عمر فاروق، سید زین العابدین، احمد رضا عطّاری، ہدایت اللہ، محمد بلال، محمد الیاس عطّاری مدنی، حافظ افنان عطّاری، ارباب علی، محمد محسن عطّاری، سید زید عطّاری۔ **لاہور:** منیب عطّاری مدنی، کلیم اللہ چشتی، مبشر رضا عطّاری، تنویر احمد، طاہر علی عطّاری قادری، فیصل یونس، محمد مدثِر عطّاری۔ **قصور:** محمد احمد رضا، حبیب الرحمٰن عطّاری، علی حیدر، احمد رضا۔ **فیصل آباد:** ذوالقرنین احمد عطّاری، محمد شبیر رضا عطّاری، عطاء المصطفٰی صدیق، محمد زاہد عطّاری۔ **راولپنڈی:** طلحہ خان عطّاری، محمد سعید، احمد رضا عطّاری، **ملتان:** حمزہ محمود عطّاری، محمد شاہ زیب۔ **حیدرآباد:** سید فصیح الحسن عطّاری، غلام نبی عطّاری۔ **مختلف جامعاتُ المدینہ:** عون رضا مدنی، میر احسان الحق خورشیدی، محمد احمد فرید، ظہیر احمد، محمد زوہیب عطّاری۔

مضمون بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام: **سیالکوٹ:** بنتِ ثاقب، بنتِ فقیر حسین، بنتِ یوسف، بنتِ اشرف، بنتِ اصغر، بنتِ اعجاز، بنتِ اللہ رحم، بنتِ امجد، بنتِ تنویر، بنتِ محمد تنویر، بنتِ جہانگیر، بنتِ خالد، بنتِ خلیل، بنتِ خوشی محمد، بنتِ عبد الرزاق، بنتِ زمان، بنتِ سلیم، بنتِ شبیر، بنتِ شمس، بنتِ شہباز، بنتِ شوکت، بنتِ صابر حسین، بنتِ طارق محمود، بنتِ ظہیر احمد، بنتِ عبد القدیر، بنتِ عرفان، بنتِ محمد جان، بنتِ محمد شفیق، بنتِ محمود، بنتِ وارث، بنتِ یاسین، بنتِ یوسف، اُمِّ ہلال، بنتِ امیر حیدر، بنتِ جمیل، بنتِ ذوالفقار علی، بنتِ ذوالفقار، بنتِ رحمت، بنتِ رشید، بنتِ رمضان، بنتِ سجّاد، بنتِ سعید، بنتِ شاہد، بنتِ شبیر، بنتِ شفیق، بنتِ شہباز، بنتِ طارق محمود (گلبہار)، بنتِ ظہور، بنتِ غلام مصطفٰے، بنتِ مالک، بنتِ محمد حسین، بنتِ منوّر، بنتِ محمد منیر، بنتِ منیر حسین، بنتِ اصغر علی، بنتِ اصغر، بنتِ افضل، بنتِ اقبال، بنتِ آصف، بنتِ جاوید، بنتِ رضا حسین، بنتِ سلیم، بنتِ شاہد (معراجکے)، بنتِ شفیق احمد، بنتِ شہباز، بنتِ عزیز بھٹی، بنتِ غفور احمد، بنتِ لیاقت، بنتِ محمد شفیق، بنتِ محمد شفیق (فیضانِ شریعت)، بنتِ عارف، بنتِ محمود حسین، بنتِ نعیم، بنتِ سلیم، بنتِ شمس الدین، بنتِ عارف، بنتِ عبد الستار، بنتِ جاوید، بنتِ عبد الستار (فیضانِ عائشہ صدیقہ)۔ **کراچی:** اُمِّ سلمہ مدنیہ، بنتِ اسماعیل مدنیہ، بنتِ محمود مدنیہ، بنتِ امجد مدنیہ، اُمِّ حسّان مدنیہ، بنتِ اکرم، بنتِ اظہر، بنتِ ذوالفقار، اُمِّ عائشہ، بنتِ شہزاد، بنتِ عدنان، بنتِ ساجد الرحمٰن، بنتِ امتیاز، بنتِ اسلام الدین، بنتِ رشید خان، بنتِ زاہد، بنتِ شاہد، بنتِ طفیل الرحمٰن، بنتِ عبد الرشید، بنتِ محمد علی، بنتِ محمد ندیم، بنتِ منظور، بنتِ طفیل الرحمٰن (جامعہ فیضِ مدینہ)، بنتِ حبیب الرحمٰن، بنتِ منصور۔ **کوٹ ادّو:** بنتِ رب نواز، بنتِ مشتاق۔ **گوجرانوالہ:** بنتِ ظفر، بنتِ غلام علی۔ **لالہ موسیٰ:** بنتِ احسان، بنتِ ارشد، بنتِ اصغر، بنتِ الطاف، بنتِ جعفر، بنتِ حنیف، بنتِ سجّاد بنتِ ظفر، بنتِ عابد حسین، بنتِ عبد الرحمٰن، بنتِ عبد المالک، بنتِ عبد الوحید، بنتِ غلام سرور، بنتِ محمد عابد، بنتِ نعیم، اُمِّ معاذ۔ **واہ کینٹ:** اُمِّ مدثّر، بنتِ آصف، بنتِ سلطان، بنتِ شوکت، بنتِ نوید۔ **لاہور:** بنتِ رشید، بنتِ ابرار، بنتِ راشد، بنتِ زاہد، بنتِ شاہد، بنتِ شفیق، بنتِ فاروق، بنتِ مبشر۔ **میرپور خاص:** بنتِ فضل، بنتِ منظور، **بہاولپور:** بنتِ اعظم، بنتِ اقبال، بنتِ ذوالفقار، بنتِ سرور، بنتِ عبد اللہ، بنتِ قاسم۔ **اسلام آباد:** بنتِ فاروق، بنتِ عمر۔ **اوکاڑا:** بنتِ بشیر، بنتِ عمران۔ **فیصل آباد:** بنتِ اشرف، بنتِ اقبال۔ **متفرق شہر:** بنتِ فلک شیر (جوہر آباد)، بنتِ جاوید (حیدر آباد)۔

ان مؤلفین کے مضامین 10 دسمبر 2022ء تک ویب سائٹ news.dawateislami.net پر اپلوڈ کر دیئے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

تحریری مقابلہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے عنوانات (برائے مارچ 2023ء)

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20 دسمبر 2022ء

(1) قراٰنِ کریم میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی صفات (2) اہلِ بیت اطہار علیہمُ الرّضوان کے 5 حقوق (3) بدکاری کی مذمت احادیث کی روشنی میں

مضمون لکھنے میں مدد (Help) کے لئے ان نمبرز پر رابطہ کریں:

صرف اسلامی بھائی: +923012619734 صرف اسلامی بہنیں: +923486422931

ماہنامہ "فیضانِ مدینہ" کی کہانی اسی کی زبانی

مولانا ابنِ نور محمد عطّاری مَدَنی*

میں "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ہوں، دسمبر 2022ء میں میری عمر چھ سال ہوچکی ہے، یہ اللہ پاک کا کرم ہے کہ آپ قارئین نے مجھے اپنے دل میں جگہ دی، اس پر میں آپ کا شکر گزار ہوں! اللہ کریم دعوتِ اسلامی کے بانی و امیر شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ، مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مُدَّ ظِلُّہُ العالی اور دیگر اراکینِ شوریٰ کا بھلا کرے کہ جن کی خواہش، دعاؤں اور کوششوں سے میرے اِجراء کی راہیں کھلیں اور المدینۃُ العلمیہ اور دارالافتاء اہلِ سنّت کے ان عُلما و مفتیانِ کرام اور معاونین کو جزائے خیر دے کہ جنہوں نے مختلف علمی، اصلاحی، تحقیقی اور پُر مَغز مضامین لکھ کر مجھے سنوارا، نکھارا اور لائقِ تحسین بناکر مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے کے قابل بنایا۔

ستمبر 2016ء میں میرے ظہور میں آنے کے کئی مَراحل کامیابی سے طے ہوگئے تھے مگر کچھ قانونی پیچیدگیوں اور رکاوٹوں کی وجہ سے اس عالَمِ ناپائیدار میں ظاہر نہ ہوسکا، مجھ سے محبت کرنے والوں نے اپنی کوششیں جاری رکھیں، پھر اکتوبر 2016ء میں پوری امید تھی کہ میں آپ کے ہاتھوں میں پہنچ جاتا لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا لہٰذا اس بار بھی میری آپ سے ملاقات نہ ہوسکی۔ چند ماہ اور گزر گئے مگر میرے چاہنے والوں نے اپنے قدم پیچھے نہ ہٹائے اور اپنی کوششیں مزید تیز کردیں، آخر کار شرعی تقاضوں اور قانونی مراحل کو طے کرتے ہوئے پہلی مرتبہ جنوری 2017ء / ربیعُ الآخر 1438ھ میں عاشقانِ رسول کی عالمگیر تحریک دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ سے میرا اجراء ہوگیا۔ مجھے رنگین اور بلیک اینڈ وائٹ دونوں طرح کی اشاعت کا اعزاز حاصل ہوا۔ مبلغین نے مجھے ہاتھوں ہاتھ خریدا، چوما اور سینے سے لگایا، پھر اپنے گھروں تک پہنچایا، دوستوں اور رشتہ داروں کو تحفے میں پیش کیا، میری خوشی تو اس وقت قابلِ دید تھی جب میں عُلمائے کرام کے ہاتھوں کے بوسے لے رہا تھا۔

میں گھر بھر کے افراد کی آنکھ کا تارا بن گیا، کبھی بزرگ حضرات نے مجھے اپنے ہاتھوں میں لیا تو کبھی بچّوں نے میرے مضامین پڑھے اور سنے، کبھی اسلامی بہنوں نے میرے مضامین کا مطالعہ کیا تو کبھی نوجوانوں نے میرے ذریعے اپنے مسائل کو پہچانا، کبھی تاجر حضرات اپنی کاروباری الجھنیں سلجھاتے نظر آئے تو کبھی اہلِ خانہ مدنی کلینک وروحانی علاج سے فائدہ اٹھاتے دکھائی دیئے۔ جہاں صحابہ و اولیا کی

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

سیرت کے موتیوں نے گھر کا آنگن چمکایا وہیں بزرگوں کے فرامین نے گھر بھر کو مہکا دیا۔

میرے نگرانِ محترم رکنِ شوریٰ مولانا ابوماجد محمد شاہد عطّاری مدنی نے چند ذمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی کے مشورے سے مجھے 12 حصوں میں تقسیم کروایا ہے:

1 قراٰن و حدیث 2 فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت 3 دارُالافتاء اہلِ سنّت 4 مضامین 5 تاجروں کے لئے 6 بزرگانِ دین کی سیرت 7 متفرق 8 صحت و تندرستی 9 قارئین کے صفحات 10 بچّوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" 11 اسلامی بہنوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" 12 اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہے۔

آپ کو پتا ہے میرے تین بہت ہی اچھے اور خصوصی دوست (یعنی شمارے) بھی ہیں۔ ایک **"فیضانِ امام اہلِ سنّت"** ہے جس سے آپ کی ملاقات 25 صفر 1440 ہجری کو حُضور سیّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کے 100 سالہ عرس کے موقع پر ہوئی، دوسرا **"فیضانِ علم و عمل"** ہے جس سے آپ دعوتِ اسلامی کے جامعاتُ المدینہ کی سلور جوبلی کے موقع پر نومبر 2021ء میں ملے، اور تیسرا **"فیضانِ دعوتِ اسلامی"** ہے جس سے آپ کی ملاقات 2 ستمبر 2022ء کو دعوتِ اسلامی کے اکتالیسویں یومِ تاسیس کے موقع پر ہوئی۔ میرے ان دوستوں سے آپ کی ملاقات کروانے کے لئے میرے اراکین جن جن کٹھن مراحل سے گزرے ہیں، یہ مجھے ہی پتا ہے۔

اب ذرا یہ بھی سنتے جایئے کہ میں ہر ماہ کتنے مراحل سے گزر کر آپ حضرات کے ہاتھوں میں پہنچتا ہوں:

سب سے پہلے یہ طے کیا جاتا ہے کہ کن کن موضوعات کو میرے دامن میں بھرا جائے، یہ کٹھن مرحلہ میرے ایڈیٹر مولانا راشد علی عطّاری مدنی میرے چیف ایڈیٹر مولانا ابورجب آصف عطّاری مدنی کی مشاورت و راہنمائی سے طے کرتے ہیں۔ موضوعات طے ہونے کے بعد یہ موضوعات مُؤلِّفین کو بھیجے جاتے ہیں، مؤلفین خوب محنت و لگن سے میرے لئے مضامین لکھتے ہیں اور اس بات کا خاص خیال رکھتے ہیں کہ صرف کسی کتاب سے نقل نہ کریں بلکہ کچھ نیا لکھیں، ہر منقولی بات کا حوالہ بھی ضرور دیتے ہیں، مؤلفین مضامین لکھنے کے بعد میرے گھر (یعنی ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے آفس) بھیج دیتے ہیں، جہاں میرے گھر کے افراد (یعنی ماہنامہ آفس کے مدنی علما) شدّت سے ان مضامین کے منتظر ہوتے ہیں۔

مضامین پہنچتے ہی ان کی جانچ پرکھ کا آغاز ہوجاتا ہے، کبھی تحریر کو پرکھتے ہیں تو کبھی حوالہ جات کو، مضامین کی زیب و زینت (یعنی مشکل الفاظ کے معنی اور ان پر اعراب، رموز و اوقاف، فونٹ اسٹائل اور فونٹ سائز وغیرہ) کو بھی بڑی باریکی سے پرکھا اور کمی کی صورت میں اس کا ازالہ کیا جاتا ہے۔

گھر کے افراد میرے مضامین کو بنا سنوار کر شعبہ نظرِ ثانی کے سپرد کرتے ہیں جہاں ان کے حُسن و کردار اور خوبیوں میں اضافہ اور ممکنہ خامیوں کو ختم کرنے کی پوری کوشش کی جاتی ہے۔ نظرِ ثانی کے تین اہم مراحل سے گزرنے کے بعد یہ مضامین شرعی اور تنظیمی تفتیش کے لئے روانہ کردیئے جاتے ہیں۔ شرعی و تنظیمی تفتیش کے اہم مراحل سے پاس ہونے کے بعد جب میرے مضامین واپس اپنے گھر (یعنی آفس ماہنامہ فیضانِ مدینہ) پہنچتے ہیں تو بڑی خندہ پیشانی سے ان کا استقبال کیا جاتا ہے، اس موقع پر میرے گھر میں مضامین کا انتظار یوں ہی ہوتا ہے جیسے کوئی عرصہ دراز کا بچھڑا گھر لوٹا ہو، بہر کیف دارُالافتاء اہلِ سنّت کی جانب سے کی گئی راہنمائی کے مطابق مضامین کو فائنل کیا جاتا ہے، اب ایک بار پھر خوبیوں اور خامیوں کو پرکھنے (یعنی پروف ریڈنگ، انگلش الفاظ، اعراب، نمبرنگ، اسٹارز وغیرہ کی چیکنگ) کا وقت آجاتا ہے۔ یہ مرحلہ مکمل ہوتے ہی میرے مضامین کی پیج سیٹنگ اور فائنل فارمیشن کے بعد ڈیزائنر کے پاس بھیجنے کے لئے EPS بنانے کا وقت آجاتا ہے۔ یہاں میں ڈیزائنر بھائی کا تعارف کروانا چاہوں گا۔ ہمارے گھر (یعنی ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے آفس) میں دو ڈیزائنر بھائی بھی ہیں، جو کہ ہر مضمون کے موضوع کے موافق ڈیزائن تیار کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ میرا معنوی حُسن مؤلفین، منتظمین اور مجلس کی وجہ سے ہے تو میرا ظاہری حُسن ڈیزائنر بھائیوں کی محنت کا نتیجہ ہے، اللہ ان کو سلامت رکھے، میری خوبصورتی کے لئے بہت

محنت کرتے ہیں، کبھی کبھی تو ایک ڈیزائن کئی کئی بار بنانا پڑتا ہے جس میں بہت محنت ہوتی ہے، ان کی کوشش ہوتی ہے کہ ہر ماہ ہر موضوع کا نیا ڈیزائن ہو، سال میں کبھی ایک آدھ بار موضوع کی پیچیدگی سے مجبور ہو کر پُرانے سے ملتا جلتا ڈیزائن بھی بنا دیتے ہیں، لیکن مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ ڈیزائننگ کا مرحلہ بھی کئی مراحل پر مبنی ہے۔ اولین ڈیزائننگ کے بعد پھر پروف ریڈنگ ہوتی ہے، جس میں دیکھا جاتا ہے کہ کوئی لفظ یا جملہ ٹوٹ نہ گیا ہو، کوئی ڈیزائن، مؤلف، سلسلہ یا موضوع کا نام رہ نہ گیا ہو یا غلط نہ ہو گیا ہو۔ پروف ریڈنگ کے بعد سامنے آنے والی خامیوں کا ازالہ کیا جاتا ہے۔ میرے رنگین ایڈیشن کے مضامین میں آپ نے دیکھا ہو گا کہ کچھ جملے یا الفاظ مختلف رنگوں سے مزین ہوتے ہیں، یہ بھی ایک اہم مرحلہ ہوتا ہے، جس پر کافی محنت ہوتی ہے۔ اس سب تراش خراش کے بعد میرے مضامین ایڈیٹر مولانا راشد علی عطّاری مدنی کے پاس بھیجے جاتے ہیں جو کہ فائنل چیکنگ کے بعد چیف ایڈیٹر مولانا ابورجب محمد آصف عطّاری مدنی صاحب کو بھیج دیتے ہیں۔ چیف ایڈیٹر صاحب بڑی دقیق نظری سے اس کی فائنل چیکنگ کرتے ہیں اور اگر کوئی خامی نظر آئے تو اس کی نشاندہی فرماتے ہیں جس کا ازالہ کیا جاتا ہے۔ چیف ایڈیٹر صاحب کے اطمینان کے بعد تمام مضامین کو ایک خاص ترتیب میں رکھنے کا مرحلہ شروع ہو جاتا ہے، ایک صفحے سے کم یا زیادہ والے مضامین کو بڑی محنت و سوچ سے ایک خاص ترتیب دی جاتی ہے۔ دو صفحات کے مضامین کو بھی ایک خاص ترتیب میں رکھنا ہوتا ہے، نیز اگر کسی مضمون کا بقیہ بنتا ہو تو اس کا بھی خاص خیال رکھنا ہوتا ہے۔ ان سب محنت طلب امور کی تکمیل کے بعد میرے تمام مضامین کی ڈیزائن فائلوں کو یکجا کرنے کا وقت آجاتا ہے، یوں سمجھئے کہ بکھرے موتیوں کی مالا بنانے کا وقت آجاتا ہے۔ میرے گھر والے اسے **"وَن فائل"** بنانا کہتے ہیں۔ وَن فائل بننے کے بعد میری فائل المدینۃُ العلمیہ کے ناظمِ اعلیٰ مولانا محمد آصف خان عطّاری مدنی کے ذریعے پرنٹنگ کے مراحل میں چلی جاتی ہے۔ بڑی بڑی مشینوں میں سے گزرتے ہوئے میں رنگین اور سادہ دونوں صورتوں میں تیار ہو کر مکتبۃُ المدینہ کے وئیر ہاؤس پہنچ جاتا ہوں جہاں سے مجھے آپ لوگوں تک پہنچانے کا کام شروع ہو جاتا ہے۔

ایک بات بتانا تو میں بھول ہی گیا۔۔۔ میرے مضامین جب اردو زبان میں مکمل فائنل ہو جاتے ہیں تو پھر انہیں انگلش، عربی، ہندی، گجراتی، بنگلہ اور سندھی زبان میں ترجمہ کرنے کے لئے بھیج دیا جاتا ہے یوں اللہ کے کرم سے میں سات زبانوں میں شائع ہو کر عاشقانِ رسول تک پہنچتا ہوں۔

یہاں پر میں ان محبین کا ضرور بتانا چاہوں گا جو سات زبانوں میں میرا وجود قائم رکھنے کے لئے سخت محنت کرتے ہیں۔ چیف ایڈیٹر مولانا ابورجب محمد آصف عطّاری مدنی اور ایڈیٹر مولانا راشد علی عطّاری مدنی کے علاوہ میرے گھر میں تقریباً 9 افراد ہیں۔ مولانا محمد بلال عطّاری مدنی اور مولانا حفیظُ الرّحمٰن عطّاری مدنی مجھے گھر میں سجانے سنوارنے (یعنی مضامین موصول ہونے سے ڈیزائننگ تک) کے مراحل سے گزارتے ہیں اور ان کاموں میں مولانا سیّد عمران اختر عطّاری مدنی، مولانا عدنان احمد عطّاری مدنی، مولانا اویس یامین عطّاری مدنی، مولانا محمد جاوید عطّاری مدنی، مولانا محمد نواز عطّاری مدنی، گرافکس ڈیزائنر یاور احمد انصاری اور شاہد علی حسن کی خدمات حاصل کرتے ہیں۔

جبکہ میرے وجود پر موجود ہر ہر لفظ اور جملے کو شرعی اعتبار سے غلطیوں سے محفوظ کرنے کے لئے دارُ الافتاء اہلِ سنّت کے مفتی جمیل احمد غوری صاحب میرا بغور مطالعہ کرتے ہیں۔

اتنا کچھ ہونے کے بعد آپ کے ہاتھوں میں پہنچنے کے لئے مجھے ہیڈ آف ڈیپارٹ مولانا مہروز علی عطّاری مدنی کی قدم قدم پر ضرورت ہوتی ہے کیونکہ میری پرنٹنگ، سرکولیشن، بلنگ، ڈسپیچنگ اور خرید و فروخت کے تمام معاملات وہی تو مکمل کرواتے ہیں۔

اللہ کریم پیارے پیرو مرشد شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، ان کی مجلسِ شوریٰ کے تمام اراکین اور میرے گھر (ماہنامہ فیضانِ مدینہ آفس) کے تمام افراد کو خیر و سلامتی بھری لمبی زندگی عطا فرمائے تاکہ میں آپ تک یونہی ہر ماہ پہنچتا رہوں۔

خوابوں کی دنیا

قارئین کی طرف سے موصول ہونے والے چند منتخب خوابوں کی تعبیریں

مولانا محمد اسد عطاری مدنی*

خواب: میری خالہ نے خواب میں (15 سال پہلے فوت ہونے والے) اپنے مرحوم والد کو دیکھا کہ وہ فوت ہو گئے ہیں، جب ان کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو ان کی قبر چھوٹی ہوتی ہے (یعنی تنگ پڑ جاتی ہے) اس پر وہ قبر میں ہی اِدھر اُدھر ٹانگیں مارنا شروع کر دیتے ہیں اور میری خالہ سے کہتے ہیں: مجھے قبر سے نکالو میری قبر چھوٹی ہے، اس پر میری خالہ (خواب میں) بہت رونے لگتی ہیں اور ان کی آنکھ کھل جاتی ہے۔

تعبیر: اللہ پاک ان کی مغفرت فرمائے اور قبر کی منزل آسان فرمائے۔ فوت شدہ کو بُری حالت میں دیکھنا اچھا نہیں ہوتا البتہ آپ ان کے لئے دعا اور ایصالِ ثواب کریں اور ان کی نمازوں اور روزوں کا فدیہ بھی ادا کر دیں۔

خواب: کئی سال پہلے مجھے خواب آیا تھا کہ میرے مرشدِ کریم حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ اور میں ایک بڑے گراؤنڈ میں اکیلے ہیں، ہر طرف اندھیرا اور سناٹا تھا، اچانک بہت تیز ایک روشنی چمکی۔ اس کی تعبیر کیا ہو گی؟

تعبیر: آپ کا خواب اچھا ہے۔ امیرِ اہلِ سنّت کی برکت ملے گی، آپ ان کے فرامین پر عمل کرتے رہیں۔ ترقی، خوشحالی اور نیکی آپ کا مقدّر ہو گی۔ اِن شآءَ اللہ

خواب: میں اپنے گھر کی سیڑھیوں پر چڑھ رہی تھی کہ اتنے میں میرے منسوب آ گئے۔ میری نند ان سے کہتی ہے کہ فلاں عورت آپ پر جادو کروا رہی ہے اس کو روک سکتے ہیں تو روک لیجئے ورنہ وہ ہم پر جادو کروا دے گی۔ میں یہ سن کر اس عورت کے گھر جانے کے لئے نکلتی ہوں، راستے میں اس عورت کا بھائی ملتا ہے، میں اس سے معلوم کرتی ہوں کہ کہاں جا رہے ہو؟ وہ کہتا ہے یہ تعویذ لے کر جا رہا ہوں اور تعویذ دکھاتا ہے۔ میں پھر اس عورت کے گھر پہنچ جاتی ہوں۔

تعبیر: خواب کی بنیاد پر کسی کے بارے میں جادو کروانے کا حکم نہیں لگایا جا سکتا۔ بعض اوقات شیطان مسلمانوں کو آپس میں لڑوانے کیلئے اس طرح کے خواب دکھاتا ہے۔ لہٰذا آپ اس خواب کو اہمیت نہ دیں بلکہ رشتہ کے معاملے میں جو ظاہری اسباب اختیار کئے جاتے ہیں ان ہی کے مطابق معاملات طے کرنے چاہئیں۔ البتہ اپنی حفاظت کے لئے وظائف پڑھنا اور تعویذات وغیرہ استعمال کرنا ضرور مفید رہے گا۔ اِن شآءَ اللہ

کیا آپ اپنے خواب کی تعبیر جاننا چاہتے ہیں؟

خواب کی تفصیلات بذریعہ ڈاک ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے پہلے صفحے پر دیئے گئے ایڈریس پر بھیجئے یا اس نمبر پر واٹس ایپ کیجئے۔ +923012619734

*نگرانِ مجلس مدنی چینل

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

1 مولانا اشفاق احمد عطّاری مدنی (شعبہ جائزہ، پاکستان مشاورت آفس): مَاشَآءَ اللہُ الکریم "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا ہر مضمون بے مثال ہے، علمِ دین کا خزانہ ہے۔ ناقص مشورہ ہے کہ **"دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کا تعارف اور ان کی دینی خدمات"** کے موضوع پر بھی سلسلہ شروع کیا جائے۔

2 محمد عدیل شہزاد (ٹیچر گورنمنٹ پرائمری اسکول ڈیرہ حاجی وریام، جھنگ، پنجاب): ہماری دلچسپی خواہ کسی بھی موضوع میں کیوں نہ ہو، "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں ہماری دلچسپی کا ہر موضوع موجود ہے۔ عقائد کا بیش بہا خزانہ، درستگیِ اعمال، معاملات (تجارت) کے احکامات بچوں اور خواتین کی تربیت بلکہ ہر لحاظ سے یہ ماہنامہ انتہائی معلومات کا ذخیرہ اپنے اندر سموئے ہوئے ہوتا ہے، میں اپنے محکمۂ تعلیم کے افسران، اساتذہ اور طلبہ کو "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنے کی دعوت دیتا ہوں۔

متفرق تأثرات

3 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کی زندگی کے واقعات بھی شامل کرنے کی گزارش ہے۔ (عبید رضا عطّاری، سمہ سٹہ، بہاولپور) 4 میں اور میرے گھر والے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت شوق سے پڑھتے ہیں، ہمیں اس سے بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، اسلامی history اور بہت سے مسئلے بھی پتا چلتے ہیں۔ (افنان احمد، رحیم یار خان) 5 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت زبردست میگزین ہے، اس میں کافی باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں، میرا بیٹا **بچوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** شوق سے پڑھتا ہے، اس کے تمام سلسلے بہت اچھے ہیں، پڑھ کر دل کو سکون ملتا ہے۔ (عاطف محمود، لاہور) 6 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں قاری خلیل عطّاری کے گھریلو طبی علاج بھی شامل کرنے کی التجا ہے۔ (عمران عطّاری، گوجرانوالہ) 7 مَاشَآءَ اللہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بچوں، بڑوں، مَردوں، عورتوں اور بوڑھوں سب کے لئے معلومات سے بھرپور ایک بہترین میگزین ہے۔ (سعد عطّاری، طالبِ علم جامعۃُ المدینہ ڈیفنس، لاہور) 8 اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جب سے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" جاری ہوا ہے تب سے ہمارے گھر آرہا ہے، یہ بہت ہی پیارا میگزین ہے، اس سے ہمیں بہت علمِ دین حاصل ہوتا ہے، ہماری انفرادی کوشش سے 12 ماہنامے اور گھروں میں بھی جاتے ہیں۔ (اُمِّ عبد الرافع، ٹنڈو الٰہ یار، سندھ) 9 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھ کر ایمان تازہ ہوجاتا ہے، دل کو سکون ملتا ہے، اس سے ہمیں ہر مہینے کے اہم واقعات کا پتا چل جاتا ہے، **بچوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** بھی بہت معلوماتی ہوتا ہے۔ (بنتِ آصف، کراچی) 10 مَاشَآءَ اللہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت زبردست میگزین ہے، میری بیٹی جو ٹھیک سے اُردو پڑھنا نہیں جانتی لیکن اس میں موجود کوپن fill کرنے کے لئے بغیر کسی کی مدد کے خود سے کہانیاں پڑھ کر کوپن fill کرتی ہے۔ (اُمِّ احمد رضا، کراچی) 11 مجھے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" سے بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، اس میں موجود بچّوں کی کہانیاں پڑھ کر مجھے بہت مزہ آتا ہے۔ (بنتِ راجہ شکیل، اسلام آباد) 12 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" سے ہمیں بہت سی معلومات حاصل ہورہی ہیں، جو باتیں نہیں معلوم تھیں اس کے ذریعے معلوم ہورہی ہیں **"مدنی مذاکرے کے سوال جواب"** اور **"دارُالافتاء اہلِ سنّت"** کے سوال جواب سے ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو ملا ہے، اس میگزین میں موجود کہانیاں سُن کر بچے بھی بہت خوش ہوتے ہیں۔ (بنتِ نعیم احمد، میرپور خاص)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

آؤ بچّو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

سنت رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی

مولانا محمد جاوید عطّاری مدنی*

ہمارے پیارے اور آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ اَطَاعَنِی دَخَلَ الْجَنَّۃَ یعنی جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گا۔(بخاری،4/499،حدیث:7280)

نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے طریقے پر چلنا ہی آپ کی اطاعت ہے اور اس کو سنّت بھی کہتے ہیں۔

پیارے بچّو! اللہ پاک آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری سنتوں پر عمل کرنا بڑا نیکی کا کام ہے، پیارے صحابۂ کرام کی ہمیشہ کوشش ہوتی کہ پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنتوں پر عمل کرتے رہیں جیسا کہ بہت ہی پیارے صحابی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ جب بھی بات کرتے تو مسکراتے، ایک دن آپ کی بیوی نے کہا آپ یہ عادت چھوڑ دیجئے تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے جب بھی رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بات کرتے دیکھا یا سنا آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسکراتے تھے۔ (یعنی میں بھی اسی سنّت پر عمل کی نیت سے بات کرتے ہوئے مسکراتا ہوں)۔

(مسند احمد،8/171،حدیث:21791)

آیئے ہم بھی چند سنّتوں کے بارے میں جانتے ہیں:

کوئی بھی چیز لینے، دینے، کھانے پینے کے لئے سیدھا ہاتھ استعمال کرنا، کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا، چھوٹوں پر شفقت کرنا، مسواک کرنا، سلام میں پہل کرنا، کھانے میں عیب نہ نکالنا، زلفیں رکھنا، سفید لباس پہننا، عمامہ پہننا، بیچ سے مانگ نکالنا، تیل استعمال کرنا وغیرہ۔

اچھے بچّو! سنّت کی نیت سے سَر میں تیل لگائیں، مسواک کریں، اور دیگر سنتوں پر عمل کریں تو بہت ثواب ملے گا، اِن شآءَ اللہ!

اللہ پاک ہمیں سنتوں پر عمل کرنے اور جنت میں رسولُ اللہ کا ساتھ پانے کی سعادت عطا فرمائے۔ اٰمین

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! جنّت بہت ہی پیاری جگہ ہے، جو اللہ پاک نے صرف مسلمانوں کے لئے بنائی ہے، کوئی کافر جنّت میں نہیں جائے گا۔ جنّت میں جانے کے بعد مسلمانوں کو کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ وہاں تو بس آرام ہی آرام ہو گا، جو کھانے کا دل چاہے گا فوراً مل جائے گا۔ جنّت میں نہ کوئی بیمار ہو گا اور نہ ہی کوئی مرے گا۔ اللہ پاک نے قراٰنِ مجید میں جنّت کے بہت سے نام بتائے ہیں جیسے: 1 فردوس 2 دارالسّلام 3 الحسنیٰ 4 دارالمقامہ 5 دارالمتقین۔

آپ نے اس ٹیبل میں غور کرتے ہوئے حروف ملا کر 5 نام تلاش کرنے ہیں، جیسے ٹیبل میں لفظ ”جنّت“ کو تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔ اب یہ نام تلاش کیجئے: 1 فردوس 2 دارالسلام 3 الحسنیٰ 4 دارالمقامہ 5 دارالمتقین۔

ق	ے	ت	ر	ع	د	و	ق	د	د
ج	ک	ل	پ	ہ	ا	ی	ف	ا	ئ
ھ	گ	ف	د	س	ر	ا	ر	ر	ز
ی	ن	س	ح	ل	ا	د	ا	ا	ش
ق	ٹ	ن	ج	ذ	ڑ	ل	و	ل	چ
و	د	م	ن	م	م	خ	س	س	ب
ل	خ	ج	ت	ث	ق	ح	ڈ	ل	ن
ع	چ	ق	ظ	ث	ا	غ	گ	ا	م
ر	ی	ے	ت	ر	م	و	ق	م	آ
ن	ث	ذ	خ	ض	ہ	ح	غ	ڈ	ص

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

چھتری جیسا بادَل

مولانا محمد ارشد اسلم عطّاری مَدَنی*

شام کا وقت تھا، صُہَیب باہر سے آیا، جلدی جلدی ایک ایک کرکے سب کمروں میں گیا اور پھر واپس باہر جانے لگا۔ اُمِّ حبیبہ نے آواز دی اور کہا: صہیب! اتنی جلدی میں کہاں جارہے ہو؟ اور کمروں میں کسے دیکھ رہے تھے؟ صہیب نے رُک کر کہا: آپی! داداجان کو دیکھ رہا تھا، مجھے کچھ پوچھنا تھا، یہ کہہ کر صہیب دوبارہ گیٹ کی طرف جانے لگا۔ اُمِّ حبیبہ نے صہیب کو روکا اور کہا: مجھے بتاؤ کیا پوچھنا تھا؟ شاید میں تمہاری مدد کردوں؟

صہیب نے کہا: آپی! ہم نے داداجان سے ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بہت سارے معجزے سنے ہیں، ایک بار داداجان نے چاند دو ٹکڑے کرنے والا معجزہ بھی سنایا تھا۔ اُمِّ حبیبہ نے کہا: جی! سنایا تھا، اس کے بعد ایک اور معجزہ بھی سنایا تھا، اُمِّ حبیبہ نے جلدی سے کہا: جی! جھولے والا نا، جو آپ کے بچپن کا معجزہ تھا، جب آپ جھولے میں ہوتے تھے اور چاند سے باتیں کرتے تھے۔ اور انگلی سے چاند کو جس طرف اشارہ کرتے چاند اس طرف جھک جاتا۔ (خصائص الکبریٰ، 1/91) صہیب نے خوش ہوکر کہا: جی آپی! جی!

اُمِّ حبیبہ نے کہا: اب بتاؤ داداجان سے کیا پوچھنا تھا؟ صہیب نے کہا: میں ابھی باہر سے آیا تو کونے والی دکان پر مدنی چینل چل رہا تھا جس میں دعوتِ اسلامی کے ایک مبلغ بتارہے تھے کہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر بادل سایہ کیا کرتے تھے، میں نے داداجان سے اس کے بارے میں تفصیل پوچھنی ہے؟ اُمِّ حبیبہ نے کہا: اب یہ تو داداجان ہی بتائیں گے۔

خُبَیب سیڑھیوں پر کھڑا اُمِّ حبیبہ اور صہیب کی باتیں سن رہا تھا، اس نے ان دونوں کو داداجان کا انتظار کرتے ہوئے دیکھا تو ہنستے ہوئے کہا: داداجان تو چھت پر ہیں، آؤ! ہم سب چھت پر چلتے ہیں۔

داداجان بچّوں کی آوازیں سُن کر سیڑھیوں کی طرف دیکھنے لگے، جیسے ہی ایک ساتھ تینوں کو دیکھا تو مسکرائے اور کہا: لگتا ہے ضرور کوئی اہم معاملہ ہے! اُمِّ حبیبہ نے کہا: صہیب بھائی کا مطالبہ ہے کہ ہمیں بتائیں کہ کیا بادل ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر سایہ کرتے رہتے تھے؟

داداجان نے کہا: یہ بھی ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ ملفوظات امیرِ اہلِ سنّت اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ، کراچی

وسلَّم کی ایک خصوصیت ہے، چلو میں آپ کو ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بچپن کا ایک واقعہ سناتا ہوں۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم 12 سال کے تھے، آپ کے امّی ابّو تو بہت پہلے فوت ہوگئے تھے، آپ اپنے چچا کے ساتھ رہتے تھے۔ وہ تجارت کرتے تھے مطلب یہ کہ چیزیں خریدتے اور بیچتے تھے۔ وہ تجارت کے لئے دوسرے شہر بھی جاتے تھے۔ ایک بار ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی ان کے ساتھ دوسرے شہر گئے۔

اس وقت تاجر اکیلے دوسرے شہر نہیں جاتے تھے، بلکہ بہت سارے تاجر گروپ بنا کر ایک ساتھ سفر کرتے تھے۔ دادا جان تھوڑی دیر کے لئے رُکے اور پھر بولے: بچّو! اسلامی کتابوں میں لفظ "قافلہ" لکھا ہوتا ہے اس کا مطلب کچھ لوگوں کا گروپ بنا کر سفر کرنا ہی ہوتا ہے دادا جان نے کہا: اب آگے سنو!

سب تاجر چلتے چلتے دوسرے شہر آگئے، دن کا ٹائم تھا، ہر طرف دھوپ ہی دھوپ تھی، سب تاجروں پر دھوپ آرہی تھی لیکن ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دھوپ نہیں آرہی تھی۔ اُمِّ حبیبہ نے حیران ہو کر کہا: جب سب پر دھوپ آرہی تھی تو ہمارے پیارے نبی پر کیوں نہیں آرہی تھی؟

دادا جان نے مسکراتے ہوئے کہا: ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر یہ اللہ پاک کا خاص کرم تھا اور دنیا والوں کو آپ کی شان دکھانی تھی۔ اللہ پاک نے آپ کے لئے ایک بادل بھیجا تھا، جو چھتری کی طرح صرف آپ پر سایہ کرتا تھا۔ آپ جہاں جاتے بادل بھی ساتھ ساتھ چلتا اور آپ پر دھوپ نہیں آنے دیتا تھا۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/222، خصائص الکبری للسیوطی، 1/100، الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح، ص109)

تھوڑی دیر بعد قافلے والے ایک درخت کے پاس آکر رک گئے، جہاں جہاں تک درخت کا سایہ تھا سب چھاؤں میں بیٹھ گئے۔ ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے جگہ نہیں بچی اور آپ درخت کے سائے میں نہیں بیٹھے، تو درخت خود بخود آپ کی طرف جھک گیا اور درخت کا سایہ آپ پر آنے لگ گیا اور جو لوگ پہلے سائے میں تھے ان پر دھوپ آنے لگ گئی۔

(سبلُ الہدیٰ والرشاد، 2/140، مراٰۃ المناجیح، 8/222)

دادا جان نے بچوں کو بتایا: اس شہر میں ایک آدمی رہتا تھا، وہ پہلے والے نبیوں پر اُترنے والی آسمانی کتابیں پڑھتا تھا، چونکہ ان کتابوں میں ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نشانیاں لکھی ہوئی تھیں اس لئے وہ ساری نشانیاں جانتا تھا، وہ سب کچھ دیکھ رہا تھا کہ ایک بادل ہے جو ہمیشہ بچے پر سایہ کررہا ہے، درخت بھی چھاؤں دینے کے لئے خود بخود آگے آگیا۔

(مراٰۃ المناجیح، 8/222)

وہ آدمی آپ کے چچا سے ملا۔ اس نے پوچھا: یہ بچہ آپ کا کون ہے؟ چچا نے کہا: یہ میرا بیٹا ہے، اس آدمی نے کہا: یہ تمہارا بیٹا نہیں ہوسکتا، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ان کے ابو کا انتقال ہوچکا ہے۔ دادا جان نے بتایا کہ عام طور پر بھتیجے کو بھی بیٹا بول دیا جاتا ہے۔

پھر آپ کے چاچا نے کہا: یہ میرا بھتیجا ہے۔ آدمی نے کہا: اب تم نے سچ کہا ہے۔ (سبل الہدی والرشاد، 2/141)

دادا جان نے کہا: وہ آدمی ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو نشانیوں سے جان گیا تھا کہ یہ اللہ پاک کے آخری نبی ہیں۔ آدمی نے بتایا: میں نے خود دیکھا ہے کہ بادل اور درخت ان پر سایہ کرتے ہیں، پتھر اور درخت انہیں سجدہ کرتے ہیں۔ اور یہ چیزیں صرف نبی کو ہی سجدہ کرتی ہیں (ترمذی، 5/356، حدیث: 3640، الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح، ص111)

معجزہ سننے کے بعد بچوں نے سُبْحٰنَ اللہ کہا، صہیب تو بہت ہی خوش ہوا اور اس نے کہا: دیکھا! ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سچ میں بڑے کمال والے ہیں۔

اتنے میں اذانِ مغرب ہونے لگی اور بچے دادا جان کے ساتھ مسجد کی جانب روانہ ہوگئے۔

پانڈا اور اسمارٹ فون

مولانا سید عدیل شاہ عطّاری مَدَنی*

السلام علیکم! سر بھالو نے کلاس میں داخل ہوتے ہی کہا۔ سب اسٹوڈنٹس نے اونچی آواز میں کہا: وعلیکم السلام۔ سر بھالو نے کہا: کیسے ہو، بچّو! سب نے ایک ساتھ کہا: ہم ٹھیک ہیں سر! اور آپ کیسے ہیں؟ سر بھالو نے کہا: اللہ کا شکر ہے میں بھی ٹھیک ہوں، تو بچّو! آج ہم اپنا سبق شروع کرتے ہیں سبق کا نام ہے "پانڈا اور اسمارٹ فون"

☆☆☆☆☆

ایک پانڈا تھا اُس کے ابو کے پاس اسمارٹ فون تھا، ایک دن اس کے ابو گھر سے باہر کسی کام کے لئے گئے تو اس نے اسمارٹ فون لیا اور چلانا شروع کر دیا، پانڈا نے اسمارٹ فون میں گیم دیکھا تو خوشی سے بولا: ارے واہ! گیم! ابو کے اسمارٹ فون میں گیم بھی ہے اب تو میں گیم کھیلوں گا اور پھر وہ گیم کھیلنے لگ گیا۔

جب ابو گھر آئے اور پانڈے کو اسمارٹ فون میں گیم کھیلتے ہوئے دیکھا تو حیران ہو کر اس سے کہنے لگے: تمہیں کیسے پتا چلا کہ میرے موبائل میں گیم ہے؟ پانڈے نے کہا: ابو! میں آپ کا اسمارٹ فون چلا رہا تھا اچانک مجھے گیم نظر آیا تو میں نے کھیلنا شروع کر دیا، ابو! گیم بہت اچھا ہے ابو نے سمجھاتے ہوئے کہا: دیکھو بیٹا! پہلی بات یہ ہے کہ جب کسی کی چیز لینی ہو تو اس سے اجازت لینی چاہئے اور تم نے مجھ سے پوچھے بغیر میرا اسمارٹ فون یوز کیا، دوسری بات یہ ہے کہ اسمارٹ فون میں گیم کھیلنا بچوں کی آنکھوں اور دماغ کو کمزور کرتا ہے اس لئے تم اب اسمارٹ فون میں گیم نہیں کھیلنا۔ پانڈے نے ضد کرتے ہوئے کہا: مگر ابو مجھے تو گیم کھیلنا ہے بہت مزہ آرہا ہے! ابو نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا: اب گیم کھیلنا بند کرو اور لاؤ موبائل مجھے واپس کرو۔ پانڈے نے رونے جیسا منہ بناتے ہوئے کہا: یہ لیں!

☆☆☆☆☆

پانڈا صوفے پر بیٹھا سوچ رہا تھا کہ میں اب موبائل میں گیم کیسے کھیلوں؟ ایک دم سے اس کے دماغ میں آئیڈیا آیا اس نے خود سے کہا: ارے ہاں! امّی کے پاس بھی تو اسمارٹ فون ہے ان کے موبائل میں بھی گیم ہو گا۔ پانڈے کی امّی اس وقت کچن میں کھانا پکا رہی تھیں، یہ دیکھ کر پانڈے نے دوسرے کمرے سے امی کا اسمارٹ فون اُٹھایا اور اپنے کمرے میں آکر گیم کھیلنا شروع کر دیا۔

مگر اس بار اس نے پہلے سے ہی سوچ لیا تھا کہ امّی کے آنے سے پہلے ہی میں موبائل رکھ دوں گا اور اس طرح انہیں پتا بھی نہیں چلے گا اور میں چپکے چپکے گیم کھیلتا رہوں گا۔ صبح جب ابو آفس چلے جاتے اور امّی گھر کے کام کرنے لگ جاتیں تو پانڈا چپکے چپکے گیم کھیلنے میں لگ جاتا تھا کچھ دنوں تک تو ایسے ہی چلتا رہا، مگر اب پانڈا اور زیادہ گیم کھیلنا چاہتا تھا اس لئے رات میں جب اس کے امّی ابو سو جاتے تو وہ اٹھ کر گیم کھیلنے لگ جاتا کچھ دنوں بعد اس کی آنکھوں میں درد ہونے لگا لیکن پانڈا تو اور زیادہ گیم کھیلنا چاہتا تھا اس لئے پانڈے نے اپنے امّی ابو کو

* شعبہ بچّوں کی دنیا (چلڈرنز لٹریچر)
اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ، کراچی

درد والی بات نہیں بتائی۔

☆☆☆☆☆

ایک دن جب پانڈا صبح سو کر اٹھا تو اس نے چِلّا چِلّا کے کہا: اَمّی! اَمّی! اَمّی جان! جلدی آئیں۔ پانڈے کی اَمّی بھاگتے ہوئے اس کے پاس آئیں اور کہا: کیا ہوا میرے بچّے؟

اَمّی مجھے ہلکا ہلکا نظر آرہا ہے کوئی بھی چیز مجھے صاف دِکھائی نہیں دے رہی۔ پانڈے کی اَمّی اس کی یہ حالت دیکھ کر پریشان ہوگئیں، کچھ دیر بعد پانڈے کے اَمّی ابو اسے ڈاکٹر کے پاس لے گئے۔ ڈاکٹر نے چیک اپ کرنے کے بعد پانڈے کے اَمّی ابو سے کہا: مجھے لگتا ہے آپ کا بیٹا اسمارٹ فون زیادہ چلاتا ہے اسی لئے اس کی آنکھیں کمزور ہوئی ہیں۔ اَمّی نے پانڈے سے پوچھا: بیٹا! کیا تم اسمارٹ فون چلاتے ہو؟ پانڈے نے کہا: جی اَمّی! میں چپکے چپکے گیم کھیلتا ہوں اور جب رات کو آپ دونوں سو جاتے ہیں تو دیر تک گیم کھیلتا ہوں۔ ابو نے افسوس کرتے ہوئے کہا: بیٹا! میں نے تمہیں پہلے سمجھایا تھا کہ اسمارٹ فون چلانے سے آنکھیں اور دماغ کمزور ہو جاتا ہے، اگر تم میری بات مان لیتے تو آج تمہاری آنکھیں کمزور نہیں ہوتیں۔ پانڈے نے کہا: ابو مجھے مُعاف کر دیں مجھ سے غلطی ہو گئی میں اب اسمارٹ فون نہیں چلاؤں گا۔ ڈاکٹر نے پانڈے سے کہا: اگر اب بھی اسمارٹ فون چلایا تو نظر مزید کمزور ہو جائے گی۔ پانڈے نے کہا: اب میں اسمارٹ فون یوز نہیں کروں گا۔ آخر کار پانڈے کی آنکھوں پر بہت موٹے موٹے شیشوں کا چشمہ لگ گیا۔

☆☆☆☆☆

سبق ختم ہونے کے بعد سر بھالو نے اسٹوڈنٹس سے کہا: پیارے بچّو! آج کے سبق سے ہم نے سیکھا کہ اسمارٹ فون کا زیادہ یوز ہماری آنکھوں اور دماغ کو بہت نقصان دیتا ہے اس لئے آپ اسمارٹ فون یوز نہ کریں۔ سب بچوں نے مل کر کہا: ہم اسمارٹ فون یوز نہیں کریں گے اور اپنی آنکھوں اور دماغ کو کمزور نہیں ہونے دیں گے۔

جملے تلاش کیجئے!: پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 دکان پر مدنی چینل چل رہا تھا 2 سنتوں پر عمل کرنا بڑا نیکی کا کام ہے 3 جنت میں نہ کوئی بیمار ہو گا اور نہ ہی کوئی مرے گا 4 صوفے پر بیٹھا سوچ رہا تھا 5 میرے ساتھ بیٹھ کر آرٹ اینڈ کرافٹ بنوائیں۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین، تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں)

جواب دیجئے (دسمبر 2022ء)

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 1: اللہ پاک کے نبی حضرت یوشع بن نون علیہ السّلام کا مزار کہاں ہے؟

سوال 2: صلح حدیبیہ کب ہوئی تھی؟

› جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے › کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے › یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر 923012619734+ پر واٹس ایپ کیجئے › 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں)

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اکتوبر 2022ء کے سلسلے "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 محمد یعقوب (شہداد کوٹ) 2 بنتِ شاکر (کراچی) 3 بنتِ اصغر علی (خانیوال)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** 1 53 سال 2 3 لاکھ دینار۔ **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے منتخب نام:** ❁ محمد جہانگیر (ملتان) ❁ محمد سالم ہاشمی (شکارپور) ❁ اُمِّ معاویہ (کراچی) ❁ ہاشم (سرگودھا) ❁ بنتِ سجّاد (سیالکوٹ) ❁ بنتِ جلیل (کراچی) ❁ بنتِ قاسم (جڑانوالہ) ❁ احمد رضا (گجرات) ❁ سرور عطّاری (ٹوبہ) ❁ راؤ فرحان علی (کراچی) ❁ شیر خان عطّاری (میانوالی) ❁ بنتِ محمود عطّاریہ (حیدرآباد) ❁ بنتِ محمد وسیم (اسلام آباد)۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اکتوبر 2022ء کے سلسلے "جملے تلاش کیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 نور الحسن (اٹک) 2 بنتِ عبد الستار (کراچی) 3 بنتِ وسیم عطّاریہ (ایبٹ آباد)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** 1 پیارے نبی کی محبت، ص53 2 انمول نعمت، ص59 3 بچیوں پر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفقت، ص54 4 حروف ملایئے، ص57 5 بچّوں کی پارٹی، ص55۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام:** ❁ محمد صائم (ملتان) ❁ محمد فیضان (کراچی) ❁ محمد حسان (کراچی) ❁ بنتِ محمد فاروق (ٹنڈو آدم) ❁ حسن (فیصل آباد) ❁ بنتِ محمد اختر (سرگودھا) ❁ بنتِ محمد بوٹا (سیالکوٹ) ❁ محمد بلال عثمان (ملتان) ❁ حافظ عبدالرحمٰن (فیصل آباد) ❁ غلام مرتضیٰ (خانیوال) ❁ مصطفیٰ عطّاری (کراچی) ❁ بنتِ عبدالرحمٰن (ڈی جی خان)۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 دسمبر 2022ء)

نام مع ولدیت:---------------- عمر:---- مکمل پتا:--

موبائل/واٹس ایپ نمبر:-------------------------- (1) مضمون کا نام:----------------------- صفحہ نمبر:------

(2) مضمون کا نام:----------------- صفحہ نمبر:------ (3) مضمون کا نام:----------------------- صفحہ نمبر:------

(4) مضمون کا نام:----------------- صفحہ نمبر:------ (5) مضمون کا نام:----------------------- صفحہ نمبر:------

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان فروری 2023ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

جواب یہاں لکھئے (دسمبر 2022ء)

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 دسمبر 2022ء)

جواب 1:.. جواب 2:..

نام:.......................... ولدیت:.......................... موبائل / واٹس ایپ نمبر:..........................

مکمل پتا:..

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان فروری 2023ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

ننھے میاں کی کہانی

دستک

مولانا حیدر علی مدنی

اتوار کی خوشگوار صبح تھی، آسمان پر بادل ہونے کی وجہ سے موسم بھی بہت پیارا لگ رہا تھا۔ سبھی گھر والے ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد کوئی نہ کوئی مصروفیت تلاش کر چکے تھے۔ ابو جان ہال میں رکھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھے کتاب کا مُطالَعہ کر رہے تھے۔ دادی جان قراٰنِ پاک پڑھنے کیلئے وُضو کرنے لگی تھیں۔ لیکن ننھے میاں کچھ دیر سے منہ بسورے اَمّی جان کے پیچھے پیچھے گھوم رہے تھے، شاید چپکے چپکے کوئی فرمائش جاری تھی تبھی اَمّی جان کی آواز سنائی دی: ننھے میاں مجھے ابھی کچن کے کام دیکھنے ہیں، آج ویسے بھی اتوار ہے تو سارے کچن کی دھلائی کرنی ہے، پلیز! مجھے تنگ مت کرو۔

دادی جان جو وُضو سے فارغ ہو چکی تھیں، بولیں: کیا ہوا بہو رانی؟ کچھ نہیں امی جان، بس ننھے میاں کہہ رہے تھے کہ میرے ساتھ بیٹھ کر آرٹ اینڈ کرافٹ بنوائیں۔ امی جان کی بات سُن کر دادی جان بولیں: ننھے میاں آپی سے مدد مانگ لو ناں، ویسے بھی وہ بناتی رہتی ہے تو اچھے سے گائیڈ کر دے گی۔

یہ سُن کر ننھے میاں آپی کو بلانے کیلئے اندر روم کی طرف چل پڑے۔ ننھے میاں نے کمرے کا دروازہ کھولا ہی تھا کہ اندر سے آپی نے آواز دی: ننھے میاں! باہر ہی رکو، میں آتی ہوں۔ ننھے میاں دادی جان کے پاس آ کر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر گزری ہو گی کہ آپی بھی آگئیں اور بولا: ننھے میاں جب بھی کسی کے کمرے میں جائیں تو اجازت لیا کریں۔ اپنے ہی گھر میں بھی اجازت؟ ننھے میاں نے بگڑتے ہوئے کہا۔ دادی جان نے فوراً کہا: ابھی آپ جاؤ اور ننھے میاں کی آرٹ اینڈ کرافٹ بنانے میں مدد کرو، باقی ننھے میاں کو میں خود سمجھا دوں گی۔

دوپہر کے کھانے کے بعد ننھے میاں دادی جان کے پاس لیٹے ہوئے تھے، دادی جان کو صبح والی بات یاد آگئی تو کہنے لگیں: ننھے میاں آپ کو پتا ہے ناں ہمارا دینِ اسلام کتنا پیارا دین ہے جو ہر قدم پر ہماری تربیت کرتا ہے۔ قراٰنِ مجید کے اٹھارویں پارے کی آیتِ مبارکہ کا ترجمہ ہے: ”اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو اور ان میں رہنے والوں پر سلام نہ کر لو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت مان لو۔“ (ترجمۂ کنز العرفان، پ18، النور:27) ننھے میاں توجہ سے دادی جان کی بات سُن رہے تھے۔ بیٹا جیسے دوسرے گھروں میں ہمیں اجازت لے کر جانا چاہئے ایسے ہی اپنے ہی گھر میں ایک دوسرے کے کمرے میں بھی اجازت لے کر داخل ہونا چاہئے۔

لیکن دادی جان اپنے ہی گھر میں کیسی اجازت؟ ننھے میاں کے سُوال پر دادی جان بولیں: آؤ آپ کو ایک حدیثِ پاک سناتی ہوں؛ ایک مرتبہ ایک شخص نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پوچھا کہ کیا میں اپنی ماں کے پاس جاؤں تو اس سے بھی اجازت لوں؟ حُضور نے فرمایا: ہاں۔ انہوں نے کہا میں تو ان کے ساتھ اسی مکان میں رہتا ہوں۔ حُضور نے فرمایا: اجازت لے کر ان کے پاس جاؤ۔ (موطأ امام مالک، 2/446، حدیث:1847) ننھے میاں بات یہ ہے کہ ممکن ہے کوئی اپنے کمرے میں کپڑے بدل رہا ہو لہٰذا ایک گھر میں رہتے ہوئے بھی اَمّی ابو جان، آپی، بھائی وغیرہ سبھی کے کمرے میں جاتے ہوئے لازمی اجازت لینی چاہئے۔ ننھے میاں بولے: جی دادی جان! آئندہ اس بات کا خیال رکھوں گا۔

اسلام اور عورت

ادلے کا بدلہ
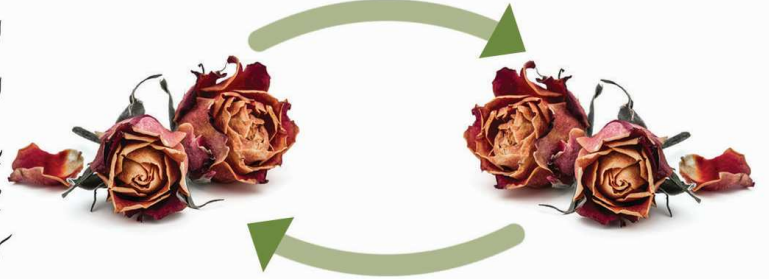
اُمِّ میلاد عطّاریہ*

رشتے دار اللہ پاک کی طرف سے ہمارے لئے بہت بڑی نعمت ہیں، دُکھ سُکھ میں ہمارے کام آتے ہیں اور ان کی وجہ سے زندگی کے بہت سے معاملات میں ہم آسانی، سکون اور خوشی محسوس کرتے ہیں، نیز ہم جب کبھی کسی مشکل میں پھنس جاتے ہیں تو اس وقت بھی بارہا یہی رشتے دار اللہ پاک کی عطا سے ہماری مدد کر کے ہماری پریشانی ختم کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں، رشتے داروں کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ قراٰنِ کریم اور احادیثِ مبارکہ میں بہت سے مقامات پر رشتے داروں کی عظمت اور حقوق کو بیان کیا گیا ہے، لیکن صورتِ حال تب بگڑتی ہے جب رشتے دار اسلامی تعلیمات سے ہٹ جائیں اور شیطان کے بہکاوے میں آکر اپنے دوسرے رشتے داروں سے حسد کرنا اور ان کے بارے میں بُرا چاہنا شروع کر دیں، ایسی صورت میں یہ نعمت زحمت میں تبدیل ہو جاتی ہے، ہر ایک کو ایسی باتوں سے بچنا ضروری ہے تاکہ خود کو بھی اور دوسروں کو بھی نقصان سے بچایا جاسکے۔ چنانچہ یہاں چند ایسی مثالیں اور عادات بیان کی جارہی ہیں جن میں بہت سے افراد مبتلا ہیں، ان عادات کو پڑھ کر ان سے بچنے کی کوشش کریں۔

1 بعض رشتے داروں میں اور بالخصوص خواتین میں ایک بہت بڑی خرابی یہ پائی جاتی ہے کہ وہ اپنا دوسروں کے ساتھ موازنہ (Comparison) شروع کر دیتی ہیں، مثلاً فلاں عورت نے اسے سلام کیا، مجھے سلام کیوں نہیں کیا، یا مجھے پہلے سلام کیوں نہیں کیا، اس نے فلانی کو دعوت تو دی مجھے دعوت کیوں نہیں دی، یا مجھے کم افراد کی دعوت دی، اس کو زیادہ کی دعوت دی، یا فلانی نے ان کو اپنے گھر دعوت میں بلایا ہمیں کیوں نہیں بلایا، اس نے مجھے کم دیا، اس کو زیادہ دیا، مجھے اہمیت نہ دی اسے اہمیت دی، اس طرح کی باتوں پر بہت بڑا ہنگامہ کھڑا کر دیا جاتا ہے اور پھر کینے اور دشمنی میں جان بوجھ کر ان کے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ کیا جاتا ہے اور ان کو رُسوا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور کئی مرتبہ لڑ جھگڑ کر رشتے داروں سے تعلقات ختم کر دیئے جاتے ہیں جو کہ سَرا سَر غیر اسلامی طریقہ اور بہت سی برائیوں کا مجموعہ ہے، حالانکہ بد ظن ہونے والی خاتون کو چاہئے تھا کہ اس کے بارے میں حسنِ ظن رکھ لیتی تو پھر فساد پیدا ہی نہ ہوتا، لیکن افسوس فوراً شیطان کے بہکاوے میں آکر رشتے داریاں ختم کر دی جاتی ہیں جو کہ نہ اللہ پاک کو پسند ہے اور نہ ہی کوئی فائدہ مندبات 2 بعض رشتہ دار خواتین کسی گھر میں جا کر ان سے ان کی کمزور باتیں اُگلواتی ہیں اور بظاہر ان کے سامنے افسوس کا اظہار بھی کرتی ہیں اور پھر پورے خاندان میں ان کے عیبوں کو اُچھالتی ہیں، یہ انتہائی گھٹیا حرکت ہے! 3 بعض خواتین ایک کے پاس دوسری کی برائیاں کرکے انہیں آپس میں لڑوانے کی کوشش کرتی ہیں 4 امیر رشتے داروں کی آؤ بھگت اور غریب رشتے داروں کو خاطر میں نہ لانا بھی انتہائی غیر مناسب حرکت اور دلوں میں نفرت کا بیج بو دینے کے مترادف ہے 5 غیروں سے بہت اچھا برتاؤ کرنا لیکن اپنے رشتے داروں کو نیچا دکھانا بھی نہایت غیر اخلاقی حرکت ہے۔ ایسی خواتین کو چاہئے کہ اپنی ان بُری عادتوں سے فوراً باز آجائیں، اللہ پاک سے ڈریں اور سچی توبہ کریں، نیز یاد رکھیں کہ اللہ پاک کی پکڑ بہت سخت ہے، آج جیسا ہم کسی کے ساتھ کریں گی کل ویسا ہی ہمارے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں اس طرح کی تمام عادتوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* نگران عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

1 سوتیلے سسر سے پردے کا شرعی حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کی ماں نے دوسری شادی کرلی ہے، اب زید کی بیوی کا زید کے سوتیلے باپ سے پردہ ہوگا یا نہیں؟؟ اس حوالے سے رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اولاً تو یہ یاد رہے کہ عورت کا حقیقی سسر یعنی شوہر کا باپ تو عورت کا محرم ہوتا ہے اور یہ حرمت صرف نکاحِ صحیح سے ہی ثابت ہو جاتی ہے خواہ شوہر نے اس عورت سے دخول کیا ہو یا نہ کیا ہو، لیکن سوتیلا سسر عورت کا محرم نہیں بنتا کہ وہ شوہر کا باپ نہیں اس لئے یہاں حرمت کی کوئی وجہ نہیں۔ جیسا کہ فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق سوتیلی ساس چونکہ بیوی کی ماں نہیں ہوتی اسی لئے اس کی حلت میں کوئی شبہہ نہیں۔

لہٰذا پوچھی گئی صورت میں زید کی بیوی کا زید کے سوتیلے باپ سے پردہ کرنا شرعاً واجب ہے کہ وہ اس کے لئے نامحرم ہے، بلکہ فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق عورت کو اجنبی نامحرم کے مقابلے میں نامحرم رشتہ دار سے پردہ کرنے کی اور بھی زیادہ تاکید ہے۔ (النتف فی الفتاوی، 1/254-فتاوی رضویہ، 11/312)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 شوہر کو نام لے کر پکارنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بیوی اگر شوہر کو نام لے کر پکارے، تو شرعاً اس میں کوئی حرج تو نہیں؟؟ رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق بیوی کا شوہر کو نام لے کر پکارنا، مکروہ اور خلافِ ادب ہے۔ لہٰذا جب کبھی شوہر کو مخاطب کرنے کی نوبت آئے تو عورت کو چاہئے کہ مہذب انداز میں اور ادب کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے احسن انداز میں شوہر کو مخاطب کرے۔

(ردالمحتار مع الدرالمختار، 9/690-بہار شریعت، 3/657،658)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

*محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

حضرت فاطمہ بنتِ خطاب رضی اللہ عنہا

مولانا محمد بلال سعید عطّاری مدنی*

بعثتِ نبوی کے ابتدائی دِنوں میں اسلام قبول کرکے شدید مشکلات و آزمائش میں مبتلا ہونے کے باوجود اسلام پر ثابت قدم رہنے والی ایک عظیم صحابیہ حضرت فاطمہ بنتِ خطاب قُرَشی عَدَوی ہیں، آپ کا لقب اُمیمہ جبکہ کنیت اُمِّ جمیل ہے، آپ جلیلُ القدر صحابیہ، مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بہن اور عشرۂ مبشرہ میں شامل مشہور صحابی حضرت سیّدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی زوجۂ محترمہ ہیں۔

(الاستیعاب، 4/447ماخوذا، طبقات ابن سعد، 8/371)

آپ فاروقِ اعظم کے قبولِ اسلام کا سبب بنیں آپ رضی اللہ عنہا اپنے بھائی حضرت عمر سے پہلے اسلام لائیں، بلکہ آپ ہی اپنے بھائی کے قبولِ اسلام کی وجہ بنیں، اس واقعے کا خلاصہ کچھ یوں ہے کہ ایک مرتبہ قبولِ اسلام سے پہلے حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کہیں سے گزر رہے تھے کہ آپ کی ملاقات ایک صحابیِ رسول سے ہوئی، آپ نے ان سے کہا: مجھے پتا چلا ہے کہ تم نے اپنے آباؤ اجداد کا دِین چھوڑ کر دینِ محمدی قبول کرلیا ہے؟ انہوں نے کہا: اگرچہ میں نے ایسا کیا ہے لیکن تمہارے اپنے رشتہ داروں نے بھی اسلام قبول کر لیا ہے، پوچھا: کس نے؟ تو انہوں نے بتایا: تمہاری بہن فاطمہ بنتِ خطاب اور ان کے شوہر نے۔ حضرت عمر نے جب یہ سنا تو فوراً اپنی بہن کے گھر پہنچے لیکن دروازہ بند تھا اور اندر ان کی بہن بہنوئی اور کچھ لوگ قراٰنِ کریم کی تلاوت کر رہے تھے، جب دروازہ کھولا گیا تو حضرت عمر نے اندر داخل ہو کر اپنے بہنوئی اور بہن کو مارنا شروع کر دیا اور ان سے کہا کہ تم نے اسلام قبول کرلیا ہے، حضرت عمر نے ان کو اس قدر مارا کہ وہ دونوں لہولہان ہوگئے، جب حضرت عمر نے اپنی بہن کو لہولہان دیکھا تو شرمندہ ہوکر مارنے سے رُک گئے، آپ کی بہن رو رہی تھیں اور روتے ہوئے انہوں نے اپنے بھائی سے کہا: اے عمر! تم جو چاہو کرلو ہم اسلام سے واپس نہیں پھریں گے، پھر آپ نے کہا: مجھے دِکھاؤ تم کیا پڑھ رہے تھے؟

جب حضرت عمر کو قراٰنِ پاک کے اوراق دکھائے گئے اور آپ نے ان کی تلاوت کی تو آپ کی کیفیت تبدیل ہوگئی اور آپ پر رقت طاری ہوگئی، آپ نے اسی وقت کلمۂ شہادت پڑھ لیا اور مسلمان ہوگئے اور پھر رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر بھی اپنے قبولِ اسلام کا اظہار کیا۔ (اسد الغابہ، 4/159، 160- 7/238 ملتقطاً وملخصاً)

خواتین کو چاہئے کہ حضرت فاطمہ بنتِ خطاب کے اس ایمان افروز واقعے سے حاصل ہونے والے درس پر غور کریں کہ حضرت فاطمہ بنتِ خطاب اسلام سے کس قدر محبت کرتی تھیں۔ آپ نے اسلام پر ثابت قدمی کا کیسا اعلیٰ مظاہرہ کیا کہ تکالیف برداشت کرنا تو گوارا کرلیا لیکن اسلام کے دامن سے جدا ہونا گوارا نہ کیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ اپنے گھر میں قراٰنِ پاک کی تلاوت کرتی تھیں نیز یہ کہ آپ نے اپنے شوہر کے ساتھ قراٰنِ کریم کی تعلیم حاصل کی۔

اے کاش! ہماری مسلمان خواتین کو بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا صدقہ عطا ہوجائے اور وہ بھی اپنے گھر والوں کو نیکی کی دعوت دینے والی بن جائیں۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ
شعبہ ماہنامہ خواتین، کراچی

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

مولانا حسین علاؤالدین عطّاری مَدَنی*

ملاوی کے گاؤں یوٹالی میں 103 افراد کا قبولِ اسلام

مبلغِ دعوتِ اسلامی مولانا عثمان عطّاری مدنی نے کلمۂ طیبہ پڑھایا

04 ستمبر 2022ء کو دعوتِ اسلامی کی جانب سے ملاوی کے گاؤں یوٹالی میں ایک سنّتوں بھرے اجتماع کا اہتمام کیا گیا جس میں مبلغِ دعوتِ اسلامی مولانا عثمان عطّاری مدنی نے سنّتوں بھرا بیان فرماتے ہوئے دینِ اسلام کی حقانیت کو واضح کیا۔ اجتماع میں موجود 2 گاؤں کے سربراہان سمیت 103 افراد نے اسلامی تعلیمات سے متأثر ہو کر اسلام قبول کرنے کی خواہش کا اظہار کیا جس پر مولانا عثمان عطّاری مدنی نے انہیں سابقہ مذہب سے توبہ کرواتے ہوئے کلمۂ طیبہ پڑھا کر دائرۂ اسلام میں داخل کیا۔ واضح رہے کہ اَلحمدُ لِلّٰہ اب تک ملاوی میں 2600 سے زائد افراد مبلغینِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں کلمہ پڑھ کر دائرۂ اسلام میں داخل ہو چکے ہیں۔

”یومِ تحفّظِ عقیدۂ ختمِ نبوت“ کے موقع پر فیضانِ مدینہ کراچی میں طلبہ کا عظیمُ الشّان اجتماع

اجتماع میں جامعۃُ المدینہ کے تقریباً 10 ہزار طلبہ شریک ہوئے

7 ستمبر 2022ء کو ”یومِ تحفّظِ عقیدۂ ختمِ نبوت“ کے موقع پر عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں عظیمُ الشّان سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں جامعاتُ المدینہ کراچی کے اساتذۂ کرام، ناظمین اور کم و بیش 10 ہزار طلبۂ کرام نے فیضانِ مدینہ میں آکر شرکت کی جبکہ کراچی کے علاوہ ملک و بیرونِ ملک میں قائم جامعاتُ المدینہ بوائز اور جامعات المدینہ گرلز کے اسٹوڈنٹس بذریعہ مدنی چینل شریک ہوئے۔ اجتماع کا آغاز تلاوت ونعت سے ہوا جس کے بعد مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مُدَّظِلُّہُ العالی نے ”عقیدۂ ختمِ نبوت“ کے موضوع پر سنّتوں بھرا بیان فرمایا اور طلبہ کو درسِ نظامی مکمل کرکے منصبِ امامت پر فائز ہوکر عقیدۂ ختمِ نبوت کے پیغام کو عام کرنے کی ترغیب دلائی۔ بعد ازاں شیخُ الحدیث و التفسیر مفتی محمد قاسم عطّاری دامت برکاتہم العالیہ نے ”عقیدۂ ختمِ نبوت“ پر علم و حکمت سے بھرپور گفتگو فرمائی۔ اجتماع کا اختتام صلوٰۃ وسلام اور دعا پر ہوا۔

امریکہ میں دورۃُ الحدیث شریف کے پہلے درجے کے آغاز کے موقع پر اجتماعِ افتتاحِ بخاری شریف کا انعقاد

جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت نے پہلی حدیثِ پاک کا درس دیا

18 ستمبر 2022ء کو ہیوسٹن، ٹیکساس امریکہ کے فیضانِ مدینہ میں پہلے دورۃُ الحدیث شریف کا آغاز کر دیا گیا۔ خوشی کے اس پُر مسرت موقع پر امریکہ میں ”افتتاحِ بخاری شریف“ کے سلسلے میں سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں دورۃُ الحدیث شریف کے اسٹوڈنٹس کی خصوصی طور پر شرکت ہوئی جبکہ جامعۃُ المدینہ کی دیگر کلاسز کے اسٹوڈنٹس، ذمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی اور مقامی عاشقانِ رسول بھی اس پروگرام میں موجود تھے۔ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی سے جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت مولانا حاجی عبید رضا عطّاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العالی نے بذریعہ مدنی چینل بخاری شریف کی پہلی

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، کراچی

حدیثِ پاک کا درس دیا۔ افتتاحِ بخاری کے اجتماع میں مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن مولانا حاجی عبدالحبیب عطّاری نے سنّتوں بھرا بیان کرتے ہوئے علمِ دین کی اہمیت اور علما کے فضائل بیان کئے۔ واضح رہے کہ امریکہ کے اسٹیٹ ہیوسٹن ٹیکساس میں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے شعبہ جامعۃُ المدینہ کے تحت 2018 میں درسِ نظامی (عالم کورس) کے لئے برانچ قائم کی گئی تھی جہاں اس کے First Batch کے اسٹوڈنٹس کے لئے اس سال دورۂ الحدیث کا آغاز کیا گیا ہے۔

ایوانِ اقبال لاہور میں ”تقسیمِ اَسناد اجتماع“ کا انعقاد

رُکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبدُ الحبیب عطّاری نے بیان فرمایا

دعوتِ اسلامی کے شعبہ مدرسۃُ المدینہ بالغان کے تحت 12 ستمبر 2022ء کو صوبائی دارُالحکومت لاہور میں قائم ایوانِ اقبال میں ”تقسیمِ اسناد اجتماع“ کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ افراد و شخصیات اور مختلف شعبہ جات کے ذمّہ داران نے شرکت کی۔ اجتماع میں رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبدُالحبیب عطّاری نے سنّتوں بھرا بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے بچّوں کو دین کے قریب کریں کیونکہ دینِ اسلام والدین کا ادب و احترام سکھاتا ہے، یوں وہ بچہ آپ کی بھی قدر کرے گا۔ آخر میں رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبدُالحبیب عطّاری نے مدرسۃُ المدینہ بالغان میں ناظرہ قراٰنِ پاک مکمل کرنے والے اسلامی بھائیوں میں اسناد تقسیم کیں۔ اس موقع پر اراکینِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطّاری اور حاجی منصور عطّاری کے علاوہ نگرانِ شعبہ پروفیشنلز ڈیپارٹمنٹ محمد ثوبان عطّاری بھی موجود تھے۔

پاکستان بھر میں 28 مقامات پر ”رِدا پوشی“ و ”تقسیم اسناد“ اجتماعات کا انعقاد

فارغُ التحصیل ہونے والی اسلامی بہنوں کی رِدا پوشی کی گئی

دعوتِ اسلامی کے شعبہ جامعۃُ المدینہ گرلز کے تحت 14 ستمبر 2022ء کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی سمیت ملک بھر میں 28 مقامات پر ”رِدا پوشی“ و ”تقسیم اسناد“ اجتماعات کا انعقاد کیا گیا جن میں صاحبزادیِ عطّار سلمہا الغفار، عالمی مجلسِ مشاورت کی اراکین، معلمات، ناظمات اور دیگر ذمّہ داران سمیت تقریباً 7ہزار اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ نگرانِ شوریٰ حاجی مولانا محمد عمران عطّاری مدّ ظلّہ العالی نے بذریعہ مدنی چینل سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ نگرانِ شوریٰ نے عالمہ کورس کرنے کے فوائد بتائے اور فارغُ التحصیل ہونے والی اسلامی بہنوں کو اپنی زندگی خوفِ خدا، سنّتِ رسول اور دینی کاموں کی دھوم میں مچاتے ہوئے گزارنے کی ترغیب دلائی۔ آخر میں صاحبزادیِ عطّار سلمہا الغفار اور دیگر ذمّہ دار اسلامی بہنوں نے فارغُ التحصیل ہونے والی اسلامی بہنوں کی رِدا پوشی کی۔ واضح رہے کہ اس سال جامعاتُ المدینہ گرلز سے فارغُ التحصیل ہونے والی اسلامی بہنوں کی تعداد 2ہزار 54 ہے جبکہ 1ہزار 566 اسلامی بہنوں نے ”فیضانِ شریعت کورس“ مکمل کیا ہے۔

وزیرِ اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی سے FGRF کے وفد کی ملاقات

وفد نے دعوتِ اسلامی کے دینی و فلاحی کاموں کا تعارف پیش کیا

12 ستمبر 2022ء کو وزیرِ اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی سے وزیرِ اعلیٰ ہاؤس لاہور میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن حاجی عبدُالحبیب عطّاری کی سربراہی میں فیضان گلوبل ریلیف فاؤنڈیشن کے وفد نے ملاقات کی۔ ملاقات میں جنوبی پنجاب میں سیلاب متأثرین کی بحالی کے اقدامات پر تفصیلی بات چیت ہوئی اور پنجاب حکومت اور FGRF کے درمیان سیلاب متأثرین کی بحالی کے لئے مِل کر کام کرنے پر اتفاق کیا گیا۔ وزیرِ اعلیٰ چودھری پرویز الٰہی کی ہدایت پر سیلاب متأثرین کی آبادکاری کیلئے تعاون کے حوالے سے مشترکہ کمیٹی تشکیل دے دی گئی۔ وزیرِ اعلیٰ چودھری پرویز الٰہی نے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ سیلاب متأثرین کو گھر بنا کر دینے، وبائی امراض کی روک تھام کے لئے طبی امداد فراہم کرنے اور متأثرہ لوگوں کی بحالی کے لئے ٹیمیں تشکیل دے دی گئی ہیں جو اس کام کو یقینی بنا رہی ہیں۔ وزیرِ اعلیٰ پنجاب کو FGRF کی طرف سے سیلاب زدگان کی امداد اور بحالی سے متعلق اقدامات پر بریفنگ دی گئی جس پر انہوں نے فلاحی کاموں سے متعلق FGRF کی خدمات کو سراہا اور اپنے مکمل تعاون کی یقین دہانی کروائی۔

جمادی الاولیٰ کے چند اہم واقعات

2 جمادی الاُولیٰ 1286ھ یومِ وصال
جَدِّ اعلیٰ حضرت، علّامہ مولانا رضا علی خان رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاولیٰ 1438ھ پڑھئے۔

7 جمادی الاُولیٰ 735ھ یومِ عرس
حضرت شاہ رُکنِ عالَم ابوالفتح رُکنُ الدّین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاولیٰ 1438ھ پڑھئے۔

8 جمادی الاُولیٰ 1334ھ یومِ وصال
حضرت علّامہ مولانا وصی احمد محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاولیٰ 1438 اور 1439ھ پڑھئے۔

17 جمادی الاُولیٰ 73ھ یومِ شہادت
حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاولیٰ 1438ھ پڑھئے۔

17 جمادی الاُولیٰ 1362ھ یومِ وصال
شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حجۃُ الاسلام مفتی محمد حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاولیٰ 1438 اور 1440ھ پڑھئے۔

22 جمادی الاُولیٰ 578ھ یومِ وصال
امام الاولیاء حضرت سیّد احمد کبیر رفاعی شافعی رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاولیٰ 1438ھ پڑھئے۔

27 جمادی الاُولیٰ 73ھ یومِ وصال
حضرت سیّدَتُنا اَسماء بنتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاولیٰ 1438ھ اور
مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”جنتی زیور، صفحہ 525“ پڑھئے۔

جمادی الاُولیٰ 4ھ وِصالِ مبارک
نواسۂ مصطفےٰ حضرت عبد اللہ بن عثمانِ غنی رضی اللہ عنہما
آپ بنتِ رسول حضرت رُقیہ رضی اللہ عنہا کے شہزادے تھے
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاولیٰ 1442ھ پڑھئے۔

27 یا 28 جمادی الاُولیٰ 13ھ شہدائے جنگِ اَجنادِین
حضرت ہشام بن عاص اور حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہما سمیت کئی
مسلمان اس تاریخ کو شہید ہوئے اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔
ان دونوں صحابہ کے بارے میں مزید پڑھنے کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاولیٰ 1442ھ اور دسمبر 2021 پڑھئے۔

جمادی الاُولیٰ 8ھ شہدائے جنگِ موتہ
حضراتِ جعفر طیار، زید بن حارثہ اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم سمیت
13 صحابہ نے شہادت پائی اور مسلمانوں کو عظیم فتح نصیب ہوئی۔
ان تینوں صحابہ کے بارے میں مزید پڑھنے کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاولیٰ 1439 تا 1442ھ پڑھئے۔

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

Monthly Magazine
Faizan-e-Madina
December 2022

ماہنامہ فیضانِ مدینہ دسمبر 2022ء

پوسٹ بنانے اور چلانے والے متوجہ ہوں!

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ

ڈاکٹر اور انجینئر کی تعلیم کا عرصہ برابر ہے لیکن دونوں کی فیلڈ اور ان کی لائن الگ الگ ہے، اگر ڈاکٹر کے معاملات میں انجینئر مداخلت کرے گا تو شاید مریض ہی کو مار دے گا کیونکہ اس کو علاج کرنا نہیں آتا۔ یوں ہی اگر انجینئر کے معاملات میں ڈاکٹر دخل اندازی کرے گا تو مشین کو ناکارہ بنا کر رکھ دے گا۔ عَرَبی کا محاورہ ہے کہ لِکُلِّ فَنٍّ رِجَالٌ یعنی ہر فن کے لئے ماہرین ہوتے ہیں، اس لئے جس کی جو فیلڈ ہے وہ اُسی کا کام کرے۔ اسی طرح عالمِ دین کی فیلڈ میں غیر عالم داخل ہو گا تو زیادہ امکان ہے کہ وہ دُنیا و آخرت کے نقصان والی باتیں کر دے۔ خاص طور پر سوشل میڈیا والے کوئی پوسٹ تیار کرنے یا پھر کسی پوسٹ کو وائرل کرنے سے پہلے اچھی طرح سوچ لیں کہ یہ جو میں نے لکھا ہے وہ درست ہے یا نہیں؟ یا جو میں آگے بڑھا رہا ہوں، یہ واقعی آگے بڑھانے کا ہے بھی یا نہیں؟ اس کے لئے کسی اچھے عالمِ دین سے مشورہ ضرور کیجئے۔ خصوصاً دینی پوسٹ کے حوالے سے اور اگر کسی کے پاس کوئی پوسٹ آجائے اور اسے یقین ہے کہ یہ پوسٹ گناہ بھری ہے تو جس نے بھیجی ہے اُس کو سمجھا دیا جائے کہ یہ پوسٹ غلط ہے ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ گناہوں بھری پوسٹ وائرل کرنا جہنم میں پہنچا دے۔ کئی بار میرے پاس بھی سوشل میڈیا سے شرعی مسائل اور دیگر کئی طرح کی تحریریں آتی ہیں، بعض اوقات ان میں مجھے کہیں اندیشہ ہو جاتا ہے تو ایسی صورت میں کوشش کرتا ہوں کہ اس مسئلے یا اس تحریر کو عام نہ کروں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں بھی غلط مسئلہ عام کر کے گناہ کرنے والوں میں شامل ہو جاؤں! چاہے پوسٹ بنانے والا کتنا ہی اچھا رائٹر ہو اور اس نے جان بوجھ کر اس میں کوئی غلطی نہ کی ہو، پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ جس کو میں نے غلط سمجھا وہ غلط ہی ہو! بہر حال جب اطمینان نہیں ہوتا تو میں اس کو آگے نہیں بڑھاتا یا پھر معلومات کر لیتا ہوں کہ آیا یہ بات درست ہے یا نہیں؟ اگر ہم سب کی ایسی سوچ بن جائے تو ہم بہت ساری غلط باتیں اِدھر اُدھر کرنے سے بچ جائیں گے کیونکہ سوشل میڈیا پر بہت سی گھڑی ہوئی جھوٹی باتیں بلکہ مَعاذَ اللہ مَن گھڑت حدیثیں بھی وائرل ہو رہی ہوتی ہیں، کبھی سنی سنائی بات یا کسی بزرگ کے قول کو حدیثِ رسول بنا دیتے ہیں، کبھی کسی گھڑی ہوئی بات کے بارے میں کہتے ہیں کہ ”اللہ پاک یوں فرماتا ہے۔“ یوں ہی بعض لوگ مذہبی پوسٹ بنا کر اور اسے وائرل کر کے خوش ہوتے ہیں کہ ہمیں اس پر اتنے لائکس مل گئے، حالانکہ عُلَمائے کرام کی جوتیوں کے صدقے میں میرا تجربہ ہے کہ کسی پوسٹ میں باتیں تو اچھی لکھی ہوتی ہیں مگر بسا اوقات ایک لفظ یا ایک جملہ ایسا آجاتا ہے جس کی وجہ سے شرعی طور پر وہ پوسٹ وائرل نہیں کی جاسکتی۔ ظاہر ہے کہ یہ غلطی بھی اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ پوسٹ عُلَمائے کرام کو چیک نہیں کروائی جاتی۔ اسی طرح بعض لوگ اَحادیثِ مُبارکہ کا ایسا ترجمہ لکھ ڈالتے ہیں کہ جو ہمارے بزرگوں میں سے کسی نے بھی نہیں کیا ہوتا۔ عربی میں ایک لفظ کے کئی معنیٰ ہوتے ہیں لہٰذا ضروری نہیں ہے کہ جس کو عربی آتی ہو وہ اَحادیثِ مُبارکہ کا دُرُست ترجمہ بھی کر لے، یاد رکھئے! اَحادیثِ مُبارکہ کے ترجمے کے لئے ضروری ہے کہ عَرَبی آنے کے ساتھ ساتھ اَحادیثِ مبارکہ کی شروحات پر بھی نظر ہو۔ اسی طرح قراٰنِ کریم کا ترجمہ کرنے کے لئے بھی عربی کے ساتھ ساتھ دیگر کئی عُلوم کا جاننا اور قراٰنِ کریم کی تفاسیر پر بھی نظر ہونا ضروری ہوتا ہے، کیونکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی لفظ کا معنیٰ مفسرین کرام رحمۃُ اللہ علیہم نے کچھ اور بیان کیا ہوتا ہے جبکہ ہم کچھ اور سمجھ رہے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ترجمہ کرنے میں غلطی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا مستند علمائے اہلِ سنّت کا ترجمہ ہی لکھا اور پڑھا جائے۔

(نوٹ: یہ مضمون 29 جون 2019ء کو عشا کی نماز کے بعد ہونے والے مدنی مذاکرے کی مدد سے تیار کر کے امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ سے نوک پلک درست کروا کے پیش کیا گیا ہے۔)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144